ٹائیٹل بار اوّل

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ

الحمد لله الموفق انی کتبت هذه الرسالة والصحیفة العجالة لعلاج مرض المتنصرین الذی امتد مداه وعرقتهم مداه واکلتهم نار انکار الفرقان والصول علی کتاب الله القرآن - فاردنا ان نجیهم من مخلب الحمام - ونزیهم سوء داءهم ونهدیهم الی دولة السقام - فالفنا هذا الکتاب مع انعام کثیر لمن اجاب - وهو خمسة الاف من الدراهم لکل من اتی بمثله وارى العجاب - وهو بفضل الله حسن وطیب والطف وادق - وسمیته الحصة الاولی من

نُورُ الحَقّ

عسی ربکم ان یرحمکم

وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم

للکافرین حصیرا ان هذا القرآن یهدی

للتی هی اقوم ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات ان

لهم اجرا کبیرا ۝

قد طبع فی المطبع المصطفائی پریس فی لاهور سنة ۱۳۰۰ هجری

بار اول جلد ۱۴۰۰

قیمت فی جلد ۱۲/

﴿۱﴾ طوبٰی للذی قام لإعلاء کلمة الدین و نهَض یستقری طرق

مبارک وہ جو دین کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا اور ربانی رضا مندی کی راہوں کو

مرضاة اللّٰه النصیر المعین

ڈھونڈھتا ہوا اٹھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰه ربّ العالمین، والصلاة والسلام علٰی سیّدِ رسله وصفوةِ أحبّته

تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اس کے نبیوں کے سردار پر

وخِیرته مِن خَلقه ومِن کل ما ذرَأ وبرَأ، وخاتَمِ أنبیائه، وفخرِ أولیائه، سیّدِنا

جو اس کے دوستوں میں سے برگزیدہ اور اس کی مخلوق اور ہر یک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیاء ہے

وإمامنا ونبیِّنا محمد نِ المصطفی الذی هو شمس اللّٰه لتنویر قلوب أهل

ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی محمد مصطفیٰ جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے اور سلام اور

الأرضین، وآلِه وصحبه وکلِّ من آمن واعتصم بحبل اللّٰه واتقی، وجمیع

درود اس کی آل اور اس کے اصحاب اور ہر یک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پنجہ مارنے والا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے

عباد اللّٰه الصالحین. أما بعد فاعلموا أیها الإخوان، بارک اللّٰه فیکم ولکم

تمام نیک بندوں پر سلام۔ بعد اس کے اے بھائیو خدا تم میں اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے

وعلیکم، أن فساد زماننا هذا قد بلغ إلی النهایة، وسوّد الشرک والفسق

تمہیں معلوم ہو کہ ہمارے اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریوں اور بے ایمانیوں نے بہتوں کے

والارتداد وجوهَ کثیر من الناس، وانتابت الفتن المبیدة والبدعات المُسحِتة،

منہ کو سیاہ کر دیا ہے اور ان ہلاک کرنے والے فتنے اور بیخ کنی کرنے والی بدعتیں یکے بعد از دیگرے ظاہر

ولم تَخلُ تَتابعُ إلی أن أدرکَ عَطَبُ الضلالة الذین کانوا سفهاءًا بادیَ الرأی،

ہو رہی ہیں ان کا پے در پے آنا کم نہ ہوا یہاں تک کہ ان لوگوں کو موت نے گھیر لیا جو احمق اور موٹی عقل والے

وكانوا من تعاليم اللّٰه غافلين. وأنتم ترون العواصف التى هبت فى هذه
اور الٰہی تعلیموں سے غافل تھے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ ان دنوں میں کیسی تیز آندھیاں چل رہی
الأيام، والشرور التى هاجت وماجت من كلّ طرف وصُبّت كوابلٍ ﴿۲﴾
ہیں اور کیسی ہریک طرف سے شرارتیں برانگیختہ اور موجزن ہوکر بارش کی طرح اسلام پر گر رہی ہیں
على الإسلام، حتى حل كلَّ قلب حُبُّ الدنيا وشهواتها، إلا الّذى
یہاں تک کہ ہریک دل میں دنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گھر کر گئیں اور ان سے
عصمه رحم اللّٰه، فانثنى بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين.
کوئی نہیں بچ سکا بجز اس کے جس کو خدا کے رحم نے بچالیا جس پر رحم ہوا وہ فضل اور رحم الٰہی کے ساتھ ان تمام بلاؤں سے
وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرّقوا، وانتشروا انتشار
باہر نکل آیا اور بچ گیا۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسی عام لوگوں کی ہوا نکل گئی اور ان میں نااتفاقی اور تفرقہ پیدا ہوگیا اور
الجراد، واستنّت نفوسهم الأمّارة استنانَ الجِياد، وتركوا سِيَرَ المتقين
وہ ٹڈیوں کی طرح الگ الگ جا پڑے اور ان کے بیراہ نفسوں نے خود روگھوڑوں کی طرح توسنے شروع کئے اور پرہیزگاروں
المتواضعين. هذه أحوال العامة، وأما حال علماء هذه الديار فهو شرٌّ
اور فروتنوں کی خصلتیں انہوں نے چھوڑ دیں۔ یہ تو عام لوگوں کا حال ہے مگر اس ملک کے اکثر عالموں کا حال اس سے
من ذٰلك، ما بقِى لأكثرهم شغل من غير أن يُكذّبوا صدوقًا، أو
بھی بدتر ہے ان میں سے بہتوں کا شغل بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دیں یا
يُكفّروا مؤمنًا، وليس معهم من العلم إلا كنُغْبةِ طيرٍ أصغرِ الطيور أو أقلّ
کسی مومن کو کافر ٹھہراویں ان کا علم تو فقط اس قدر ہے جیسے کہ چھوٹے سے بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چونچ میں پانی
منها، ولكن الكبر أكبرُ مِن كِبر الشياطين. يُعلُون أنفسهم بغير حق،
سما سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے۔ یہ لوگ اپنے تئیں بے وجہ اونچا کھینچتے ہیں
ومن كان تبوّأَ ذروةً فى الفضل والعلم فهو ليس فى أعينهم إلا جاهِلٌ غَبِيٌّ
اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جا گزین ہو وہ ان کی نظر میں ایک جاہل غبی ہے۔

ومَن مُلئ قلبه إيمانًا ومعرفة، فهو ليس عندهم إلا كافر دجّال. فانظروا
اور جو شخص درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ ان کے نزدیک ایک کافر دجال ہے۔ سو دیکھو
كيف عُمِّيتْ عليهم الحقائق، وكذلك يجعل اللّٰه مآل الزائغين
کیسے حقیقتیں ان پر چھپ گئیں اور خدا ایسا ہی ان لوگوں کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑھے چلتے اور حد سے گذرتے ہیں۔
المعتدين. وقد رأيتم أننا كيف أوذينا من لُسُنِهم إنهم كذّبونا،
اور آپ لوگوں نے دیکھا کہ ہم کیسے ان لوگوں کی زبانوں سے ستائے گئے انہوں نے ہمیں جھٹلایا گالیاں نکالیں لعنتیں کیں
شتمونا، لعنونا، وما كان لهم علينا ذنب وما كنّا مجرمين. ثم ما
اور ہم نے کوئی ان کا گناہ نہیں کیا تھا اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا۔ پھر انہوں نے اسی پر قناعت نہ کی
اقتصروا عليه بل جاء وا يُهرعون إلينا مشتعلين، وسمَّونا كافرين. وما ﴿۳﴾
بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف سے دوڑے اور ہمارا نام کافر رکھا اور انہیں نہیں چاہیئے تھا کہ بے ڈر ہوکر
كان لهم أن يتكلموا في مُسلمين إلا خائفين. ولكنهم لا يبالون نَهْيَ
مسلمانوں کے حق میں ایسے کلمات منہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کی ممانعت کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ
ذي الجلال بل لهم أعمال دون ذٰلك يقولون للمسلم لستَ مؤمنا،
وہ تو اور ہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تو مومن نہیں اور جانتے ہیں کہ ایسا کہنے سے
ويعلمون أنهم تركوا القرآن بقولهم هذا واتخذوه مهجورا، فبعدوا عن الحق
وہ قرآن کو چھوڑتے ہیں اور قرآن کو تو وہ چھوڑ ہی بیٹھے ہیں سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دور جا پڑے اور ان کے دل
فقستْ قلوبهم يفعلون ما يشاء ون، ولا يتقون افتراءً ولا زورا، وكذلك
سخت ہوگئے۔ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں نہ افترا سے کچھ پرہیز اور نہ جھوٹ سے کچھ خوف اور اسی طرح انہوں نے ہم پر
افتروا علينا وحثُّوا ناسًا كثيرا من ذوي سفه علٰى إيذاءنا، وكفّرونا من غير
افترا کیا اور بہت سے نادان لوگوں کو ہمارے ستانے کے لئے اٹھایا اور ہمیں کافر ٹھہرایا حالانکہ کوئی
علم ولا برهان مبين. وأمَّهم في هذه الفتاوىٰ شيخٌ عاري الجلدة من
بھی وجہ کفر نہیں تھی اور ان فتووں میں پیشوا ان کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ

الـحُـلل الإنسانية والديانة الإيمانية، وتبعوه أمثـالـه جهلا وحمقا، وما
اور برہنہ اور ایمانی دیانت سے عاری ہے اور اس کے پیرو اسی کی مانند ہیں جو محض جہل اور حمق
كـنـا كـمـجهول لا يُعْرَف، بل كانوا على إسلامنا مطّلعين. وما صرنا
سے اس کے پیچھے ہو لئے اور ہم ایسے نہیں تھے جو ہمارا حال ان سے پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر وہ مطلع تھے اور
بتـكـفيـرهـم كـافـريـن عـند اللّٰه، ولكن سُبِرَ إيمانهم وتقواهم ومبلغ
ان کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر ان کا ایمان اور ان کا تقویٰ اور ان کا اندازہ
فهـمهم وعلمهم، وتبيّنَ ما كانوا يسترون، وبَان أنهم كانوا حاسدين.
فہم اور علم سے آزمایا گیا اور جو کچھ وہ چھپاتے تھے وہ سب ظاہر ہوگیا اور کھل گیا کہ وہ حاسد ہیں۔
يا حسرة عـليهـم ما عطف إلينا أحد منهم ليسأل ما أشكل عليه حلمًا
ان پر افسوس کہ ان میں سے ایک بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت حلم
ورفـقًـا، وما سمعْنا صَكّةَ مستفتحٍ من المسترشدين. ومـا جاء نا أحد
اور رفق سے سوال کرتا اور ہم نے کسی کھٹکھٹانے والے کا کھٹکا نہ سنا جو رشد حاصل کرنے کا طالب ہو اور کوئی
مـنهم بصدق القلب وصحة النيّة، بل بادروا إلى التكفير وكفّروا قبل
ان میں سے ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جھٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے اور
أن يثبُـت كـفـرنـا. ثـم مـا اقتـصـروا عـليه بل قالوا إن هؤلاء مرتدون
قبل اس کے جو ہمارا کفر ثابت ہو کافر ٹھہرایا اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد
خـارجـون من الدّين، وفـي قتـلهـم أجـر عظيم، ونهبُ أموالهم حلالٌ ﴿۴﴾
اور دین سے خارج ہیں اور ان کا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی
طيب ولو بالسرقة، وأخذُ نسائهم وسبيُ ذراريهم عملٌ صالح حسن،
کیوں نہ ہو حلال طیب ہے اور ان کی عورتوں کو پکڑ لینا اور ان کی اولاد کو غلام بنا لینا عمل صالح میں داخل ہے
ومَـن انسـل بسُـحرة وسقط على أحد من مسافريهم كاللصوص فهو
اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اٹھے اور جنگل میں نکل جائے اور ان کے مسافروں میں سے کسی پر چوروں کی طرح ڈاکہ مارے

مِن نُخب الصالحين. هذه أقوالهم وفتاواهم، وما امتنعوا إلى هذا الوقت

تو وہ بڑا ہی نیک بخت اور چنے ہوئے نکوکاروں میں سے ہے۔ یہ ان کی باتیں اور یہ ان کے فتوے ہیں اور اب تک ان

من هذه الفتن الصمّاء ، وما فاء وا إلى الارعواء ، وما كانوا متندّمين.

نہائت پُر شر فتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے۔

ولولا خوف سيف الدولة البرطانية لمزّقونا كلّ ممزّق، ولكن

اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن

هذه الدولة القاهرة السائسة المباركة لنا - جزاها اللّٰه منّا خير الجزاء -

یہ دولت برطانیہ غالب اور باسیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اس کو ہماری طرف سے جزاء خیر دے۔

تؤوى الضعفاءَ تحت جناح التحنّن والترحم، فما كان لقويٍّ أن يظلم

کمزوروں کو اپنی مہربانی اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا

الضعيف، فنعيش تحت ظلها بالأمن والعافية شاكرين. وإنّ هذا فضل

سو ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گذار ہیں

اللّٰه علينا وإحسانه أنه ما فوّض أمرنا إلى ملِكٍ ظالمٍ يدوسنا تحت

اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا

الأقدام ولا يرحم، بل أعطانا ملِكةً راحمةً التى تربينا بوابل الإحسان

اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے

والإكرام، وتنهضنا من حضيض الضعف والهوان، فجزاها اللّٰه خير ما

ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے سو خدا اس کو وہ جزاء خیر دے

جازٰى ملِكًا عادلًا عن رعيته، وأجزلَ لها الأجر وباركَ فيها ولها،

جو ایک عادل بادشاہ کو اس کی رعیت پروری کی وجہ سے ملتی ہے اور اس کو بہت ہی بدلہ دے اور اس میں اور اس کے لئے برکت

وتفضّلَ عليها بنعماء التوحيد والإسلام، ورحمها كما هى رحمنا ☆

نازل کرے اور اس پر یہ احسان بھی کرے کہ وہ مسلمان جائے ہو اور توحید اور اسلام کی نعمت اس کو ملے اور اس پر

☆ سهو والصحيح "رحمتنا" (الناشر)

﴿۵﴾

وھو ربنا أرحم الراحمین.

رحم کرے جیسا کہ اس نے ہم پر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم میں سب سے بڑھ کر ہے۔

وأنتم تعلمون أیھا الإخوان أن فتاوی التکفیر ما کانت مبنیّة علی

اور بھائیو آپ لوگ جانتے ہیں کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہیں تھے

تحقیق وما کان فیھا رائحة صدق، بل نسجوا کلھا بمنسج الکید

اور ان میں سچائی کی بُو بھی نہیں تھی بلکہ وہ سب فتوے مکر اور

والظلم والزور افتراءً وحسدًا من عند أنفسھم، وکانوا یعرفوننا ویعرفون

ظلم اور جھوٹ کی تُر پر بُنے گئے تھے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ

إیماننا، ویرون بأعینھم أنّا نحن مسلمون، نؤمن باللّٰہ الفرد الصمد

ہم مومن ہیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور

الأحد، قائلین لَا إلٰہ إلّا ھو، ونؤمن بکتاب اللّٰہ القرآن، ورسولِہ سیدنا

کلمہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو

محمد خاتم النبیین، ونؤمن بالملائکة ویوم البعث، والجنة والنار،

خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں۔ اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے

ونصلی ونصوم، ونستقبل القبلة، ونحرّم ما حرّم اللّٰہ ورسولہ، ونُحِلُّ ما

ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام

أحَلَّ اللّٰہ ورسولہ، ولا نزید فی الشریعة ولا ننقص منھا مثقال ذرّة، ونقبل

سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ

کل ما جاء بہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وإنْ فھِمْنا أو لم نفھَم سِرَّہ

کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں چاہے ہم اس کو

ولم نُدرک حقیقتہ، وإنّا بفضل اللّٰہ من المؤمنین الموحّدین المسلمین.

سمجھیں یا اس کے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مؤمن موحد مسلم ہیں۔

وما خالفُنا المكفّرين إلّا فى وفاة عيسى ابن مريم عليه السلام،

اور جن لوگوں نے ہمیں کافر ٹھہرایا ان سے ہم صرف اسبات میں ان کے مخالف ہیں کہ ہم حضرت عیسٰی علیہ السلام کی وفات

فاغتاظوا غيظا شديدا، ومُلئوا منه كأنهم لا يؤمنون بآية يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ

کے قائل ہیں وہ لوگ بہت غضبناک ہوئے اور غصہ سے بھر گئے گویا انہیں اسبات پر کچھ ایمان نہیں کہ اے عیسٰے میں

مُتَوَفِّيْكَ،[1] ولا يؤمنون بوعد الوفاة الذى قد صُرّح فيها، وكأنهم لا ﴿۶﴾

تجھے وفات دوں گا اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جس کی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اس آیت کو بھی پہچانتے نہیں

يعرفون آية فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى التى فيها إشارة إلى إنجاز هذا الوعد ووقوع

جس میں حضرت عیسٰی کا اقرار ہے کہ تو نے مجھے وفات دی یہ وہی آیت فلما توفیتنی ہے جس میں اس وعدہ موت کے پورے

الموت. والآيات بيّنة منكشفة، فلعلّهم فى شك من كتاب مبين،

ہونے کی طرف اشارہ ہے جو آیت انی متوفیک میں ہو چکا تھا آیات کھلے کھلے ہیں مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں

فنبذوا كتاب اللّٰه وراء ظهورهم بعدما كانوا مؤمنين.

رکھتے اور شک میں ہیں اور کتاب اللہ کو انہوں نے ایمان لانے کے بعد اپنی پس پشت پھینک دیا ہے۔

وتعجّبتُ. ولا تعجُّبَ مِن ختم اللّٰه وإضلاله. أن أكثر علماء

اور میں نے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اس کے گمراہ کرنے سے کچھ تعجب بھی نہیں کہ اس ملک کے اکثر

هذه الديار فسدوا حتى عُطّلت حواسّهم، وسُلبت عقولهم، وغُمرت

مولوی بگڑ گئے یہاں تک کہ ان کے حواس بے کار اور معطل ہو گئے اور ان کی عقلیں مسلوب ہو گئیں اور ان کی

مداركهم، وكُدّرت آراؤهم، وغُشيت أعينهم. فيا عجبًا لفعل اللّٰه

دماغی قوتیں گم ہو گئیں اور ان کی راؤں پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے سو دیکھو خدا کا کام اور

وقهره كيف أخَذ كلَّ ما كان عندهم من البصيرة والمعرفة والدراية،

اس کا قہر کس طرح سے اس نے ان کی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی

وتركهم فى ظلماتٍ لا يبصرون. لا يأخذهم رِقّةٌ على مصائب الإسلام

اور ان کو اندھیرے میں چھوڑ دیا ان کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکھ کر کچھ بھی نرم نہیں ہوتا

[1] اٰل عمران:۵۶

یکفّروننا ویکفّرون کلَّ من خالفهم من المسلمین فی أدنیٰ أمر ولو
ہمیں کافر ٹھہراتے ہیں اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہر یک مسلمان ان کے نزدیک کافر ہے جبکہ وہ ایک ادنیٰ بات میں بھی
فی بعض مسائل الاستنجاء ، ویَدُعُّون المسلمین بأیدیهم ویریدون
ان کا مخالف ہو اگرچہ کسی استنجاء کے مسئلہ میں ہی اختلاف ہو مسلمان کو دھکے دے دے کر دین سے باہر نکالتے ہیں
أن یُقلّلوا الإسلام. ویرون بأعینهم أن النصاری قد غلبوا وکثر
اور چاہتے ہیں کہ اسلام بہت کم رہ جائے اور اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ نصاریٰ غالب آ گئے اور ان کا مذہب
مذهبهم وامتد إلی أقطار الأرض، وهم ینسلون من کل حدب،
زمین پر بہت بڑھ گیا اور زمین کے کناروں تک پھیل گیا اور ہر یک بلندی انہیں کے حصہ میں آ گئی اور
واتخذوا العبدَ العاجز إلهًا، ونحتوا ابنًا وأبًا، ورسَوا علی خزعبلاتهم
ایک عاجز بندہ کو انہوں نے خدا ٹھہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتوں پر
أمثالَ الجبال والرُّبی. وعلماؤنا هؤلاء عقدوا لجهلاتهم الحُبی،
پہاڑوں اور ٹیلوں کی طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ ان کے آگے ان کی باطل باتوں کے سننے کے لئے
وصارت کلماتهم لزهرِ فِرْیتِهم کالصبا، وجمعوا روایاتٍ واهیة ﴿۷﴾
زانو باندھ کر بیٹھ گئے اور ان کی باتیں عیسائیوں کے شگوفوں کے لئے بادِ صبا کے حکم میں ہو گئیں اور بے ہودہ اور سست
کحاطب لیل أو طالب سیل، ونصروا النصاری بکلماتهم، وقالوا إن
روائتیں انہوں نے جمع کیں جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہے یا جیسے کوئی طوفان کا طالب ہوتا ہے اور
المسیح منفرد ببعض صفاته، وما وُجد فیه من کمال وجلال وعظمة
انہوں نے نصاریٰ کو اپنی باتوں سے مدد دی جیسا کہ انہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں بے مثل ہے اور جو کمال
فهو لا یوجد فی غیره. إنه کان علی أعلی مراتب العصمة، ما مسَّه
اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں وہ ہی ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے
الشیطان عند تولُّده، ومسَّ غیرَه من الأنبیاء کلّهم، ولا شریک له
شیطان نے اس کی پیدائش کے وقت اس کو چھوا نہیں اور بجز اس کے سب نبیوں کو چھوا اور کوئی شیطان کے مس سے بچ

فی هذه الصفة حتی خاتم النبیین. وقالوا إنه کان خالق الطیور
نہ سکا مگر ایک مسیح اور اس صفت میں نبیوں میں سے اس کا کوئی بھی شریک نہیں یہاں تک کہ خاتم الانبیاء بھی۔ اور خدا تعالیٰ
کخلق اللّٰه تعالیٰ، وجعله اللّٰه شریکه بإذنه، والطیور التی توجد فی
کی طرح وہ پرندوں کا بھی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اس کو اپنا شریک بنایا۔ سو وہ سب پرندے جو
هذا العالم تنحصر فی القسمین خَلْق اللّٰه وخَلْق المسیح. فانظر
دنیا میں پائے جاتے ہیں دو قسم کے ہیں کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیوں کر
کیف جعلوا ابن مریم من الخالقین. ویُشیعون فی الناس هذه
ابن مریم کو خالق بنا دیا۔ اور لوگوں میں یہ عقائد شائع کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ
العقائد ولا یدرون ما فیها من البلایا والمنایا، ویؤیّدون المتنصِّرین.
ان عقیدوں میں کیا کیا بلائیں اور موتیں ہیں اور نصاریٰ کو مدد پہنچا رہے ہیں۔ اور ان عقائد کی شامت سے اب تک
وهلک بها إلی الآن ألوف من الناس ودخلوا فی الملّة النصرانیة
ہزاروں انسان ہلاک ہو چکے اور نصرانی مذہب میں داخل ہوگئے بعد اس کے جو وہ مسلمان تھے۔
بعد ما کانوا مسلمین. وما کان فی القرآن ذکرُ خَلْقه علی الوجه
اور قرآن میں مسیح کے پرندے بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں بھی نہیں اور خدا نے اس
الحقیقی، وما قال اللّٰه تعالیٰ عند ذکر هذه القصة فیصیر حیًّا بإذن اللّٰه،
قصہ کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہیں فرمایا کہ فیصیر حیا باذن اللّٰہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرا باذن اللّٰہ
بل قال فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ،[1] فانظروا لفظ "فیَکُونُ" ولفظ "طَیْرًا"،
سو لفظ فیکون اور لفظ طیرا میں غور کرو کہ کیوں اس علیم حکیم نے انہیں
لِمَ اختارهما العلیم الحکیم وترک لفظ "یصیر" و "حیًّا"؟ فثبت من ههنا
دونوں لفظوں کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیا کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہوا کہ اس جگہ خدا تعالیٰ عزّوجلّ
أنّ اللّٰه ما أراد ههنا خلقًا حقیقیا کخلقه عزّوجل. و یؤیّده ما جاء فی کتب ﴿۸﴾
کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اس کی ذات سے مخصوص ہے اور اس کی تائید وہ بیانات

[1] آل عمران:۵۰

التفسير من بعض الصحابة أن طير عيسٰى ما كان يطير إلا أمام أعين
کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عیسیٰ کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ
الناس، فإذا غاب سقط على الأرض ورجع إلى أصله كعصا موسٰى،
وہ لوگوں کی نظروں کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے
وكذٰلك كان إحياء عيسى، فأين الحياة الحقيقى؟ فلأجل ذلك
عصا موسیٰ کا اور عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے
اختار اللّٰه تعالى فى هذا المقام ألفاظًا تناسب الاستعارات ليشير إلى
خدا تعالیٰ نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب حال تھے تا کہ اس اعجاز کی طرف اشارہ کرے جو
الإعجاز الذى بلغ إلى حدّ المجاز، وذكر مجازًا ليُبيّن إعجازًا، فحمله
مجاز کی حد تک پہنچا تھا اور مجاز کو اس لئے ذکر کیا کہ تا ان کے معجزہ کو جو خارق عادت تھا بیان فرماوے پس اس مجاز کو
الجاهلون المستعجلون على الحقيقة، وسلكوه مسلكَ خَلْق اللّٰه مِن
جاہلوں نے حقیقت پر حمل کر دیا اور ایسے مرتبہ میں داخل کیا جو الٰہی پیدائش کا مرتبہ ہے حالانکہ وہ صرف
غير تفاوت، مع أنه كان مِن نفخ المسيح وتأثير روحه مِن غير مقارنة
نفخ مسیح اور اس کی روح کی تاثیر سے تھا اور اس کے ساتھ کوئی دعا نہیں تھی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہوئے
دعاء☆، فهلكوا وأهلكوا كثيرا من الجاهلين. والقرآن لا يجعل شريكا فى
اور بہتوں کو جاہلوں میں سے ہلاک کیا۔ اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک
خلق اللّٰه أحدًا ولو فى ذباب أو بعوضة، بل يقول إنه واحد ذاتًا وصفاتًا،
مکھی بنانے یا ایک مچھر بنانے میں شراکت ہو بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً وصفاتاً واحد لاشریک ہے سو تم قرآن کو
فاقرءوا القرآن كالمتدبرين. فالأمر الذى ثبت عقلًا ونقلًا واستدلالًا
ایسا پڑھو جیسا کہ تدبر کرنے والے پڑھتے ہیں۔ سو جو امر عقلاً و نقلاً و استدلالاً ثابت ہو گیا۔

☆(**الفائدة**) كان الاحياء بالنفخ كالاماتة بالنظر) پھونک سے زندہ کرنا ایسا تھا جیسے نظر سے مارنا۔منه

لا يُنكره أحد إلا الذى ما بقى فى رأسه مِرّةٌ إنسانية ولحِق بالأخسرين
اس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا بجز ایسے شخص کے جس کے سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا اور زیاں کاروں اور
السافلين. ولا يقول أحد كمثل هذه الكلمات إلا الذى نسى طريق
تحت الثریٰ جانے والوں کے ساتھ جاملا۔ اور ایسی باتیں کوئی منہ پر نہیں لائے گا مگر وہی جو توحید کی راہ کو بھول گیا
التوحيد ومال إلى الجاهلية الأولى، وما بلغ نظره إلى نتائجها الضرورية
اور پہلی جاہلیت کی طرف مائل ہوگیا اور اس کی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں
ومفاسدها المخفيّة ، أو الذى رسا على جهله عمدًا وغرق فى لُجّة التقليد ﴿۹﴾
اور چھپے ہوئے فسادوں تک نہیں پہنچ سکی یا وہ شخص ایسے کلمات کہے گا جو جہالت کی باتوں پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے
غرقًا، حتى فقد أثر حرية الإنسانية، وسقط فى شبكةٍ لا تخلُّصَ منها، وتابَعَ
دریا میں غرق ہوگیا یہاں تک کہ انسانی آزادی کے نام ونشان کو کھو بیٹھا اور ایسے جال میں پھنس گیا جس میں سے نجات نہیں
أثَرَ إبليس اللعين. والذى آمنَ بالقرآن وألقى نفسه تحت هداياته فلن
اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہوگیا اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اس کی ہدایتوں کے نیچے اپنے تئیں ڈال دیا
يرضى بمثل هذه العقائد، بل لا يسوغ له قولٌ يُخالف القرآن بالبداهة
سو وہ ایسے عقائد پر کبھی راضی نہیں ہوتا بلکہ وہ ایسی باتوں کو جو صریح قرآن کے مخالف اور اس کی محکم آیتوں کے
ويُعارض بيّناته ومُحكماته صريحا. وأىُّ ذنب أكبر من ذٰلك أن أحدًا
کھلے کھلے معارض ہیں ناجائز سمجھے گا اور اس سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان
يؤمن بالقرآن ثم يرجع ويُنكر بعض هداياته، ويتّبع المتشابهات ويترك
لا کر پھر رجوع کرے اور اس کی بعض ہدایتوں سے انکاری ہو جائے اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے
المحكمات، ويحرّف القرآن ويغيّر معانيه من مركزها المستقيم، ويؤيّد
اور محکمات کو چھوڑ دے اور قرآن کی تحریف کرے اور اس کے معانی کو ان کے مرکز مستقیم سے پھیر دے
بأقواله قومًا مشركين؟ ولكن الذى تمسّكَ بكتاب اللّٰه وآمن
اور اپنی باتوں سے مشرکوں کو مدد دے۔ مگر وہ شخص جس نے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب

بما فيه صدقا وحقا، فأيّ حرج عليه وأيّ ضَيْرٍ إنْ ترَک روايات
باتوں پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجھ لیا پس اس پر کونسا حرج اور کونسا مضائقہ ہے اگر وہ ایسی روایتوں کو
أخرى التى تُخالف بيّناتِ القرآن وليست ثابتة من رسول اللّٰه بثبوت
چھوڑ دے جو قرآن کے کھلے کھلے بیانات کی مخالف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے قطعی اور
قطعى يقينى الذى يُساوى ثبوت القرآن وتواتُرَه، أو ترَک مثلًا معانى
یقینی طور سے ثابت نہیں جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کر سکے یا مثلاً کوئی ایسے معانی ترک کرے
تُخالف نصوصه، واختار الموافق ولو بالتأويل؟ بل هذا مِن سِيَر
جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہیں اور وہ معنے اختیار کرے جو اس کے موافق ہیں اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو
الصالحين المتقين ومِن سِيَر الصدّيقةِ رضى اللّٰه عنها أُمِّ المؤمنين.
نیک بختوں اور متقیوں کا طریق ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مادر مومناں کے طریق اور خصلت میں سے
فالواجب على المؤمن المسلم المتورع الذى يتقى اللّٰه حق التقاة، أن ﴿۱۰﴾
ہے پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیز گار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنے کا ہے ڈرتا ہے واجب ہے۔
يعتصم بحبل اللّٰه القرآن ولا يبالى غيرَه الذى يخالفه، وإذا رأى
جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اس کے غیر کی کچھ پرواہ نہ کرے جو اس کا مخالف ہے اور جب دیکھے اور جب
وانكشف عليه أن بعض العلماء من السلف أو الخلف غلطوا فى فهم
اس پر کھلے کہ بعض علماء سلف میں سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑ گئے ہیں
أمر فليس من ديانتهٖ أن يتبع أغلاطهم، ويقبلها بغضّ البصر، ولا
تو اس کی دیانت سے بعید ہوگا کہ ان کی غلطیوں کی پیروی کرے اور آنکھ بند کرکے ان کو
يفارقها بتفهيمِ مُفهِّمٍ، ويرسو عليها أبدًا، ولا يلتفت إلى الحق الذى
قبول کر لیوے اور کسی سمجھانے والے کے سمجھانے سے باز نہ آوے اور ہمیشہ انہیں غلطیوں پر اڑا رہے اور اس
حصحص والرشد الذى تبيّنَ. فإن أمرًا إذا ثبت فلا بد من
سچائی کی طرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کی طرف جو ظاہر ہوگئی التفات نہ کرے کیونکہ جب ایک امر ثابت ہوگیا تو

قبوله ولا مفرّ منه. مثلًا جاء فی حدیث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه
اس کے قبول کرنے سے چارہ نہیں اور اس سے کوئی گریز گاہ نہیں مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم لا عَدْوَی. أی لا تُجاوِزُ علّةٌ من مریض إلی غیره، ولا یُعدِی
نے فرمایا ہے کہ لاعدوی یعنے ایک مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنے تجاوز نہیں کرتی ایک چیز دوسری تک
شیءٌ شیئًا، ولکن التجارب الطبیّة قد أثبتتْ خلاف ذلک، ونحن
لاکن طبی تجارب سے اس کے مخالف ثابت ہوگیا اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں
نریٰ بأعیننا أن بعض الأمراض، مثلًا داء الجمرة التی یُقال لها فی
کہ بعض مرضیں مثلاً آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہے
الفارسیّة آتشک یُعدی من امرأة مُبتلاةٍ بهذا المرض رجلا
اور ایک آتشک زدہ عورت سے مرد کو آتشک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت
ینکحها وبالعکس. وکذلک نری فی عمل الإبرة الذی مبنی
کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے میں بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جس پر چیچک والے کے خمیر سے ٹیکا کا عمل
علی خمیرِ مادةِ مجدَّرٍ فإنه یُبدی آثار الجُدری فی المعمول فیه.
کیا جاوے اس کے بدن پر بھی آثار چیچک ظاہر ہو جاتے ہیں پس یہی تو عدوی ہے سو ہم کیوں کر اس کا
فهذا هو العدوٰی، فکیف ننکره؟ فإن إنکاره إنکارُ علومٍ حسّیة
انکار کرسکتے ہیں۔ کیونکہ اس کا انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ سے
بدیهیة التی ثبتت عند مُجرّبی صناعةِ الطبّ، وما بَقِیَ فیها شک
ثابت ہو چکے ہیں اور ان میں ان بچوں کو بھی شک نہیں رہا جو کوچوں میں کھیلتے پھرتے ہیں
للأطفال اللاعبین فی السکک فضلًا عن رجال عاقلین. فلا بُدّ لنا من
چہ جائے کہ عقلمند مردوں کو کچھ شک ہو ۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ
أن نؤوّل هٰذا الحدیث ونصرفه إلٰی معان لا تخالف الحقیقة الثابتة ﴿۱۱﴾
ہم اس حدیث کی تاویل کریں اور ان معانی کی طرف پھیر دیں جو ثابت شدہ حقیقت کے مخالف نہیں

وإنْ لا نفعل كذلك فكأنا دعونا كل مُخالف ليضحك علينا وعلى
اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ایک مخالف کو بلائیں گے تو وہ ہم پر اور ہمارے مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں
مذهبنا، فإذنْ أيَّدُنا الساخرين. فنقول في تأويل هذا الحديث إن
ہم ٹھٹھا کرنے والوں کے مددگار ٹھہریں گے۔ پس ہم اس حدیث کی تاویل یوں کریں گے کہ رسول اللہ
رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ما أراد من قوله لا عَدْوَى نَفْيَ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لاعدویٰ میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ من کل الوجوہ
السّراية من كل الوجه، وكيف وقد حذّر من المجذومين في حديث
ایک کی مرض دوسرے میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے تھے جبکہ آپ نے ایک
آخر. فما كان مراده من هذا القول من غير أن التأثيرات كلها بيد
دوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کرنے کے لئے ممانعت فرمائی ہے اور ان کے چھونے سے ڈرایا پس آنحضرت صلعم کی اس حدیث
اللّٰه تعالىٰ، ولا مؤثِّرَ في هذا العالم الدائر بالكون والفساد إلّا بحُكمه
سے بجز اس کے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدویٰ وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اس کے حکم اور ارادہ اور مشیت
وإرادته ومشيئته. وإذا أوّلنا كذلك فتخلَّصْنا من شبهات المعترضين.
کے اس عالم کون اور فساد میں کوئی مؤثر نہیں اور جبکہ ہم نے یہ تاویل کی تو ہم نے اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور
والذي نفسي بيده. إن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ما أراد قطُّ في
مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے اس مقام اور اس کے مشابہ دوسرے
هذا المقام وأمثالِه مِن نزول عيسىٰ وغيره إلا معاني تأويلية☆
مقاموں میں جیسے نزول حضرت عیسےٰ وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لئے

☆ **(الفائدة)لو كان المراد من نزول عيسىٰ نزوله بذاته لقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم**
اگر نزول عیسیٰ سے مراد درحقیقت عیسیٰ کا ہی آنا ہوتا تو آپؐ یہ فرماتے کہ
أنه سيرجع وما قال انه سينزل فان لفظ الرجوع مناسب للذي يقدم بعد الذهاب. منه
واپس آئے گا نہ یہ کہ اترے گا کیونکہ جانے کے بعد جو شخص آوے اس کو واپس آنا کہتے ہیں نہ اُترنا۔ **منه**

فلا تعجَلْ ولا تُعِنْ فتنَ المفسدين. هذا هو القول الحق، فاقبَلوا كلمة
پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت بنو۔ یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو
الحق ولو خرج من فم طفل، فإن السعادة كلها فى قبول الحق، فطوبٰى
اور اگرچہ ایک بچہ کے منہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے سو مبارک
للذين يقبلون الحق خاضعين. والذين عادَونا فلا يقبلون الحق مع أنه
وہ لوگ جو حق کے قبول کرنے کے لئے جھک جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ہم سے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو قبول نہیں
ليس فيه دقّة وإغماض، بل هم يعلمون فى قلوبهم أنه الحق المبين.
کرتے باوجودیکہ کچھ اس میں دقت نہیں بلکہ وہ اپنے دلوں میں خود جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے۔
وإذا قيل لهم آمِنوا بالحق الذى تبيّنَ، وبالمعانى التى حصحصت
اور جب ان کو کہا جائے کہ حق تو کُھل گیا اب تم اس کو قبول کرو اور ان معانی پر ایمان لاؤ جن کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا
صحتها، قالوا أنؤمن بأمورٍ تخالف أقوال أسلافنا؟ وإنْ كان أسلافهم ﴿۱۲﴾
تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایسی باتوں کو مان لیں جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہیں اور اگرچہ ان کے متقدمین نے
من الخاطئين المخطئين؟ ونرى أنهم قد خُنقوا، وأن ثلوج البخل قد
اپنی راؤں میں خطا ہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ دبائے گئے ہیں اور بخل کی برفیں کثرت کے ساتھ
تساقطت على أرض قلوبهم بشدّتها ومُداكاتها، فخنقتْ شَطْأَها،
اور شدت کے ساتھ ان کے دلوں پر گریں اور ان کے سبزہ کو دبا لیا اور پیچھے سے
وردِفها حَصَى التعصب، فسُحقت الاستعدادات تحتها كالحديد
تعصب کے سنگریزے ان پر پڑے سو ان کی استعدادیں اس کے نیچے ایسی پیسی گئیں جیسا کہ لوہا لوہار کے
تحت مطرقة القَين، أو القطنِ تحت مطرقة الطارقين. والعجب منهم
ہتھوڑے کے نیچے پس جاتا ہے۔ یا روئی دُھنئے کے دُھنکے کے نیچے دُھنی جاتی ہے۔ اور ان پر اور ان کی عقل پر
ومن عقلهم أنهم يرون بأعينهم أن كلماتهم الباطلة المضلّة
تعجب آتا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ ان کے کلمات باطلہ

قد أضرّت الإسلام إضرارًا عظيمًا، والناس باستماعها يخرجون من دين
اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں اور لوگ ان کی باتوں کو سن کر دین اسلام سے نکلتے
اللّٰه أفواجا ويلتحقون بالنصارٰى بما سمعوا من صفات المسيح وعصمته
جاتے ہیں اور نصاریٰ میں داخل ہوتے جاتے ہیں کیونکہ وہ مسیح کی عصمت
الخاصة وخلوده إلى هذا الوقت، وقدرته الكاملة فى الخَلق والإحياء على
خاصہ اور اس کا اب تک زندہ رہنا اور اس کی قدرت کاملہ خالقیت میں اور زندہ کرنے میں
قدرٍ ما وُجِدَ مثله فى أحد من النبيين. ويشاهدون (هذه العلماء) هذه
اس مبالغہ سے سنتے ہیں جس کی نظیر اور نبیوں میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہ مولوی لوگ ان تمام فسادوں کو
المفاسد كلها ثم لا يتنبهون، ولا يرتجف فؤادهم، ولا تذوب أكبادهم،
دیکھ رہے ہیں پھر خبردار نہیں ہوتے اور ان کے دل نہیں کانپتے اور ان کے جگر نہیں پگھلتے اور
ولا يأخذهم رحم ورقّة على أمّة النبى. ونبكى عليهم ونصرخ صرخة
ان کو امت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہیں آتا ہم ان پر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہیں
متموّجة، فلا يسمع أحد بكاء نا ولا صراخنا، بل يُكفّروننا مغتاظين.
سو کوئی ہمارے گریہ کو نہیں سنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ میں آ کر کافر کافر کہتے ہیں۔

وإنما مثلنا فى هذه الأيام أيامِ غربة الإسلام كمثل خابط فى
اور ہماری مثل ان دنوں میں جو غرب اسلام کے دن ہیں اس مسافر کی طرح ہے جو جنگل میں
واد فى الليلة المظلمةِ، أو صارخ فى اللظى المضرمة، فلا نجد مُغيثًا ﴿۱۳﴾
اور اندھیری رات میں بھٹکتا پھرتا ہے یا اس کی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ میں فریاد کر رہا ہے سو ہم کوئی فریادرس اپنی
من قومنا إلا الواحد الذى هو رب العالمين. وإنا يئسنا منهم غاية اليأس
قوم میں نہیں پاتے مگر وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگوں سے نہایت درجہ
كأنّا وضعناهم فى قبورهم. قلنا مرارًا فما سمعوا، وأيقظنا إنذارًا
ناامید ہو گئے گویا ہم نے ان کو ان کی قبروں میں دفن کر دیا ہم نے بہت کہا مگر انہوں نے نہیں سنا ہم نے خوف دلانے

فما استيقظوا، وخضعنا أطوارًا فما خضعوا، فقلنا اخسأوا خسئًا:
کے لئے جگایا پر وہ نہ اٹھے ہم کئی مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہم نے کہا دور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ
إن اللّٰه غنى عنكم ولا يعبأ بكم، وسيأتى بقوم ينصرون دينه
خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں اور وہ ایسی قوم لے آئے گا جو اس کے دین کے مددگار ہوں گے
ويحبّون الصادقين.
اور صادقوں سے پیار کریں گے۔

فحاصل الكلام: إنى إذا رأيت هذه الأمراض والسموم ساريةً
اب حاصل کلام یہ ہے کہ جب میں نے یہ بیماریاں اور یہ زہریں اس ملک کے
فى عروق أكثر علماء الهند، ورأيتهم فى غُنُية من كتاب اللّٰه ورسوله،
اکثر مولویوں میں دیکھیں جو ان کی رگوں میں رچ چکی تھیں اور میں نے ان کو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول سے لاپرواہ پایا
بل رأيتهم ضاربين بعود ومزمار آخر، وكلُّ أحد منهم زمّارٌ بما عنده
بلکہ میں نے دیکھا کہ وہ تو اور ہی بانسلی بجا رہے ہیں اور ہر ایک بانسلی بجانے والا
من الخيالات الباطلة، وارتضى بمعازفه النفسانية متمسّكا بها، ولا
اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے میں مشغول ہے اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے
يتوبون ولا يتندّمون، بل أراهم يصرّون ويفخرون على جهلا تهم
اور ان سے خوش ہے نہ توبہ کرتے اور نہ پچھتاتے ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے
ويصفّقون بالأيادى فرحين، ويكفّرون المؤمنين مجترئين كأنهم فى
ہیں اور خوشی سے تالیاں بجاتے ہیں اور بڑی دلیری سے مومنوں کو کافر ٹھہرا رہے ہیں۔ گویا ان کو خدا تعالیٰ کے مؤاخذہ
مأمن من مؤاخذة اللّٰه ومحاسباته، وكأن اللّٰه لا يسأل عنهم ولا يقول
سے بکلی امن ہے اور اس کے محاسبہ سے بے غم ہیں گویا خدا ان سے سوال نہیں کرے گا اور نہیں
لِم قفوتم ما لم يكن لكم به علم، ولا يُنبّئهم بما فى صدورهم
کہے گا کہ تم کیوں ایسی بات کے پیچھے پڑے جس کا تمہیں قطعی اور یقینی علم نہیں تھا اور ان کے دلی ارادے ان پر ظاہر

﴿۱۴﴾

فی یوم ! کلا، بَلْ إنهم من المسؤولین.

نہیں کرے گا ہرگز نہیں بلکہ ان سے باز پرس ہوگی۔

و رأیت أن الفتن لیست محدودة إلٰی أنفسهم، بل العامة قد

اور میں نے دیکھا کہ فتنے انہیں کی ذات تک محدود نہیں رہے بلکہ عوام الناس اُن کی سیٹی پر

اجتمعوا علی صفیرهم، واغترّوا بتقاریرهم الیابسة الملمَّعة،

جمع ہو گئے ہیں اور ان کی خشک اور ملمع باتوں پر فریفتہ ہو گئے۔

فاشتعل غیظ العامة علینا، وتبوّغ دمهم بتهییج المفترین،

سو عام لوگوں کا غصہ ہم پر بھڑکا اور ان کا خون بباعث افترا پردازوں کی انگیخت کے جوش میں آیا۔

وحسبوهم عالِمین متدیّنین صادقین. فلمّا زُلزلت أرض الهند

اور ان کو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانتدار اور سچے ہیں۔ پس جب ہند کی زمین میں ایسا زلزلہ آیا کہ

کلها، وأحسستُ من العلماء البخل والحسد، وضعتُ فی نفسی

ساری زمین ہل گئی اور علماء میں مَیں نے بخل اور حسد پایا تو میں نے اپنے دل میں ٹھان لیا کہ ان لوگوں

أن أُعرض عنهم فارًّا إلی مکة، وأن أتوجّه إلی صُلحاء العرب

سے اعراض کروں اور مکہ کی طرف بھاگوں اور صلحاء عرب اور مکہ کے برگزیدوں کی طرف توجہ کروں

ونخباء أُمِّ القُری الذین خُلقوا من طینة الحریة، وتفوّقوا دَرَّ الأهلیة،

کیونکہ وہ آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلیت کے دودھ سے پرورش پائے ہیں۔

فألقی اللّٰه فی قلبی عند مسّ هذه الحاجة أن أؤلّف کتبا فی لسان

سو خدا تعالیٰ نے اس حاجت کے پیدا ہونے کے وقت میرے دل میں یہ القا کیا کہ میں کھلی کھلی عربی

عربی مبین. فألّفتُ بفضل اللّٰه ورحمته وتوفیقه کتابا اسمه التبلیغ[1]،

میں چند کتابیں تالیف کروں۔ سو میں نے خدا کے فضل اور اس کی رحمت اور اس کی توفیق سے ایک کتاب تالیف کی

ثم کتابا آخر اسمه التحفة[2]، ثم کتابا آخر اسمه کرامات[3] الصادقین

جس کا نام تبلیغ ہے پھر دوسری کتاب تالیف کی جس کا نام تحفہ ہے پھر تیسری کتاب تالیف کی جس کا نام کرامات الصادقین ہے

ثم ألّفتُ بعدها حمامة البشرى، فيه بشرٰى للذين يطلبون الحق

پھر چوتھی کتاب تالیف کی جس کا نام حمامة البشری ہے اور حمامة البشری میں ان لوگوں کے لئے بشارتیں ہیں جو حق کے طالب

وتفصيل كلُّ ما قلنا من قبل، والتى تنهالُ من تلك الرسائل متفرّقا

ہیں اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جس کو ہم پہلی کتابوں میں بیان کر چکے ہیں اور جو کچھ پہلی کتابوں سے متفرق طور پر

يُعطى هذا الكتابُ مجتمعا للجائعين؛ ونِسبتُه إليها كنسبة شجرة إلى

فوائد علمیہ کی بارش ہوتی ہے یہ کتاب حمامة البشریٰ بھوکوں کے لئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دیتی ہے اور اس کی نسبت دوسری

بذرها، وجاء بحمد الله حسَنًا مبسوطًا مُبارَكًا. وأما ثمن هذه الكتب ﴿۱۵﴾

کتابوں کی طرف ایسی ہے جیسی درخت کی اپنے بیج کی طرف اور خدا کی حمد اور شکر ہے کہ یہ کتاب مبسوط اور مبارک ہے اور

فهى هدية لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق والمصريين والأفريقيين

قیمت کے بارہ میں حال یہ ہے کہ یہ کتابیں ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور مصریوں

كلهم، ولكل من كان عالما منصفا مع صفر اليد. وأما غيرهم فعليهم

اور افریقیوں کے لئے تو مفت بطور ہدیہ ہیں اور ایسا ہی اس کے لئے بھی جو عالم اور منصف مزاج اور تہیدست ہو اور دوسروں

إن أرادوا اشتراءها أن يُرسلوا روبية فى ثمن "الحمامة"، وكذلك

کو قیمت سے ملیں گی سو اگر وہ خریدنا چاہیں تو لازم ہے کہ حمامة البشریٰ کی ایک روپیہ قیمت بھیجیں۔

فى ثمن "الكرامات"، ونصفها فى ثمن "التبليغ"، وآنَتينِ "للتحفة" إن

اور ایسا ہی ایک روپیہ کرامات الصادقین کے لئے اور آٹھ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی

كانوا مشترين. وإنّا نقصنا آنةً من ثمن "التحفة" رعايةً للشائقين.

اگر خریداری کا ارادہ ہو۔ اور ہم نے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے بپاس خاطر شائقان کم کر دیا ہے۔

وما ألّفتُ هذه الكتب إلا لأكباد أرض العرب، وكان أعظم

اور میں نے ان کتابوں کو صرف زمین عرب کے جگر گوشوں کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تھی

مراداتى أن تشيع كتبى فى تلك الأماكن المقدسة والبلاد المباركة

کہ ان مقدس جگہوں اور مبارک شہروں میں میری کتابیں شائع ہو جائیں

فرأيت أن شيوع الكتب في تلك البلاد فرعٌ لوجود رجل صالح

پس میں نے دیکھا کہ کتابوں کا ان ملکوں میں شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنے والا ہو

يُشيعها، وأيقنت أن شهرة كتبي وانتشارها في صلحاء العرب أمر

اور میں نے یقین کیا کہ میری کتابوں کا صلحاء عرب میں شائع ہونا ایک امر محال ہے بجز اس صورت کے کہ

مستحيل من غير أن يجعل اللّٰه من لدنه ناصرا منهم ومن إخوانهم.

خدا تعالیٰ اپنی طرف سے میرے لئے ان میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے کوئی مدد دینے والا مقرر

فكنت أرفع أكُفَّ الضراعة والابتهال لتحصيل هذه المُنية، وتحقيق

کرے سو میں تضرع کے ہاتھ اٹھاتا اور دعائیں عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میرے لئے حاصل اور

هذه البُغية، حتى أُجيبتْ دعوتي، وأُعطيتُ لي بُغْيتي، وقاد إليَّ فضل

متحقق ہو یہاں تک کہ میری دعا قبول کی گئی اور میری مراد مجھے دی گئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی

اللّٰه رجلًا ذا علم وفهم ومناسبة ومن علماء العرب ومن الصالحين.

کو کھینچ لایا جو صاحب علم اور فہم اور مناسبت تھا اور نیک بختوں میں سے تھا۔

ووجدته طيّب الأعراق كريم الأخلاق، مطهّرة☆ الفطرة لَوْذَعِيًّا أَلْمَعِيًّا ﴿۱۶﴾

اور میں نے اس کو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیز گار پایا

ومن المتقين. فابتهجتُ بلقائه الذي كان مرادي ومدعائي، وحسبتُه

سو میں اس کی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پھل

باكورةَ دعائي، وتفاءلت به بخير يأتي وفضل يحمى، وازدهاني الفرح

میں نے اس کو خیال کیا اور آنے والی خیر اور بچانے والے فضل کے لئے میں نے اس کو ایک نیک

وصرت يومئذ من المستبشرين، فهنّيتُ نفسي هنالك وشكرتُ اللّٰه

فال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھ کو ہلا دیا اور اس دن میں اُن لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوتے ہیں سو میں نے اپنے نفس کو اس وقت

وقلتُ الحمد لك يا رب العالمين.

مبارک باد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اے تمام جہانوں کے خدا تیرا شکر ہے۔

☆ سهو، والصحيح: "مطهر" (الناشر)

وتفصيل ذلک أن شابًّا صالحا وَسِمًا جاء نی من بلاد الشام،
اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوش رو میرے پاس آیا یعنی
أعنی من طرابلس، وقاده الحكيم العليم إلیَّ ولبث عندی إلی سبعة
طرابلس سے اور حکیم و علیم اس کو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے
أشهر، أعنی إلی هذا الوقت، فتوسّمتُ فيه الخير والرشد، ووجدت
یعنی اس وقت تک میرے پاس رہا اور میں نے فراست سے اس کے وجود کو باخیر دیکھا اور اس میں رشد پایا اور
فی مِيْسَمه أنوار الصلاح، ورأيت فيه سِمة الصالحين. ثم أمعنتُ فی
اس کے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحاء کے نشان پائے۔ پھر میں نے اس کے حال اور قال
حاله وقاله وتفحصت مِن ظاهره وباطن أحواله بنور أُعطیَ لی وإلهام
میں غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اس نور اور الہام کے ساتھ دیکھا
قُذف فی قلبی، فآنستُ حسن تقاته ورزانة حصاته، ووجدتُه رجلًا
جو مجھ کو عطا کیا گیا ہے سو میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقلی اس کو حاصل ہے اور آدمی
صالحًا تقيّا راكلا علی جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين. ثم
نیک بخت ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے۔ پھر
أعطاه اللّٰه حظًّا من معرفتی فدخل فی المبايعين. وقد انفتح عليه باب
خدا نے اس کو کچھ حصہ میری شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہوگیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری
عجيب من معارفنا وألّف كتابا وسمّاه إيقاظ الناس، وهو دليل
معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اس پر کھول دیا اور اس نے ایک کتاب تالیف کی جس کا نام ایقاظ الناس
واضح علی سعة عمله، وحجة منيرة علی إصابة رأيه، ويكفی لكل
رکھا اور وہ کتاب اس کے وسعت معلومات پر دلیل واضح ہے اور اس کی رائے صائب پر ایک روشن حجت ہے اور وہ کتاب
مُمار فی مضمار. ولما أفضی فی تأليف ذلک الكتاب جمع عنده
ہر ایک مباحث کے لئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے اور جب اس نے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی

﴿۱۷﴾

كثيرا من كتب الحديث والتفسير، وفكّر فكرا عميقًا فى كل أمر، فهو

کتابیں حدیث اور تفسیر کی جمع کیں اور ہر ایک امر میں پوری پوری غور کی سو یہ کتاب اس کے فکروں کا ایک

دَرُّ أفكاره، ونور أنظاره، وليس علامةُ العارف من دون المعارف. وإنى

دودھ اور اس کی نظروں کا ایک نور ہے اور عارف کی علامت اس کی معرفت کی باتیں ہی ہوتی ہیں اور جب میں نے

إذا قرأتُ كتابه وتصفحت أبوابه ورفعت جلبابه، فاستملحتُ بيانه،

اس کی کتاب کو پڑھا اور صفحہ صفحہ کر کے اس کے باب دیکھے اور اس کی چادر اٹھائی تو میں نے اس کے بیان کو

ومدحتُ شأنه، وما وجدت فيه شيئا شانَه، وأدعو أن يشيع اللّٰه كتابه

ملیح پایا اور اس کی شان کی میں نے تعریف کی اور میں نے اس میں کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اس کو بٹہ لگاوے اور میں دعا کرتا ہوں

مع كتبى، ويضع فيه قبوليّةً ويُدخل فيه روحا منه، ويجعل أفئدة من

کہ خدا اس کی کتاب کو میری کتابوں کے ساتھ شائع کرے اور اس میں قبولیت رکھ دیوے اور اس میں اپنی طرف سے ایک روح داخل کرے اور

الناس تهوى إليه، وجزاه فى الدارين وبارك فى مقاصده ويدخله فى

بعض دل پیدا کرے جو اس کی طرف جھک جاویں اور اس کے مؤلف کو دونوں جہانوں میں بدلہ دے اور اس کے مقاصد میں برکت ڈالے

المقبولين. ولما فرغ من تأليف كتابه حمله إخلاصه على أن يكون

اور اس کو مقبولوں میں داخل کرے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اس کے اخلاص نے اس کو اس بات پر آمادہ کیا

مُبلِّغَ معارفنا إلى علماء وطنه، ويخبر فيهم عن أخبارنا، ويكون مناديا

کہ ہماری معرفت کی باتوں کو اپنے وطن کے علماء تک پہنچاوے اور ہماری خبریں ان میں پھیلاوے۔

ويطلق نداءً فى كل ناحية، ويُشيع الكتب ليتضح الأمر على أهل

اور منادی بن کر ہر ایک طرف آوازیں پہنچاوے اور کتابوں کو شائع کرے تا ان لوگوں پر

تلك البلاد، وهذا هو المراد الذى كنا ندعو له فى الليل والنهار.

حقیقت کھل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائیں کرتے تھے

وأرى أنه رجل صادق القول والوعد، يتّقى الفضول فى الكلام

اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ میں مرد صادق ہے بے ہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے۔

ولا یرتع اللسان فی کل مرتع بإطلاق الزمام. ولقد أدخل اللّٰہ حُبَّنا فی
اور زبان کو ہر ایک چراگاہ میں مطلق العنان نہیں چھوڑتا اور خدا تعالیٰ نے ہماری محبت اس کے دل میں ڈال دی
قلبہ، فیحبّنا ونحبّہ، وکلّ ما وعد ھذا الرجل وتکلّمَ فأَتیقّنُ أنہ ھو
سو ہم سے وہ محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے اور جو کچھ اس نے کہا اور وعدہ کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس کا
أھلہ، وسینجز کما وعد، وأرجو أن یجعلہ اللّٰہ سببا لریع بذرنا، وسوغ
اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کرے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس کو ہمارے بیج کی نشوونما اور تروتازگی کا باعث
حلبنا، وھو أحسن المسبّبین. ورأیتُ أنہ رجل مرتاض صابر لا یشکو
کرے اور ہمارا دودھ اس کے ذریعہ سے خوشگوار ہو جاوے۔ اور خدا سب مسببوں سے نیک تر ہے اور میں نے دیکھا کہ
ولا یفزع، ورأیت مرّارا أنہ یقنع علی أدنی المأکولات والملبوسات، ﴿۱۸﴾
یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع اس کی سیرت نہیں اور میں نے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنیٰ
ولو لم یکن لحاف فلا یطلبہ، بل یدفع البرد من التضحی واصطلاء
چیزوں کے کھانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنیٰ ملبوسات پر اگر لحاف نہ ہو تو اس کو مانگتا نہیں بلکہ دھوپ میں
الجمر، ولا یسأل تعفّفًا. ووجدتُ فیہ آثار الخشوع والحلم والإنابۃ
بیٹھنے اور آگ سیکنے سے گذارہ کر لیتا ہے اور تکلیف اٹھا کر اپنے تئیں سوال سے باز رکھتا ہے میں نے اس میں فروتنی
ورقّۃ القلب، واللّٰہ أعلم وھو حسیبہ. وما قلت إلا ما رأیت، فلا تعجبوا
اور حلم اور انابت اور نرمیٔ دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اس کا حسیب ہے میں نے جو دیکھا سو کہا پس خدا کی
من رحمۃ اللّٰہ أن تکفکِفَ ما دَھَمَنا مِن حرج بسعی ھذا الرجل، واللّٰہ
رحمت سے کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی سے ان حرجوں کو اٹھا دے جو ہمیں پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا
یفعل ما یشاء، لا مانع لما أراد، ولا رادّ لما جاد، وھو حافظُ دینہ
ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور جو کچھ وہ دیوے کوئی اس کو رد نہیں کر سکتا وہ اپنے دین کا حافظ ہے
وناصر کل من ینصر الدین.
اور تمام ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اس کے دین کی مدد کریں۔

واعلموا أيها الإخوان أن أمر إشاعة الكتب فى ديار العرب

اور بھائیو یہ بھی تمہیں معلوم رہے کہ دیار عرب میں کتابوں کے شائع کرنے کا معاملہ اور ہماری

وتبليغ معارف كتبنا إليهم ليس بشىء هيّن، بل أمر ذو بال لا يُتمّه إلا

کتابوں کے عمدہ مطالب عرب کے لوگوں تک پہنچانا کچھ تھوڑی سی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور

من هو أهله، فإن هذه المسائل الغامضة التى كُفِّرْنا و كُذِّبْنا لها لا

اس کو وہی پورا کرسکتا ہے جو اس کا اہل ہو۔ کیونکہ یہ باریک مسائل جن کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے اور جھٹلائے گئے

شك أنها تصعُب على علماء العرب كما صعبتْ على علماء هذه

کچھ شک نہیں کہ وہ عرب کے علماء پر بھی ایسے سخت گذریں گے جیسا کہ اس ملک کے مولویوں پر سخت گذر رہے

الديار، لا سيما على أهل البوادى الذين لا يعلمون دقائق الحقيقة، ولا

ہیں بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہوں گے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بے خبر ہیں اور وہ

يتدبّرون حق التدبّر، أنظارهم سطحية وقلوبهم مستعجلة، إلا قليل

جیسا کہ حق سوچنے کا ہے سوچتے نہیں اور ان کی نظریں سطحی اور دل جلد باز ہیں مگر ان میں

منهم الذين أنار اللّٰه فطرتهم وهم من النادرين.

قلیل المقدار ایسے بھی ہیں جن کی فطرتیں روشن ہیں اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہیں۔

فلأجل تلك المشكلا ت التى سمعتم. اقتضت المصلحة الدينية أن

سو ان مشکلات کی وجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام

نتخيّر لهذا الأمر عالِمًا مذكورا الذى اسمه محمد سعيدى النشار الحميدى

کے لئے ہم اس عالم مذکور کو منتخب کریں جس کا نام محمدؐ سعیدی النشار الحمیدی

الشامىّ☆. ولا شك أن وجوده لهٰذا المهمّ من المغتنمات، ومجيئه عندنا ﴿۱۹﴾

الشامی ہے اور کچھ شک نہیں کہ اس کا وجود اس مہم کے لئے از بس غنیمت ہے اور اس کا اس جگہ آنا

☆ **الحاشية:** مسكنه طرابلس شام ملك سيريا ويُقال لها باللغة الانكليزية تربولى وهى مدينة عظيمة على ساحل بحر الروم بينها وبين بيروت ثلٰثون اكواسًا. منه

مِن فضل قاضی الحاجات، وھو خیرٌ قلبًا ونِعْمَ الرجل، مع أن الضرورة
خدا تعالیٰ کے فضل میں سے ہے اور وہ نیک دل اور بہت اچھا آدمی ہے اور اس طرف ضرورت
قد اشتدت، فلعل اللّٰہ یصلح أمرنا علی یدیہ، وھو بھذا التقریب یصل
بھی سخت ہے پس شائد خدا اس کے ہاتھ پر ہمارے کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے اپنے
وطنہ وینجو من تکالیف السفر العنیف، ویتخلّص من مُفارقة المألف
وطن میں پہنچ جاوے اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاوے اور وطن اور دوستوں کی جدائی سے بھی
والألیف، وتُؤجَرون علیہ من اللّٰہ الرحیم اللطیف. وما قلتُ إلَّا لِلّٰہ وما
رہائی ہو اور تم کو خدا تعالیٰ سے اجر ملے اور میں نے صرف اللہ کے لئے یہ باتیں کی ہیں
أنا إلا ناصح أمین. والذین یظنون أن أھل العرب لا یقبلون ولا
اور میں امانت سے نصیحت کرنے والا ہوں۔ اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ
یسمعون، فلیس عندنا جوابُ ھذا الحمق مِن غیر أن نحولق علی
قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا بجز اس کے اور کوئی جواب
قولھم ونسترجع علی فھمھم. ألا یعلمون أن العربیِّین سابقون فی
نہیں کہ ہم ان کے اس خیال پر لاحول پڑھیں اور ان کی سمجھ پر انّا للّٰہ کہیں کیا نہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق
قبول الحق من الزمان القدیم؟ بل ھم کالأصل فی ذلک وغیرھم
کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیش دست رہے ہیں بلکہ وہ اس بات میں جڑ کی طرح ہیں اور
أغصانھم. ثم نقول إن ھذا فعلُ اللّٰہ رحمةً منہ، والعرب أحق وأولی
دوسرے ان کی شاخیں ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارا کاروبار خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الٰہی
وأقرب برحمتہ، وإنی أجد ریح فضل اللّٰہ، فلا تتکلّموا بکلمات الیأس
رحمت کے قبول کرنے کے لئے سب سے زیادہ حقدار اور قریب اور نزدیک ہیں اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آ رہی ہے
ولا تکونوا من القانطین. ولا تظنوا ظن السوء، وإن بعض الظن
سو تم نو امیدی کی باتیں مت کرو اور ناامیدوں میں سے مت ہو جاؤ اور بدگمانیوں میں مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہیں

إثم، فاتقوا الظنون الفاسدة التی تتزعّجُ منها أرضُ إیمان الظانین وتنزعجُ
سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہل جاتی ہے اور نیت
النیّة الصالحة، وتکثُر وساوس الشیاطین. وقوموا متوکّلا علی اللّٰہ
صالحہ میں جنبش آتی ہے اور شیطانی وساوس بڑھتے ہیں۔ اور خدا کے توکل پر کھڑے ہو جاؤ اور
وقَدِّموا من خیر ما استطعتم، وأَعِدُّوا لأخیکم مِن زادٍ یکفیه لسفره
کوئی نیکی کر لو جو کر سکتے ہو اور اپنے بھائی کے لئے کچھ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اس کے سفر بحری
البحری والبری، وکان اللّٰہ معکم ووفّقکم وهو خیر الموفِّقین. ﴿۲۰﴾
اور بری کے لئے کافی ہو خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے۔

فنرجو مِن إخلاص أهل الثروة والمقدرة أن یتوجهوا إلی
پس ہم اہل مقدور دوستوں کے اخلاص سے امید رکھتے ہیں کہ اس کام کے اہتمام کی طرف
اهتمام هذا الأمر بکل القلب وکل الهمّة، ولا حاجة إلی أن نُکثِر
سارے دل اور ساری ہمت سے مصروف ہوں اور ہمیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں مبالغہ کریں
القول ونبالغ فی الکلام ونستنهض همم الأحبّاء والمخلصین ببیانات
اور پُرتکلف بیانوں سے اپنے دوستوں اور مخلصوں کو تحریک دیں کیونکہ ہم
مملوّة من التکلفات، فإنّا نعلم أن الإشارة کافیة لأحبّائنا المتصدّقین.
جانتے ہیں کہ ان کے لئے اشارت کافی ہوگی لِلّٰہ کام کرنا ان کی عادت ہے۔
فلیُعط کل أحد منهم بقدر قدرته التی أعطاه اللّٰہ ولا یستحی ولا
پس چاہیئے کہ ہر ایک ان میں سے بقدر خدا داد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے
یحتشم من أن ینفح بالقلیل، ولیعلم أن الغرض أن یُعطی ولو کانت
کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہے اور اس بات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہ ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اس کا چوتھا
فلسة أو ربعه أو أقلّ من الفتیل. ومن کان ذا عیشةٍ خضراء فلیعط
حصہ یا کھجور کے اندر کے چھلکے سے بھی تھوڑا ہو اور جو شخص خوش اوقات کھاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو

بقدر حیثیّته إن شاء ، وما هذا إلا عملُ طلاّبِ وجه اللّٰه، ومن یعمل
اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض لِلّٰہ اور اس کی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کے
مثقال ذرة خیرا یره، ویبارک اللّٰه فی ماله وأهله وعیاله، وما تنفقون
موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اس کا اجر پائے گا اور خدا اس کے مال اور اہل اور عیال میں برکت دے گا اور
فی سبیل اللّٰه فهو عائد إلیکم فی الدنیا والآخرة ولا ترون خسرا. فإن
جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئے گا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے
أعطیتم بذرًا فلکم زراعةٌ، وإن أعطیتم قطرةً فلکم بحرٌ فضلا من عند
پس اگر تم ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا
اللّٰه، واللّٰه لا یضیع أجر المحسنین. أم حسبتم أن تُغفَروا ویرضی
نیکوکاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ کیا تم جانتے ہو کہ یونہی بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے
عنکم ربکم ولما یجدکم ساعین لمرضاته والطائعین کالمخلصین.
اور ہنوز اس نے تم کو اپنی رضامندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور اور تم فرمانبردار اور مخلص اس کی نظر میں نہ ٹھہرے ہو
أیها الرجال اتقوا اللّٰه وکونوا من الذین یُؤْثِرونه علی أنفسهم، واعلموا
اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنے نفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگاروں
﴿۲۱﴾ **أن اللّٰه مع المتقین. إنما أموالکم وأولادکم فتنة، وَ ینظر اللّٰه أتحبونه**
کے ساتھ ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی جگہ ہیں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو یا دوسری
أو تحبون أشیاء أخری، وستُبعَدون عن هذه اللذات ولا تبقی هذه
چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دیئے جاؤ گے اور یہ مجلس باقی نہیں رہے گی اور نہ ان کے
المجالس ونظّارتها، ثم تُرجَعون إلی اللّٰه وتُسألون عما عملتم وعما
دیکھنے والے پھر تم خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور تم سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تم نے
جاهدتم فی سبله. فقوموا أیها الناس قوموا، الوقت یذهب. قوموا سریعا
اس کی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اٹھو اے لوگو اٹھو وقت جاتا ہے جلد اٹھو اور آرام پسندوں کے

ولا تقعدوا مع المترَفين. ولسنا بالموجب حقًّا لمن لا يوجب الحق
ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر حق واجب
علٰی نفسه، ولا يُكلّف اللّٰه نفسا إلا وُسعها وما أنا من المتكلّفين. وما
نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اسی قدر تکلیف دیتا ہے جو اس کی وسعت میں ہے اور میں تکلف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ اور
أتوجه إلا إلى الذى يصدُقنى الوُدَّ، وأترك الذى منعه البخل فصدَّ،
میں صرف ایسے شخص کی طرف توجہ کرتا ہوں جو مجھ سے دوستی خالص رکھتا ہے اور میں اس کو ترک کرتا ہوں جس کو بخل نے
ولحِق بالذين بخلوا فرُدَّ، وعُدَّ من المخذولين.
کار خیر سے منع کر دیا اور بخیلوں سے مل گیا اور رد کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا۔

وليعجل المرسِلون للإرسال فإن الوقت ضيّق، والضيف العزيز
اور چاہیئے کہ بھیجنے والے بھیجنے کے لئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے
مستعدّ للسفر. وقد وجب علينا إعلام المتغفلين بأسرع أوقات، فلا
اور ہم پر واجب ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں ان کو بہت جلد متنبہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے
ينبغى أن تقعدوا كسالى بعدما بيّنتُ لكم ضرورة هذا الأمر، فقدِّموا
بیٹھے رہو بعد اس کے جو میں نے اس امر کی ضرورت بیان کر دی پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور
للمعاضدة ولا تأخّروا، وانفُضوا أيديكم تُؤجَروا، وكونوا فى سبيل اللّٰه
پیچھے مت ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑو تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک دوسرے سے
سابقين. وليُرسِلْ ههنا فى قاديان مَن كان مُرسِلًا من درهم أو دينار،
سبقت کرو اور چاہیئے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجنا ہو اور اپنے خط میں
وليبيّنْ فى مكتوبه أنه أرسل له، بل الاَولٰى أن يرسل إليه باسمه بلا واسطتى
بیان کر دے کہ یہ روپیہ اس کے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اسی کے نام سے بغیر میرے واسطہ کے بھیجے تا کہ
ليجمع عنده كل ما يجىء، وليطمئن به قلبه. وإن أنفَسَ القُرُبات
جو کچھ آوے وہ سب اسی کے پاس جمع ہوتا رہے اور تا کہ اس کے دل کو اس سے اطمینان ہو اور سب للّٰہی عملوں سے جو خدا تعالیٰ کی

إعلاءُ كلمة الإسلام، وهذا وقته، فلا تضيّعوا وقتكم، وقوموا كالخادمين.

قربت کیلئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے پس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو اور خادموں کی طرح اٹھ کھڑے ہو

أيها المسلمون فِرّوا إلى اللّٰه، واتقوا الفتن التى هاجت

اے مسلمانوں خدا کی طرف بھاگو اور ان فتنوں سے جو تمہارے آگے پیچھے اور تم میں موجیں مار رہے

وماجت حولكم وفيكم، واعملوا عملًا يرضاه ليكون لكم زُلفٰى لديه، ﴿۲۲﴾

ہیں اور اٹھ رہے ہیں اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیئے

ولتأخذكم رقّةٌ على دينكم فإنه ضعُف وبدأ الشيب بفَوْدَيه، والشيب

کہ تمہیں اپنے دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہو گیا اور اس کی کنپٹیوں میں بڑھاپے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں

غير طبعى حدَث من نوازل الحادثات والتكاليف المتتابعات، ولينظر

اور یہ بڑھاپا غیر طبعی ہے جو حوادث نزلہ کے سبب سے اور تکالیف متواترہ کے باعث سے ظاہر ہو گیا ہے اور چاہیئے کہ

كل أحدٍ منكم عملَه، وليُفتّش خطراتِه، وليَزِنْ بِضاعتَه التى أعدّها

ہر ایک شخص اپنے عملوں کو دیکھے اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اس بضاعت کو تولے جو آخرت کے لئے

للآخرة، ولينقدْ دراهمه التى جمعها لذلك السفر، هل هى وازنة

تیار کی ہے اور اپنے اس روپیہ کو کھرا کرے جو اس سفر کے لئے تیار کیا ہے کیا وہ پورے وزن کا

جيدة أو مغشوشة ناقصة، ولا يخدع نفسه، ولا يُغرِّرُ بنفسه من

اور کھرا ہے یا کھوٹا اور کم وزن کا ہے اور چاہیئے کہ اپنے نفس کو دھوکا نہ دیوے اور اس کو خطرہ میں

المغشوشات، وليتداركْ قبل ذهاب الوقت، ولا تقعد كالغافلين.

نہ ڈالے اور چاہیئے کہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافلوں کی طرح مت بیٹھا رہے۔

أيها الناس زَكُّوا نفوسكم، وطهِّروا صدوركم، ولا تُفرِحُكم

اے لوگو اپنے نفسوں کو صاف کرو اور اپنے سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دنیا کا مردار

جيفةُ الدنيا وشحومها، ولا تجلبكم إليها كِلابها، ولا تموتوا إلا مسلمين

اور اس کی چربی بے ہودہ خوش نہ کرے اور اس کے کتے تمہیں اس گوشت کی طرف نہ کھینچیں اور بجز پاک مسلمان ہونے کی حالت کے

مطهَّرين. ولا تتقوا لعن المخلوق فإنه سهل هيّن، واتقوا لعن اللاعن
مت مرو اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اس خدا کی لعنت سے ڈرو جس کی
الذی یسوِّد الوجوه لعنُه ویُلقی فی هُوّة السافلین. هذا ما أوصیناکم
لعنت مونہوں کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنے والوں کے گڑھوں میں ڈالتی ہے ہماری یہ نصیحت ہے سو اس
فتذکّروا ما أوصینا، واشهدوا أنّا بلّغنا، واللّٰه خیر الشاهدین. وآخر
نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہم نے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور آخری دعوت
دعوانا أن الحمد للّٰه رب العالمین.
ہماری یہی ہے کہ تمام تعریفیں خدا کو ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔

.....☆☆☆.....

﴿۲۳﴾

إعـــــلان

نرجو أن تَتَوجَّه الدّولة البَرِيطانية بمراحَمها العُظمٰى إلٰى
ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے
هـذا الإعـلان، وتُـحَمُلقَ بعَدُلِها إلى الصِّلِّ الذى يلدَغ
اِس اعلان کی طرف توجہ کرے گی اور اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائے گی
نُـصـحـاءَهَـا ويَتَـنَـضُـنَـضُ نَـضُـنَـضَةَ الثُّعبـان.
جو اس کے خیر خواہوں کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے۔

يـا قيصرة الهند ! صانَكِ اللّٰه عن الآفات، وكان لطفه معك فى
اے قیصرہ ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگاہ رکھے اور ہریک خیر کے ارادہ میں اس کا
كـل إرادات الـخيـرات، وحـفِـظك عن الدواهى والحادثات، جئناكِ
لطف تیرے ساتھ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بن کر تیرے پاس
مستـغيثين بما أُوذيـنـا مـن لسـان رجـلٍ وكَـلِمِه المُحفِظات. وقد سمعنا
آئے ہیں کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور اس کے رنجدہ کلمات سے ستائے گئے ہیں اور
أنّـك تـحـلّيـتِ بـمـحاسن الأخلاق، وتخلّيتِ فى عدلك مما يسم☆
ہم نے سنا ہے کہ تو نیک خلقوں سے آراستہ ہے اور اپنے عدل میں ان باتوں سے خالی ہے

☆ سهو، والصحيح: "يصم". (الناشر)

بالأخلاق، وما زلتِ آخذةً نفسَک بالرحم والإشفاق، ولا ترضی

جن پر داغ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنے نفس کے لئے ایک خصلت لازمی ٹھہرا دی ہے اور ظلم کرنے والوں

بجور الجائرین.

کے ظلم پر راضی نہیں۔

﴿۲۴﴾ **هٰذا خُلُقکِ، ونحن - مع ظل حمایتک - نُلدَغُ مِن شرّ بعض**

یہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظل حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے نیش شرارت سے نیش زدہ اور

المعادین، ونُعَضُّ من أنیاب العاضّین، ویصول علینا کلُّ ضُلٍّ بن ضُلٍّ

ان کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر یک ایسا شخص ہم پر حملہ کرتا ہے جس کے باپ دادوں کو کوئی نہیں پہچانتا

ویسُبُّ نبیَّنا الکریم کلُّ جهولٍ مَهینٍ، ویسعی أن نُعَدّ من الباغین.

اور ہر ایک جاہل ذلیل ہمارے نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گنے جائیں۔

و أما تفصیل هذا المجمل فاعلم یا قیصرة. تزایَدَ إقبالُک

اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری

وبارکَ اللّٰه فی دنیاک وأصلحَ مآلَک. أن رجلًا من الذین ارتدوا من

دنیا میں برکت دے اور تیرا انجام بھی بخیر کرے۔ تجھے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے

دین الإسلام ودخلوا فی الملّة النصرانیة، أعنی النصرانی الذی یُسمّی

نکل کر عیسائی ہوگئے ہیں یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے

نفسه القسیس عماد الدّین، أَلّف کتابًا فی هذه الأیام لِخَدْعِ العوام، وسمّاه

موسوم کرتا ہے ایک کتاب ان دنوں میں عوام کو دھوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہے اور اس کا نام توزین الاقوال

توزین الأقوال، وذکر فیه بعض حالاتی بافتراءٍ بحتٍ لا أصل له، وقال إن

رکھا ہے اور اس میں ایک خالص افترا کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہ شخص ایک

هذا الرجل رجل مفسد ومن أهل العداوة، وإنی وجدت فی طریقةِ مشیه

مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اس کے طریق چال چلن میں

آثارَ البغاوة، وليس من نُصحاء الدولة، وأتيقّن أنه سيفعل كذا وكذا

بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا

وأنه من المخالفين.

اور وہ مخالفوں میں سے ہے۔

فالملخّص أنه حَثَّ الحكومة فى ذٰلک على إيذائى، ومع

پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برانگیختہ کیا ہے اور ساتھ اس کے مجھے گالیاں

ذلک فرّغ إناءه فى سبّى وازدرائى، وأفرغ قذر لسانه على بعض

دینے اور تحقیر کرنے میں اس قدر مبالغہ کیا ہے کہ جو کچھ اس کے برتن میں تھا سب باہر نکال دیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی

أحبائى، وأكثر القول فى ديانتنا المقدسة، وشتَم خيرَ الرسل وبالَغَ فى ﴿۲۵﴾

میرے بعض دوستوں پر ڈالی اور ہمارے دین مقدس کے بارے میں بہت کچھ بے ہودہ باتیں کیں اور ہمارے نبی صلی اللہ

التوهين. وتكلّمَ بكلمات ترتجف منها القلوب، وتهيِّج فى الأفئدة

علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور توہین میں مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتیں کہیں جن سے دل کانپ اٹھتے ہیں اور ان میں بے قراریاں

الكروب، وسوف نكتب قليلًا منها ونجوّبُ أستار الجاهلين.

جوش مارتی ہیں اور ہم کسی وقت ان میں سے کچھ تھوڑا سا لکھیں گے اور جاہلوں کے پردے پھاڑیں گے۔

والآن نُنبّهُ الدولة العالية مما افترى علينا وزعم كأنّا من أعداء

اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتوں کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہیں جو ہم پر اس نے افترا

الدولة البرطانية، فليعلم الدولة أن هذه المقالات كلها من قبيل صوغ

کیں اور گمان کیا کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہیں سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتیں از قبیل

الزور ونسج الشرور، وليس فيها رائحة الصدق مثقال ذرّة، وما حمله

آرائش دروغ اور شرارت بافی ہیں اور ایک ذرہ بھی سچائی کی بُو ان میں نہیں اور ان باتوں پر اس کو صرف

على ذٰلک إلا بعض المصالح الّتى رأى فى نفس تلک المكائد، ولِيَسُرَّ بها

اس کے بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس نے ان فریبوں کے اندر دیکھے ہیں اور ایک یہ بھی اس کی غرض

أكابرَ القسيسين. والحمد للّٰه أن كلماته المفتريات شيء لا
ہے کہ تا اپنے بڑے پادریوں کو خوش کرے اور شکرِ خدا کہ اس کے خود ساختہ کلمات ایک ایسی چیز ہے جس کی
تخفى على الدولة حقيقتُه، فنحن في مأمن من شره، ونرى
حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں اور ہم اس کی شرارت سے امن میں ہیں اور ہم اپنی روشن خدمات کو
خدماتنا اللامعة للردّ عليها كالشهب للشياطين. ولا يخفى على
اس کی باتوں کے رد کرنے کے لئے ایسی دیکھتے ہیں کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنے کے لئے
الحكّام طريقتي وشأني، ولا أمشي مُواريًا عنهم عِياني، بل
اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہیں اور میں ان سے چھپ چھپ کر چلتا نہیں بلکہ گورنمنٹ برطانیہ
الحكومة البرطانية تعرفني وتعرف آبائي، وتنظر مَهْيَعي ومدّعائي،
مجھے اور میرے باپ دادوں کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میرے مدعا کو دیکھ رہی ہے اور میرے اصل اور
وتعرف أصلي ومنبعي، ولا تجهل بيتي ومربعي، وتعلم أنّا لسنا من
سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بے خبر نہیں اور جانتی ہے کہ ہم مفسدوں اور دشمنوں اور
المفسدين المعادين ولا الباغين الطاغين. وما خرجتُ الآن من
باغیوں اور طاغیوں میں سے نہیں۔ اور میں ابھی کسی غار میں سے نہیں نکلا
مغارة لتكون الدولة من أمري في غرارةٍ، بلْ الدولة على أمثالنا من ﴿۲۶﴾
تاکہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔ بلکہ یہ گورنمنٹ ہمارے جیسے خیر خواہوں پر
المباهين. ومن توسّمَ أقوالنا واستشفَّ أفعالنا فلا تخفى عليه أعمالنا
ناز کرتی ہے اور جو شخص ہماری باتوں کو بنظر غور دیکھے گا اور ہمارے افعال پر ایک عمیق نگاہ دوڑائے گا
وإنّا من الصادقين. والدولة تغوص إلى أعماقنا وليس عليها الخفاء،
سو اس پر ہماری کارگذاریاں چھپی نہیں رہیں گی اور ہم سچے ہیں اور یہ گورنمنٹ ہمارے گہراؤ تک غوطہ مار رہی ہے اور
ولها أفكارٌ عادياتٌ لا تُواهِقُها وَجُناءُ، إذا ما تركض
اس پر ہمارے امر پوشیدہ نہیں۔ اور اس گورنمنٹ کی فکریں تیز دوڑنے والی ہیں کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی ان کا مقابلہ

آراؤها فی أرض مقاصدها فتفری أدیمَ الأرضین، وکلُّ عقل عندها إلا
نہیں کرسکتی جس وقت گورنمنٹ اپنے راؤں کو مقاصد کی زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ رائیں روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی
عقل الدین. ونرجو أن یفتح اللّٰہ علیها هذا الباب أیضا کما فتح أبوابا
جاتی ہیں اور ہر یک عقل بجز دینی عقل کے اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ
أخری، واللّٰہ أرحم الراحمین.
یہ دروازہ بھی اس پر کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے۔

ولا یخفی علٰی هٰذه الدولة المبارکة أنّا من خُدّامها ونُصحائها
اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اس کی خدمت کرنے والے اور اس کے ناصح اور
ودواعی خیرها مِن قدیم، وجئناها فی کل وقت بقلب صمیم، وکان
خیر خواہوں میں سے ہیں اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں اور
لأبی عندها زُلفٰی وخطاب التحسین. ولنا لدی هذه الدولة أیدی الخدمة
میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں
ولا نظن أن تنساها فی حین. وکان والدی المیرزا غلام مرتضٰی ابن
اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دے گی اور میرا والد میرزا غلام مرتضٰی ابن
میرزا عطاء محمد القادیانی من نُصحاء الدولة وذوی الخُلّة وعندها
میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور اس کے
من أرباب القُربة، وکان یُصدَّر علی تکرمة العزة، وکانت الدولة تعرفه
نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اس کو خوب
غایة المعرفة. وما کُنّا قطُّ من ذوی الظِّنّة، بل ثبت إخلاصنا فی أعین
پہچانتی تھی اور ہم پر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام
الناس کلهم وانکشف علی الحاکمین، ولُتسطلع الدولةُ حکّامَها
لوگوں کی نظروں میں ثابت ہوگیا اور حکام پر کھل گیا۔ اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے

﴿۲۷﴾

الـذين جاء ونا ولبثوا بيننا كيف عشنا أمام أعينهم وكيف سبقُنا فِى كل

دریافت کر لیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی بسر کی اور کس

خدمة مع السابقين.

طرح ہم ہر یک خدمت میں سبقت کرنے والوں کے گروہ میں رہے۔

ولا حاجة إلى تفصيل هذه الحقائق، فإن الدولة البريطانية

اور ان حقیقتوں کے مفصل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ سرکار انگریزی ہمارے مراتب

مُطّلِعة على مراتب خلوصنا وشؤون خدماتنا والإعانات التى كانت

خلوص اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتوں کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے

ترى منّا وقتًا بعد وقت وفى أيام فساد المفسدين. وتعلم الدولة أنّ أبى

ظہور میں آئیں خاص کر دہلی کے مفسدہ کے وقت میں۔ اور اس گورنمنٹ

كيف أمدّها فى حينِ محارباتٍ مشتدّةِ الهبوب وفتنٍ مشتطّةِ اللّهوب،

کو یہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اس کو ایسے وقت میں مدد دی کہ جب لڑائیوں کی ایک سخت

وأنه آتى الدولة خمسين خيلا مع الفوارس مددًا منه فى أيام المفسدة،

آندھی چل رہی تھی اور فتنے بھڑک رہے تھے اور حد سے تجاوز کر گئے تھے سو میرے والد نے اس مفسدہ

وسبَق السابقين فى إمدادات المال عند حلول الأهوال، مع أيام العُسر

کے دنوں میں پچاس گھوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کے طور پر دیئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد

والإِقلال، وذهابِ عهد الإمارات الآبائية وانقلاب الأحوال. فلينظر

میں سب سے بڑھ گیا باوجود یکہ وہ زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تھا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہو کر گردش کے

من كان له نظر صحيح أو قلبٌ أمين.

دن آ گئے تھے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور دل امین رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ سوچے؟

ولم يزل كان أبى مشغوف الخدمات حتى شاخ وجاء وقت الوفاة

اور میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت

و وجب الارتحال، ولو قصدنا ذكر خدماته لضاق بنا المجال، وعجزنا
کا وقت آ گیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے
عن التدوين. فالملخص أن أبي لم يزل كان شائِمَ برقِ الدولة، وقائمًا
عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے مراحم کا ہمیشہ امید وار رہا
على الخدمة عند الضرورة، حتى أعزّته الدولة بمكاتيب رضائها،
اور عند الضرورت خدمتیں بجا لاتا رہا یہاں تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اس کو معزز
وخصّته في كل وقتٍ بعطائها، وأسمحت له بمواساتها، وتفضلت عليه
کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی
بمراعاتها، وحسبته من دواعي الخيّر ومن المخلصين. ثم إذا تُوفي أبي ﴿۲۸﴾
اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتوں میں
فقام مقامه في هذه السِّيَر أخي الميرزا غلام قادر، وغمرته مواهب
اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام میرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے
الدولة كما غمرت والدي، وتُوُفي أخي بعد أبي في بضع سنين. ثم بعد
شامل حال ہوگئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہوگیا
وفاتهما قفوتُ أثرهما واقتديتُ سِيَرَهما وذكرت عصرهما، ولكني ما
پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی اور ان کے زمانہ کو یاد کیا
كنت ذا خصب ونعمة وسعة وثروة ولا ذا أملاك وأرضين، بل تبتّلتُ
لیکن میں صاحب مال اور صاحب املاک نہیں تھا۔ بلکہ میں ان کی وفات کے
إلى اللّٰه بعد ارتحالهما ولحقتُ بقوم منقطعين. وجذبني ربّي إليه
بعد اللہ جلّ شانہٗ کی طرف جھک گیا اور ان میں جا ملا جنہوں نے دنیا کا تعلق توڑ دیا۔ اور میرے رب نے اپنی طرف
وأحسن مثواي، وأسبغ عليّ من نعماء الدّين. وقادني مِن تدنّسات
مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتوں کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کی آلودگیوں اور مکروہات سے

الدنيا إلٰى حظيرة قدسه، وأعطانى ما أعطانى، وجعلنى من الملهَمين
نکال کر اپنی مقدس جگہ میں لے آیا اور مجھے اس نے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملہموں اور
المُحدَّثين. فما كان عندى من مال الدنيا وخيلها وأفراسها، غير أنى
محدثوں میں سے کر دیا۔ سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہیں تھے بجز اس کے کہ
أُعطيتُ جِياد الأقلام ورُزقتُ جواهر الكلام، وأُعطيتُ مِن نورٍ يؤمّننى
عمدہ گھوڑے قلموں کے مجھ کو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دیئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھے
العثار، ويبيّن لى الآثار. فهذه الدولة الإلهية السماوية قد أغنتْنى،
لغزش سے بچاتا اور راست روی کے آثار مجھ پر ظاہر کرتا ہے پس اس الٰہی اور آسمانی دولت نے مجھے
وجبرت عَيْلتى وأضاء تنى ونوّرت ليلتى، وأدخلتنى فى المنعَمين.
غنی کر دیا اور میرے افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے منعموں
فقصدت أن أعين الدولة البرطانية بهذا المال وإن لم يكن لى من
میں داخل کیا سو میں نے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کروں اگرچہ
الدراهم والخيل والبغال، وما كنت من المتموّلين.
میرے پاس روپیہ اور گھوڑے اور خچریں تو نہیں اور نہ میں مالدار ہوں۔
فقمتُ لإمدادها بقلمى ويدى، وكان اللّٰه فى مددى، وعاهدت اللّٰه
سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور میں نے اسی زمانہ سے
تعالى مُذ ذلك العهد أن لا أُؤلّف كتابًا مبسوطًا مِن بعد إلا وأذكر فيه ذكرَ ﴿۲۹﴾
خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا جو اس میں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر
إحساناتِ قيصرة الهند وذكرَ مننِها التى وجب شكرها على المسلمين.
نہ ہو اور نیز اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔
ومع ذلك كان فى خاطرى أَنْ أدعو القيصرة المكرمة إلى الإسلام
اور باوجود اس کے میرے دل میں یہ بھی تھا کہ میں قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کروں

و أهديها إلى الربّ الذى هو خالق الأنام، فإنّها أحسنت إلينا وإلى
اور اس رب کی طرف سے اس کو راہنمائی کروں جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ اس کا احسان ہم پر اور ہمارے
آبائنا، وما كان جزاء الإحسان إلا أن ندعو لها فى الدنيا دعاء الخير
باپ دادوں پر ہے اور احسان کا عوض بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم اس کی دنیا کی خیر اور
والإقبال وفوز المرام، ونسأل اللّٰه لعُقباها أن تُرزَق توحيد الإسلام،
اقبال کے لئے دعا کریں اور اس کے عقبٰی کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ مانگیں کہ اسلامی توحید کی راہ اس کے
وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة المليك العلّام، وتعرف الرب الذى
نصیب کرے اور حق کی راہوں پر چلے اور اس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتیں جانتا ہے اور اس رب کو
أحدٌ صمدٌ ما ولد وما وُلِد، وتُعطَى نعماء أبد الآبدين.
پہچانے جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اس کو ابدی نعمتیں ملیں۔

فألّفتُ كُتبًا وحرّرتُ فى كل كتاب أن الدولة البريطانية مُحسنة
سو میں نے کئی کتابیں تالیف کیں اور ہر یک کتاب میں میں نے لکھا کہ دولت برطانیہ مسلمانوں کی محسن ہے
إلى مسلمى الهند وتنتجعها ذرارى المسلمين، فلا يجوز لأحد منهم أن
اور مسلمانوں کی اولاد کی ذریعہ معاش ہے۔ پس کسی کو ان میں سے جائز نہیں جو اس پر
يخرج عليها ويسطو كالباغين العاصين، بل وجب عليهم شكرُ هذه
خروج کرے اور باغیوں کی طرح اس پر حملہ آور ہو بلکہ ان پر اس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور
الدولة وإطاعتها فى المعروف، فإنها تحمى دماء هم وأموالهم وتحفظهم
اس کی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانوں کے خونوں اور مالوں کی حمایت کرتی ہے اور
مِن سطوة كل ظالم، وقد نجّتْنا من أنواع الكروب وارتجاف القلوب،
ہریک ظالم کے حملہ سے ان کو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمیں اسی نے بے قراریوں اور دل کے لرزوں
فإن لم نشكر فكنا ظالمين. فالشكر واجب علينا دينًا وديانة، ومن
سے بچایا سو اگر شکر نہ کریں تو ظالم ٹھہریں گے۔ پس شکر ہم پر از روئے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص

﴿۳۰﴾

لا یشکر الناس مَا شکر اللّٰہ، واللّٰہ یحب المقسطین. وإنّا لن ننسی

آدمیوں کا شکر نہیں کرتا اس نے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا انہیں کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم

أیّامًا وأزمنة مضت علینا قبلها، وواللّٰہ ما کان لنا أمنٌ فیها إلی دقیقتین

ان دنوں اور ان زمانوں کو بھول نہیں گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہم پر گذرے اور بخدا ہمیں ان وقتوں میں دو منٹ بھی

فضلًا عن یوم أو یومین، وکنا نُمسی ونصبح متخوّفین.

امن نہیں تھا چہ جائیکہ ایک دن یا دو دن ہو اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تھے۔

فأشعتُ تلک الکتب المحتویة علی تلک المضامین فی کل

سو میں نے اس مضمون کی کتابوں کو شائع کیا ہے اور تمام لوگوں میں ان کو شہرت دی ہے اور ان

دیار وفی أناس أجمعین، وأرسلتها إلی دیار بعیدة من العرب والعجم

کتابوں کو یعنی دور دور کی ولایتوں میں بھیجا ہے جن میں سے عرب اور عجم اور

وغیرها، لعل الطبائع الزایغة تکون مستقیمة بمواعظها، ولعلّها تکون

دوسرے ملک ہیں تا کہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے براہ راست آ جائیں اور تا کہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا

صالحة لشُکر الدولة وامتثالها، وتقلّ غوائل المفسدین، ولعلهم

شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تا کہ

یعلمون أن هذه الدولة محسنة إلیهم فیحبونها طائعین. هٰذا عملی

وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ ان کی محسن ہے اور محبت سے اس کی اطاعت کریں۔ یہ میرا کام اور

وهذه خدمتی، واللّٰہ یعلم نیّتی، وهو خیر المحاسبین. وما فعلت

یہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ کرنے والا ہے اور مَیں نے یہ کام

ذلک خوفًا من هذه الدولة أو طمعًا فی إنعامها وإکرامها، إن فعلتُ إلّا

گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور نہ اس کے کسی انعام کا امید وار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض لِلّٰہ اور

للّٰہ وامتثالا لأمر خاتم النبیین. فإن نبیّنا وسیّدنا ومولانا حبیب اللّٰہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولا نے جو خدا کا پیارا

وخليله محمدن المصطفٰى صلعم قد أمرَنا أن نثنى على المنعِمين، ونشكر
اور اس کا دوست محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم ان کی تعریف کریں جن کے ہم نعمت پروردہ
المحسنين، فلأجل ذلك شكرتها ونصرتها ما استطعتُ، وبثثتُ مِنَنَها
ہیں اور ان کا ہم شکر کریں جن سے ہمیں نیکی پہنچی ہو پس اسی وجہ سے میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک
وأشعتُها فى كل بلدة مِن مُلكنا المعلوم إلى بلاد العرب والروم، وحثثتُ
بن پڑا اس کی مدد کی اور اس کے احسانوں کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شائع کیا اور لوگوں کو اٹھایا کہ تا اس
الناس على إطاعتها. ومن كان فى شك فليرجع إلى كتابى البراهين، وإن
کی فرمانبرداری کریں اور جس کو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اس کے
لم يكفِ لِشَكِّه فلينظر كتابى التبليغ، وإن لم يطمئن فليقرأ كتابى الحمامة، ﴿۳۱﴾
شک کے دور کرنے کے لئے کافی نہ ہو تو پھر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ کرے اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر
وإن بقى مع ذٰلك شك فليُفكّر فى كتابى الشهادة، وليس حرام عليه أن
میری کتاب حمامۃ البشریٰ کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں غور
ينظر فى هذه الرسالة أيضا ليتضح عليه كيف أعلنتُ بصوت عالٍ فى منع
کرے اور اس پر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تا کہ اس پر کھل جائے کہ میں نے کیونکر بلند آواز سے کہہ دیا
الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين.
ہے کہ اس گورنمنٹ سے جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں۔
فلو كنتُ عدوًّا لهذه الدولة لفعلتُ أفعالًا خلاف ذلك، وما
پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتے اور
أرسلتُ هذه الكتب وهذه الاشتهارات إلى ديار العرب وبلاد إسلامية،
یہ کتابیں اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ
وما قدّمتُ قدمى لهذه النصائح. فانظروا يا أولى الأبصار، لِمَ فعلتُ
نہ کرتا اور ان نصیحتوں کے لئے آگے قدم نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں

هٰذه الأفعال، ولِمَ أرسلتُ هذه الكتب التى فيها منع شديد من الجهاد
کئے اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے۔
لهذه الدولة فى ديار العرب وفى غيرها من البلاد؟ أكنتُ أرجو إنعاما
ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں کے انعام
من سكان تلك البلاد أو كنت أعلم أنهم يرضون عنى بسماع تلك
کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی
الكلمات ويزيدون فى الأخوّة والاتحاد؟ فإن لم يكن لى غرض من هذه
اور برادری میں ترقی کریں گے سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض
الأغراض، بل كانت النتيجة البديهة سخط القوم وغضبهم علىَّ وطَعْنَهم
نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی تیز زبانی کے
بالألسنة الحِداد، فبعده أىُّ شىء حملنى على ذلك؟ أكانت لنفسى
ساتھ طعن تھے سو اس کے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے
فائدة أخرى فى إرسال تلك الكتب إلى ديار ليست داخلة تحت
ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے
الحكومة البريطانية، بل هى ممالك الإسلام ولهم خيالات دون ذلك
بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا
كما لا يخفى على الخواص والعوام؟ فإن كانت فائدة مخفية فليُبيّن لى مَن ﴿۳۲﴾
اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اعتراض کرنے والا ہے اس فائدہ کو
كان من المرتابين والمعترضين علىَّ إن كان من الصادقين. حاشا، ما كانت
بیان کرے اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا
فائدة من غير إظهار الحق. بل إنى سمعت أن أقوالى هذه قد أحفظتُ
بلکہ میں نے سنا ہے کہ یہ میری باتیں اور یہ تحریریں

بعضَ العلماء، وكفّروني كالجهلاء، فما باليتُهم بعد تفهُّم الحق

بعض علماء کے غضب ناک ہونے کا موجب ہوئیں اور جہالت سے مجھے کافر ٹھہرایا سو میں نے حق کے سمجھنے کے بعد اور

وانكشاف طريق الاهتداء، ورأيت أن هذا هو الحق فبيّنتُها ولو كان

ہدایت کا رستہ کھلنے کے پیچھے ان کی کچھ بھی پروانہ کی اور میں نے دیکھا کہ یہی حق ہے سو میں نے بیان کر دیا اگرچہ میری

قومي كارهين. فإذا ثبت خلوصي إلى هذا المقدار، و برهنتُ عليه

قوم کراہت کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا خلوص اس گورنمنٹ سے اس قدر ثابت ہوا اور میں نے اس قدر دلائل سے اس کو

بقدرٍ كافٍ لأولي الأبصار، فمن يظن ظن السوء في أمري بعد إلا الذي

ثابت کر دیا جو دانشمندوں کے لئے کافی ہیں پس جو شخص اس کے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت

خبُث عِرقه كالفُجّار، وتدرّبَ بالشرّ واللَّذُعِ والأَبُرِ وسِير الأشرار،

اور بجز ایسے شخص کے جس کی عادت میں نیش زنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو در حقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو

وترَك سِير الصالحين.

پسند کرتا اور نیک بختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔

وما كان تأليفي في العربية إلا لمثل هذه الأغراض العظيمة، ولم

اور میرا عربی کتابوں کا تالیف کرنا تو انہیں عظیم الشان غرضوں کے لئے تھا اور میری کتابیں عرب کے لوگوں کو

يَخُلُ تنتاب العربيِّين كتبي حتى رأيت فيهم آثار التأثير، وجاءني بعض منهم

برابر پے در پے پہنچتی رہیں یہاں تک کہ میں نے ان میں تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس آئے اور بعضوں

وراسلني بعض، وبعضهم هجّنوا، وبعضهم صلُحوا ووافقوا كالمسترشدين.

نے خط و کتابت کی اور بعضوں نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آ گئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کہ طالبوں کا کام ہے۔

وإني صرفتُ زمانا طويلا في هذه الإمدادات حتى مضت عليَّ

اور میں نے ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس

إحدى عشر سنة في شغل الإشاعات، وما كنت من القاصرين. فلي

انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں نے کچھ کوتاہی نہیں کی۔ پس میں

أن أدّعی التفردَ فی هذه الخدمات، ولی أن أقول إننی وحید فی هذه
یہ دعویٰ کرسکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں ان
التأییدات، ولی أن أقول إننی حِرزٌ لها وحصنٌ حافظٌ من الآفات، وبشّرنی ﴿۳۳﴾
تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو
ربی وقال ما کان اللّٰہ لیعذّبهم وأنت فیهم. فلیس للدولة نظیری ومثیلی
آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو۔ پس اس گورنمنٹ کی
فی نصری وعونی، وستعلم الدولة إن کانت من المتوسّمین.
خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر اور مثیل نہیں عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔

وأمّا الذین دخلوا فی الملة النصرانیة تارکین دین الإسلام،
مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم ان کو
وباعدین عن ظل خیر الأنام، فما نجدهم قائمین لخدمة الدولة
ایسے نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ
والمخلصین لهذه الحضرة، بل نجدهم مداهنین منافقین، وما دخلوا
وہ مداہنہ اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا اپنی
أکثرُهم فی دینهم إلا لیستطبّوا لوجعِ الجوع، ولیُفعِموا کأس الولوع،
درد گرسنگی کا علاج کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ تتر بتر
فسینتشرون ذات بُکرة إذا رأوا أنهم أُخرجوا من روض الرتوع، ویعجبون
ہو جائیں گے جب دیکھیں گے چراگاہ سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے
الناس من وشک الرجوع. ونحن نراهم مذ أعوام مناجین للإخفار کلئام،
سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو ان کو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار
ولا نجد فیهم شیئا من الأوصاف إلا عشق الصَّعُف والصِّحاف وإلْفِ الجیفة
ہیں اور ہم ان میں بجز اس کے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانوں کے جو پیالوں میں بھرے ہوئے ہوں

کالغُداف، وما نجدهم إلا مترَفین، وسیعلم الدولة البریطانیة کم منهم
عاشق ہیں اور دنیا کے مردار کے ایسے دوست ہیں جیسے کوا۔ اور ہم ان کو جانتے ہیں کہ دنیاوی نعمتوں نے ان کو بے راہ
من المخلصین الصادقین. ووالله إنّا نشاهد بأعیننا أن أکثرهم قد خرجوا
کر دیا ہے اور عنقریب گورنمنٹ انگریزی جان لے گی کہ کس قدر ان میں مخلص صادق ہیں اور بخدا ہم اپنی آنکھوں سے
من الإسلام ودخلوا فی النصاری من التکالیف النفسانیة وأثقال الدَّین
مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اکثر ان میں سے محض تکالیف نفسانیہ اور قرض کے بوجھ
ولَهَبِ الأجوفَین، وکان المسلمون مطّلعین علی عَرِّهم وشَرِّهم، فمّا ﴿۳۴﴾
اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ میں داخل ہوئے
بالوهم لاطّلاعهم علی سبب مفرّهم، فتوجهت هذه الطائفة إلی قسّیسین
اور مسلمان لوگ ان کی حرص کی خارش اور ان کی شرارتوں سے مطلع تھے پس انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی سو یہ لوگ پادریوں کی
بما رأوا بصیصَ إقبالهم وزینة دنیاهم وکثرة مالهم، ومع ذلک
طرف متوجہ ہوئے کیونکہ انہوں نے ان کے اقبال کی چمک دیکھی اور ان کی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور
وجدوهم غافلین من مقاصدهم کحمقی، وحسبوا الأدیار بُقعة النوکَی،
باایں ہمہ ان کو اپنے اصلی مقاصد سے غافل پایا ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہیں اور انہوں نے گرجاؤں کو ایک
فتمایلوا علیها خادعین. وما کان لمسلمی دیارنا أن یربّوا تلک
بے وقوف لوگوں کا مکان سمجھ لیا سو وہ ان کی طرف دھوکہ دینے کی نیت سے جھک پڑے اور ہمارے ملک کے مسلمان
الکسالی، ویکفلوهم فی مآکلهم ومشاربهم ولبوسهم ویترکوهم
ایسے سست اور کاہل لوگوں کی پرورش نہیں کر سکتے تھے اور یہ نہیں ہوسکتا تھا کہ ان کے کھانے پینے اور پہننے کے مصارف
معذورین مستریحین کالحبالی، ویحملوا نفقاتهم علی أنفسهم، ویترکوهم
اپنے ذمہ اٹھالیں اور ان کو حملدار عورتوں کی طرح معذور سمجھ کر آرام کرنے دیں اور تمام خرچ ان کے اپنے ذمہ کرلیں
لیأکلوا ویتمتعوا فارغین، فإن المسلمین قوم ضعفاء مُعسِرین، ولا
اور ان کو صرف کھانے پینے کے لئے فارغ چھوڑ دیں کیونکہ مسلمان ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور ان کے مالوں میں اس قدر

یَفضُل عنهم ما یصرفون إلی غیرهم، فمن أین و کیف یُفعِمون وِعاءَ
بچت نہیں ہوتی جو کسی دوسرے کو دیں پھر کہاں سے اور کیونکر نکمے لوگوں کے برتن بھر سکیں سو مرتد عیسائیوں
البطّالین؟ فلما رأوا أن أهل الإسلام لا یحملون أثقالهم ولا یبالون
نے جب دیکھا کہ مسلمان ان کے بوجھوں کو اٹھا نہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پروا نہیں رکھتے تو
إقلالهم، توجّهوا إلی قسیسین مصطادین.
شکار ڈھونڈھتے ہوئے پادریوں کی طرف دوڑے۔

فاجتمعوا فی الکنائس مِن داء الذئب والخَوَی المذیب طمعًا
سو گرجاؤں میں بھوک کی وجہ سے جو گلاتی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ ان کے مالوں کے لالچ اور
فی أموالهم، وطموحًا إلی إقبالهم، وأخذوا یسرّونهم بإغلاظ الکلام
ان کے اقبال پر نظر دوڑانے سے ظہور میں آیا اور پھر انہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت
فی شأن خیر الأنام، ویُطرِفون فی التوهینات واختراع الاعتراضات،
اور نئے نئے درشت کلمے استعمال کر کے پادریوں کو خوش کرتے اور نئی نئی قسم کی اہانتیں اور اختراع اور اعتراض ان
لیُروهم أنهم متنفرین من الإسلام وفی التنصر متشددین، ولیحصل
کے لئے بناتے تا کہ ان کو دکھلاویں کہ وہ اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب میں بڑے پکے ہیں اور تا کہ ان بے ادبی کی
لهم قُربتهم بوسیلتها ولیقضوا أوطارهم بتوسطها ویکونوا فی أعینهم
باتوں سے ان کے خاص مصاحب بن جائیں اور ان کے توسط سے اپنی حاجتیں پوری کریں اور ان کی آنکھوں میں
صالحین متنصّلین. وکذلک صابت سهامهم وحصل مرامهم، فتریٰ
پرہیزگار اور صالح دکھائی دیں اسی طرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگے اور ان کی مرادیں بر آئیں پس تو دیکھتا
کیف اصطادوا أکابرهم ونهبوا أموالهم وختلوا جُهّالهم، فأحبّوهم ﴿۳۵﴾
ہے کہ کیونکر انہوں نے اپنے بڑوں کو شکار کیا اور کیونکر ان کے جاہلوں کو دھوکے دیئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور
وأحسنوا إلیهم کأنهم فوج المتقین. وفرضوا لهم فی صدقاتهم حصّةً
ان پر احسان کئے گویا یہ ایک پرہیزگاروں کی فوج ہے۔ اور ان کے لئے اپنے خیراتی مالوں میں حصے ٹھہرا دیئے

وجعلوا لهم وظائف، فيأخذ كل أحد منها ويأكلها بطّالا ضُجَعةً نُوَمةً،
اور وظیفے مقرر کر دیئے پس ہر ایک کرشٹان ان میں سے لیتا ہے اور محض نکما لیٹے سوتے اس مال کو کھاتا ہے
وتراهم كيف يتبخترون بالارتداد كتبختُرِ المطلَق من الإسار،
اور تو دیکھتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونے کی حالت میں وہ لٹکتے پھرتے ہیں جیسے قیدی قید چھوڑ کر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور
ويهتزّون هزّة الموسِر بعد الإعسار، ويُتلِفون أموال الناس متنعمين.
ایسے خوشی کر رہے ہیں جیسے وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکھتا ہے اور لوگوں کا مال عیاشی میں اڑا رہے ہیں۔
فليت شعرى لو بُنِيَتْ من هذه الأموال التى تُسكَبُ كالماء فى تنعّمات
کاش اس مال سے جو ناپاک دلوں کی عیاشی کے لئے پانی کی طرح بہایا جاتا ہے کوئی پل دریا کے عبور
السفهاء جسرٌ للعابرين أو خانٌ للمسافرين، لكان خيرًا وأولى وأنفع
کرنے والوں کے لئے بنایا جاتا یا مسافروں کے لئے کوئی سرا تیار کی جاتی تو بہت ہی مناسب اور بہتر
للناس مِن أن يُبذَل على هذه الطائفة مَظاهرِ الخنّاسِ التى أتلفتْ نفائسَ
اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تھا بہ نسبت اس کے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال خرچ ہوتا ایسا طائفہ
أموال الناس فى الخَضْم والقَضْم، وما مسَّهم فكرُ الدنيا ولا فكر
جس نے کھانے چبانے میں لوگوں کے نفیس اور عمدہ مالوں کو ناحق کھو دیا اور ان کو دنیا اور آخرت کا فکر چھو
الآخرة، وما أخرجهم من الإسلام إلا أسباب معدودة، وأكبرها كثرة
بھی نہیں گیا اور ان کے دین اسلام سے مرتد ہونے کا بڑا باعث کثرت حمق
الحمق وقلة التدبّر. ثم مع ذلك سببُ ارتداد الأكثر منهم اضطرامُ
اور قلت تدبر ہے اور پھر باوجود اس کے ان میں اکثر مرتد ہونے کا سبب بھوک کی آگ کا بھڑک
الأحشاء والاضطرار إلى العَشاء، وشُحُّ مطائبِ الطعام، وحرصُ كأس
اٹھنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بے قرار ہونا اور اچھے اچھے کھانوں کا لالچ اور شراب کی حرص
المُدام، والرغبةُ فى الغِيد، والتوقُ إلى الأغاريد، والميلُ إلى مغاداة
اور نازک اندام عورتوں کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتوں کو دیکھنے کے لئے صبح کو

الغادات ومقاناة القينات وغيرها من الهنات، فسقطوا لأجل ذلک
جانا اور گانے بجانے والی عورتوں سے میل ملاپ رکھنا اور ایسا ہی اور بری خصلتیں پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بھرے
على الدنيا بالقلب الشحيح، كالذباب على المخاط والقيح، وكانوا
ہوئے دل کے ساتھ دنیا پر گرے جیسے مکھی پیپ اور رینٹھ پر گرتی ہے اور عاقبت سے
من العقبٰى غافلين. ما بقى لهم شغل من غير شرب الصهباء، وإسبال ﴿۳۶﴾
بالکل غافل رہے اور ان کو بجز اس کے اور کوئی شغل نہیں رہا کہ شراب پیویں اور ناز نخرے کے ساتھ
ثياب الخيلاء، وأكل الخبز السميذ، ومَلْءِ قِرب البطون بكأس
لٹکتے ہوئے کپڑے پہنیں اور میدے کی روٹی کھاویں اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالوں کے ساتھ بھریں
النبيذ، وتوهين المقدّسين. أرى المُدام سكنهم، والغبوق خدينهم،
اور پاک لوگوں کی توہین کرتے رہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ دوست آرام دہ ان کا خمر ہے اور آدھی رات کی شراب ان کا
والبطن دينهم، ونسوا عظمة اللّٰه مجترئين.
دلی اور اندرونی یار ہے اور پیٹ ان کا دین ہے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی عظمتوں کو دلیری سے بھلا دیا ہے۔
لا تتحامٰى لُسُنُهم من الزور والدجل والمَين، ولا يتقون دَرَنَ
ان کی زبانیں جھوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہیں کرتیں اور نہ دروغگوئی کی میل سے
الكذب والشَّين. هذه أعمالهم ثم يسُبّون المعصومين. نسوا الآخرة،
بچنا چاہتے ہیں۔ یہ ان کے عمل ہیں پھر معصوموں کو گالیاں نکالتے ہیں آخرت کو بھلا دیا
وفرغوا مِن همّها بما غرَّهم الكَفّارةُ، وغلبت عليهم النفسُ الأمّارة. يأكلون
اور کفارہ کے دھوکہ سے معاد کی فکر سے فارغ ہو بیٹھے اور نفس امارہ ان پر غالب آ گیا جو چاہتے ہیں کھاتے ہیں
ما يشاءون، ويقولون ما يريدون، لا يعرفون أوصاف الإنصاف، ويرتضعون
اور جو دل میں آتا ہے بول اٹھتے ہیں انصاف کی صفتوں سے ناشناسا اور
أخلاف الخِلاف. وما حملهم على ذلک إلا النفس التى كانت
مخالفت کی چھاتیوں کا دودھ پی رہے ہیں اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے ان کو آمادہ نہیں کیا بجز ان کے نفس کے

خليعَ الرسن، مديدَ الوسن، فمالوا عن الحق إلى الباطل، وتركوا أصحاب
جو کھلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک گئے اور داہنے ہاتھ کی طرف والوں
اليمين. لِم لا ينهاهم أكابرهم عن المنكرات، ولِم لا يمنعونهم مِن نقل
کو چھوڑ دیا۔ ان کے اکابر کیوں ان کو بُری باتوں سے منع نہیں کرتے اور کیوں گناہوں کی طرف قدم اٹھانے سے
الخُطُوات إلى خِطط الخطيّات، ولِم يتركونهم فارغين؟ فعندى من
منع نہیں فرماتے اور کیوں ان کو فارغ بٹھا رکھا ہے۔ سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات ان
الواجبات أن تُكتَب عليهم خدماتٌ تناسبُ قومَ كل أحد وحرفةَ كل أحد.
پر مقرر کی جائیں جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے ان کے مناسب حال ہوں پس چاہیئے کہ نجّار کو تو تیشہ دیا جائے اور
فليُعطِ للنجّار فاسًا، وللطارق النفّاشِ مِنْسجا جِرفاسا، وللحجّام مِشْراطا
دُہنے کے لئے ایک مضبوط دھنکی (پنجن) اور نائی کو نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد ہوتا کہ ہر یک شخص
وموسٰى، وللعصّار معصرة عظمٰى، لكى يشتغل كل أحد منهم بما هو أهله،
ان میں سے اس کام میں مشغول ہو جائے جس کا وہ اہل ہے اور تا کہ اس انتظام سے ہر ایک ان میں سے فضول
ويمتنع مِن كل فضولٍ ولغوٍ وتأثيم، ولكى يستريح الخلق من شرهم، ﴿۳۷﴾
گوئی اور بے ہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائے تا کہ خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو ان کی شرارت اور
وعبادُ اللّٰه من أذاهم، وفى ذلك نفع عظيم لأكابرهم المغبونين.
ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام میں ان کے اکابر کو جو زیاں رسیدہ ہیں بہت ہی نفع ہے۔

وأمّا هذا الرجل الذى صال علىَّ، فما صال إلا لحاجةٍ ألجأتُه
اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حملہ کیا سو اس نے صرف اس اضطرار کی وجہ سے حملہ کیا ہے جو اس کو پیش آئے
إلٰى ذٰلك، وهو أنه عجِز عن جوابِ سؤالاتٍ قد أوردناها عليه وعلى
اور وہ یہ ہے کہ وہ ان سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہم نے ایک مباحثہ میں جو ان میں اور ہم میں
رفقائه فى مباحثةٍ كانت بيننا وبينهم، وتبيّنَ أنهم على الباطل
تھا اس پر اور اس کے رفیقوں پر کئے تھے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل

وفی ضلال مبین. فتندّمَ غایةَ التندّم، واضطر کمذبوح واعتاص الأمر

اور کھلی کھلی گمراہی میں ہیں۔ پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور ایسا بے قرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اس پر کام

علیه، فما رأی طریقا یُرضی به قومه إلا طریق البهتانات، فاختاره لیستر

مشکل ہو گیا پس اس کو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر ایک بہتان کا طریق کھلا تھا سو اس کو اس نے

عُواره بتلک المفتریات. فأُشرِبَ فی قلبه أن یستمدّ بوشائه من أهل

دروغ آراستہ ۱۲

اختیار کر لیا تا وہ ان مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اس کے دل میں یہ خیال رچ گیا کہ سرکار انگریزی کے حکام اور اہل

الحکومة والولایة، ویریش بکلمات الشر نَبْلَ السعایة، لعلهم یصلبوننی

حکومت سے بذریعہ اپنی جھوٹی مخبری کے اس کام میں مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت کی باتوں کو پر لگاوے تا کہ

أو یقتلوننی، ویعلو أمر قوم متنصّرین. فمنشأ تحریراته هذه الخطرات

حکام مجھ کو پھانسی دے دیں یا قتل کر دیں اور اس طرح سے یہ کرشٹان لوگ غالب آ جائیں۔ سو اصل موجب ان تحریرات کا یہ

المنسوجات لا غیرها، وما اختار هذا إلا لعدم علمه بمراحم الدولة

دلی منصوبے ہیں اور کوئی اور سبب نہیں اور اس نے اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس گورنمنٹ

علینا وحقوق مخزونةٍ لدیها ولدینا. وقد تَهادَینا بأمور تزید الوِفاقَ،

کی کیسی مہربانیاں ہم پر ہیں اور کیسے باہمی حق ان کے پاس اور ہمارے پاس ہیں اور ہم نے ایسے امور ایک دوسرے کو بطور

وتُخرج من القلوب النفاقَ. فلیس علی سمائنا الغمامُ الیعزوه إلی ظلامِ

ابر

ہدیہ دیئے ہیں جو موافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور نفاق کو دور کرتے ہیں سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہیں تا کوئی نکتہ چین اس کو

النمّامُ، ولیس فی کنانتنا مرماة واحدة لنخاف المناضلین. وما رأی هذا

اندھیرے کی طرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش میں صرف ایک ہی تیر نہیں تا ہم مخالف تیر اندازوں سے ڈریں۔ اور اس

المتجنّی الغبیّ أن الدولة البرطانیة فهیمة مدبّرة تعرف کل کلمة وما ﴿۳۸﴾

خطا جُو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہے ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اس کے نیچے ہے

تحتها، وتفهم کل افتراء وأهله، ولا تتبع رأی کل قَتّاتٍ ضَنینٍ. فما کان

پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اس کے اہل کو سمجھ جاتی ہے اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس

لأحد أن يدلّى بغرورٍ هذه الدولةَ أو يخدعها، فإنها تعرف الخائن
کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دھوکا اور فریب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل
القتّاتَ، والدُّخُلُلَ الكاذبَ المِقتاتَ، ولا تشتعل كالمخدوعين، بل
بیجا دینے والا اور جھوٹی مخبری کرنے والا ہو خوب پہچانتی ہے اور دھوکا کھانے والوں کی
تُهجِّمُ عِقابَها على المفترين، وتحملق إلى الذين يسطون على الضعفاء
طرح نہیں بھڑکتی بلکہ اس کی عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور ان کی نظر عتاب ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر
ولا تترُكُنُ سِيَرَ الظالمين. فالحجة التى تُبرِّئنا من وشاية هذا الرجل
حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتے۔ پس وہ حجت جو اس شخص کی مخالفانہ مخبری سے ہم کو بری کرتی اور اس کی
وتُنقِذنا من إبرامه وتُبعِد عليه نيلَ مرامه، فهو ما ذكرنا آنفا. والله يعلم
مضبوطی فریب سے ہم کو نجات دیتی ہے اور اس کو اپنے مقصود سے ناکام رکھتی ہے سو وہی دلائل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں
أنّا نحن براءٌ من هذه البهتانات، بل نحن مستحقون أن تُسبِغ الدولة
اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم ان بیجا الزاموں سے بری ہیں بلکہ اس بات کے مستحق ہیں جو سرکار
علينا مِن أعظم العطيّات، وتجزى جزاءً خيرًا بمزاياها وتعيننا عند
انگریزی اپنے کامل انعام سے ہم کو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کام کی جزا بڑھ کر دیوے اور ضرورتوں
الضرورات، وتحسبنا من المحسنين. هذا هو الأمر الذى ليس فيه
کے وقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنے احسان کرنے والوں میں سے خیال کرے۔ یہ وہ بات ہے جس میں ایک ذرہ کے برابر
تفاوتٌ مثقال ذرّة ويعلمه العالمون. ولكن ليس عندنا علاج الواشى
فرق نہیں اور جاننے والے اس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا
الوقيح والزُّمَّحِ المَضِيح، وقد قلنا كلَّ ما هو مَدْحَرة الكاذبين.
اور سفلہ اور عیب ڈھونڈھنے والا ہو اور ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جن میں ان جھوٹوں کا رد ہے۔

وأمّا ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوى، أعنى صاحب جريدة الإشاعة
اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکھی ہے یعنی محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنۃ کی

محمد حسین، وقولُه إنه نِعْمَ الرجل ویستحق التحسین، فما نفهَم
اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بھید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت
سرَّ هذا الأمر ونتعجّب غایة التعجّب، کیف أثنی علیه الرجلُ الذی
متعجب ہیں کہ کس طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا
یسُبّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ولا یرضی عن مؤمن الذی
ہے اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو محبّ رسول اللہ ہو اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے
یحب رسول اللّٰه، وَ یشتم نبیَّنا وسیدنا صلی اللّٰه علیه وسلم ﴿۳۹﴾
کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں اور ہم تعریف سے
بکلمات ترتجف منها قلوب المسلمین. وما ننکر هذا الثناء، لعلّ
انکار نہیں کرتے شاید شیخ بٹالوی کرشٹانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا
البطالوی یکون عند المتنصّرین هکذا، ولعله نطق بکلمةٍ سرّتْ
ہے جو دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہیں دیکھتے جو اس بارے
أعداءَ رسولِ اللّٰه، ولکنا ما نرٰی أن نتکلم فی هذا ولا نطوّل الکلام
میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے اور ہر یک اپنے قول سے پکڑا
فیه، وکل أحد یؤخذ بقوله، واللّٰهُ یری عباده الصالحین والطالحین.
جائے گا اور خدا تعالیٰ نیک بختوں اور بدبختوں کو دیکھ رہا ہے۔

وأما قول هذا الواشی وزعمه کأنی أرید ملکوتًا فی الأرض أو
اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر بننے
إمارة فی القوم، فإن هی إلا افتراءٌ مبین. ونُشهد کل من یسمع أنّا لسنا
کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افترا ہے۔ اور ہم ہر ایک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا
طالبی ملکوت الأرض، ولا نرید إمارة هذه الدنیا وزینتها الفانیة، إن نرید إلا
کی بادشاہت کے طالب نہیں اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس دار فانی کی زینت کے خواہشمند ہیں ہم صرف

ملكوت السماء التى لا تنفد ولا تفنى ولا تنقضى بالموت. ولا نطلب
اس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جس کا انجام نہیں اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہوسکتی ہے
قهر الناس بالحكومة والسياسة والقضاء ، بل نطلب عزيمةً قاهرة
اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمانروائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں
الأهواء فى الرّضاء المولٰى الذى هو أحكم الحاكمين. وليس أصولنا
جو رضائے مولیٰ احکم الحاکمین کے لئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد اور
إشاعة الفساد والطلاح والتبار، بل ندعو إلى الصلح والصلاح وطريق
بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور نکوکاروں کے طریق کی طرف
الأبرار، ونريد أن يتوب الخلق توبة الأخيار، وأعظم مدّعائنا أن يطلب
بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ایسی توبہ کریں جس طرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ
الناس حقيقةَ الإيمان، ويرغبوا إلى فهم دقائق العرفان، ويكثر التراحم
لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کی طرف رغبت کریں اور باہم رحم اور مہربانی ان میں
والتحنّن فيهم، وينتهوا من السيّئات وأنواع الهنات، فنجتهد لتحصيل
زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رک جائیں سو ہم ایسے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے
هٰذا المقصد بالمواعظ الحسنة، والدعاء والنظر والهمّة. هذه أصولنا، فمن ﴿۴۰﴾
مواعظ حسنہ اور دعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اس کے
عزا إلينا خلاف ذٰلک فقد افترى علينا. وما أقامنا على هذا إلّا الربّ
برخلاف ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اس نے ہم پر افترا کیا اور ہمیں اس بات پر صرف اللہ تعالیٰ
الذى يرسل نوره عند غلبة الظلام، ويبدى دواءً عند كثرة السقام،
نے قائم کیا ہے وہ خدا جو اندھیرے کے وقت اپنا نور بھیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کے وقت دوا ظاہر کرتا ہے
وينجّى عباده المضطرين. ولا شک أن الفتن قد كثرت فى الأرض
اور اپنے بندوں کو بے قراری کی حالت میں بچالیتا ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ فتنے زمین پر بہت بڑھ گئے ہیں

وصعدت الأدخنة إلى السماء ، وهبّت رياح مفسدة مبيدة من كل
اور بہت سے دخان آسمان کی طرف چڑھے ہیں اور بگاڑنے والی اور ہلاک کرنے والی ہوائیں ہریک طرف اور
طرفٍ إلى أقصى الأرجاء ، ولو فصّلنا هذه الفتن كلها لاحتجنا إلى
ہریک ناحیہ سے چلی ہیں اگر ہم ان تمام فتنوں کی تفصیل کرنا چاہیں تو ہمیں کئی کتابیں لکھنے کی طرف حاجت
المجلّدات، وأبكينا كثيرا من الباكين والباكيات، وزلزلْنا أقدام
پڑے گی اور ہم کئی مردوں اور عورتوں کو رلائیں گے اور سننے والوں کے قدم ہلائیں گے
السامعين. وأنتم تعلمون أن لكل داءٍ دواءٌ ، ولكل ظلام ضياءٌ ، فأراد
اور آپ جانتے ہیں کہ ہر یک بیماری کی ایک دوا اور ہریک اندھیرے کے واسطے روشنی
ربى أن ينير الدنيا بعد ظلماتها، واللّٰه يفعل ما يشاء ، أ أنتم تنكرونه
ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دنیا کو اندھیرے کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو! تمہیں اس سے
يامعشر العاقلين؟ ومع ذلك لسنا نميس كالأمراء ، بل نحن نمشى
کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیروں کی طرح ناز سے نہیں چلتے بلکہ
فى الطِّمُر كالفقراء ، ولا نجرّ ثوب الخيلاء ، ونشكر القيصرة
ہم فقیروں کی طرح پھٹے پورانے کپڑوں میں چلتے ہیں اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہیں چاہتے اور قیصرہ اور اس
وحكامها على ما أحسنوا إلينا فى أيّام الضرّاء ، وندعو لها صدقا
کے حکام کا ان کے ان احسانوں کی وجہ سے شکر کرتے ہیں جو سختی کے زمانوں میں ہم نے دیکھے ہیں اور قیصرہ کے لئے
وحقا ونرسل إليها هدية الدعاء ، وندعوها بقول ليّن إلى الإسلام
ہم صدق دل سے دعا کرتے ہیں اور دعا کا ہدیہ اس کو بھیجتے ہیں مگر یہ بات ہے کہ ہم اس کے مذہب پر راضی نہیں ہیں
لتدخل فى نعماء أبد الآبدين. بيد أننا لا نرضى بمذهبها، ونحسب
اور ہم جانتے ہیں کہ وہ خطا کاروں اور گمراہوں کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اس کو اسلام کی طرف بلاتے
أنها من الخاطئين الضالين. وأعجبَنا أنها مع كمال حزمها ولطافة
ہیں تا کہ وہ ہمیشہ کی نعمتوں میں داخل ہو جائے اور ہمیں تعجب ہے کہ ملکہ مکرمہ باوجود اس قدر ہوشیاری کے اور لطافت

فهمها فی أمور الدنیا تعبد عبدًا عاجزًا وتحسبه رب العالمین سبحانه

فہم کے جو اس کو امور دنیا میں حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرے اور اس کو اپنا رب سمجھے حالانکہ وہ حقیقی معبود

لا شریک له، وإن شاء لخلق ألوفا مثل عیسٰی أو أکبر وأفضل منه ﴿۴۱﴾

اور پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اگر چاہے تو ہزاروں عیسٰی بلکہ اس سے افضل اور اعلیٰ پیدا کر دے اور پیدا کر سکتا

ویخلُق، ومن یعلم أسراره؟ فتوبوا واتقوا أن تجعلوا له شرکاء وأْتوه

ہے اور اس کے بھیدوں کو کون جانتا ہے پس ان باتوں سے توبہ کرو کہ اس کا کوئی شریک ٹھہراؤ اور اس کے فرمانبردار

مسلمین. وکیف نظن أن عیسٰی هو اللّٰه وما قرأنا فلسفة یثبت منها أن

بدل بن جاؤ اور کس طرح ہم گمان کریں کہ عیسٰی ہی خدا ہے اور ہم نے تو کوئی ایسا فلسفہ نہیں پڑھا جس سے یہ

رجلا کان یأکل ویشرب ویبول ویتغوّط وینام ویمرض، ولا یعلم

ثابت ہو کہ ایک آدمی کھاتا پیتا بَول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار ہوتا اور علم غیب سے بے بہرہ

الغیب، ولا یقدر علی دفع الأعداء، ودعا لنفسه عند مصیبة مبتهلًا

اور دشمنوں کو دفع کرنے سے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے

متضرّعا من أول اللیل إلٰی آخره فما أجیبت دعوته، وما شاء اللّٰه أن

وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اس کے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اس کو ایک پہاڑ کی

یوافق إرادته بإرادته، وقاده الشیطان إلی جبل فأتبعَه، فما استطاع أن

طرف کھینچ لے جائے اور وہ اس کو روک نہ سکے اور اس کے پیچھے چلا جائے اور یہ بات کہتا کہتا مر گیا ہو کہ اے میرے

یفارقه، ومات قائلا إیلی إیلی لما سبقتنی، ومع ذلک إلٰهٌ وابن إله

خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اور باوجود ان سب نقصانوں کے خدا بھی ہو اور خدا کا بیٹا بھی۔

سبحانه، إن هذا إلّا بهتان مبین.

اللہ جلّ شانہٗ ان عیبوں سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے۔

وإنی رأیت عیسٰی علیه السلام مرارًا فی المنام ومرارًا فی الحالة

اور میں نے بارہا عیسٰی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور بارہا کشفی حالت میں ملاقات ہوئی اور ایک ہی

الکشفیة، وقد أکل معی علی مائدة واحدة، ورأیته مرّة واستفسرتُه مما
خوا ان میں میرے ساتھ اس نے کھایا اور ایک دفعہ میں نے اس کو دیکھا اور اس فتنہ کے بارے میں پوچھا جس میں اس کی
وقع قومه فیه، فاستوی علیه الدهش، وذکَر عظمة اللّٰه وطفِق یسبّح
قوم مبتلا ہو گئی ہے پس اس پر دہشت غالب ہوگئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اس نے ذکر کیا اور
ویقدّس، وأشار إلی الأرض وقال إنّما أنا ترابیٌّ وبریءٌ مما یقولون،
اس کی تسبیح اور تقدیس میں لگ گیا اور زمین کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں تو صرف خاکی ہوں اور ان تہمتوں سے بری
فرأیته کالمنکسرین المتواضعین. ورأیته مرة أخریٰ قائما علی عتبة
ہوں جو مجھ پر لگائی جاتی ہیں پس میں نے اس کو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنے والا آدمی پایا اور ایک مرتبہ میں نے اس کو
بابی وفی یده قرطاس کصحیفةٍ، فأُلقِیَ فی قلبی أن فیها أسماء عباد
دیکھا کہ میرے دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کی طرح اس کے ہاتھ میں ہے سو میرے دل میں ڈالا گیا کہ
یحبّون اللّٰه ویحبّهم وبیان مَرَاتب قربهم عند اللّٰه، فقرأتُها فإذا فی ﴿۴۲﴾
اس خط میں ان لوگوں کے نام درج ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہے اور اس
آخرها مکتوب من اللّٰه تعالیٰ فی مرتبتی عند ربی هو مِنّی بمنزلة
میں ان کے مراتب قرب کا بیان ہے جو عند اللہ ان کو حاصل ہیں پس میں نے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے
توحیدی وتفریدی، فکاد أن یُعرَف بین الناس. هذا ما رأیتُ،
آخر میں میرے مرتبہ کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور
ویکفیک إن کنت من الطالبین. لا یقال إنها رؤیا أو کشف ومن
عنقریب وہ لوگوں میں مشہور کیا جائے گا یہ ہے جو میں نے دیکھا اور یہ تجھے کفایت کرتا ہے اگر تو حق کا طالب ہے۔ یہ کہنا
المحتمل أن یتمثل الشیطان فی مثل هذه الواقعات، فإن الشیطان لا
بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسے واقعات میں شیطان متمثل ہو کر ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی
یتمثل بصورة الأنبیاء، فتقبَّلْ هذا السّرّ الجلیل، ولا تقبل ما قیل.
صورت پر متمثل نہیں ہوتا پس اس بزرگ بھید کو قبول کر اور جو کچھ اس کے مخالف کہا گیا اس کو مت قبول کر

وإنّا قرأنا علیک معارف اللّٰہ، فھل لک أن ترغب الیھا وتکون من الصالحین؟

اور ہم نے تجھ کو معارف الٰہی پڑھ سنائے پس کیا تجھے کچھ خواہش ہے کہ ان میں تو رغبت کرے اور نیکوں میں سے ہو جائے۔

ذکرُ بعض اعتراضات الواشی وردھا

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور اُن کا رد

منھا قولہ أن قسّیسی ھذا الزمان لیسوا بدجّالین. ثم بعد

ان میں سے ایک یہ اس کا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں پھر اس کے بعد اس نے

ذلک حثَّ الحکومۃ البرطانیۃ علی إیذائی، ویشیر إلی أن ھذا

گورنمنٹ برطانیہ کو میرے ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے

الرجل یعتقد أن ھذہ الدولۃ ھی الدجال المعھود وأنہ من الباغین.

کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معہود ہے اور یہ شخص باغی ہے۔

أمّا الجواب فاعلم أننا لا نسمی الدولۃ البریطانیۃ دجالا

سو اس کے جواب میں جاننا چاہیئے کہ ہم اس گورنمنٹ کا نام دجال نہیں رکھتے

معھودا، بل نعلم ونستیقن أن ھذہ الدولۃ محققۃٌ عاقلۃ مفکرۃ فی حقائق

بلکہ ہم یقین رکھتے اور جانتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقائق موجودات میں فکر

الموجودات، وقد رزقھا اللّٰہ مَنّ العلم والحکمۃ والفلسفۃ وأنواع ﴿۴۳﴾

کرنے والی ہے اور خدا نے اس کو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم کی

الصناعات، وحفّتْ بھا لمعاتُ المعقولات، فھی تعرف الترھات،

صناعتوں سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکیں اس کے محیط ہوگئی ہیں پس اسی وجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتوں کو

وتفضّ خَتْمَ سرِّ المزوّرات، ولیست من الذین یرضون بالھذیانات.

خوب پہچانتی اور جھوٹ کے سربستہ راز کی مہر توڑتی ہے اور ان میں سے نہیں جو بے ہودہ باتوں پر راضی ہو جائیں

فكيف يمكن أن تؤمن بهذه الخرافات، بل تحسبها كسَمُرٍ لا أصل له
پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتوں پر ایمان لاوے بلکہ یہ تو اس کو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب
أو كطَيفٍ مركَّب من الخزعبلات، ومع ذلك لا ميل لها أصلاً إلى
پریشان کی طرح اباطیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اس کے اس گورنمنٹ کو دینیات کی طرف کچھ توجہ
الدينيات. وفتَن قلبها حبُّ الدنيا وشوق الحكومات، فهي غريقة في
نہیں اور دنیا کی محبت اور حکومتوں نے اس کے دل کو اپنی طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک
دنياها من الرأس إلى القدم في كل الخطوات، ولا تميل إلى دين، وإذا
دنیا میں غرق ہے اور کسی دین کی طرف اس کو میل نہیں اور اگر کسی وقت میل ہوگی تو
مالت فإلى الإسلام، فلا تقبل إلا هذا الدّين وملّة خاتم النبيّين.
اسلام کی طرف اور صرف دین اسلام کو قبول کرے گی اور ملت خاتم النبیین میں داخل ہوگی۔

وإنّا نرى أنها ترمُقه بعين المحبّ وليست على الضلالة كالمكبّ،
اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کو بنظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگونسار نہیں بلکہ تدبر میں اپنے دنوں کو بسر
بل تزجي أيامها في التدبر، ولا تعرض كالمُتكبّر، وإني أجد آثار رشدها،
کرتی ہے اور متکبر کی طرح کنارہ کش نہیں اور میں اس کے رشد کے آثار پاتا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ وہ جلد
وأظن أنها ستميل إليه ولا يتركها اللّٰه في الغافلين الضالين. وقد دخل من
اسلام کی طرف میل کرے گی اور خدا اس کو گمراہوں اور غافلوں میں نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک طائفہ ان کے
علمائهم في ديننا طائفة من شبان رُوقةٍ وشارة مرموقة، وآخرون منهم
علماء کا ہمارے دین میں داخل ہوگیا جو جوانان خوشرو اور پسندیدہ صورت ہیں اور ان میں سے ایسے بھی
يكتمون إيمانهم إلٰى حين. وإنا نرٰى أن ملكتنا المكرمة مرجوّة الاهتداء،
ہیں جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری ملکہ مکرمہ ہدایت پانے کے لئے امید کی جگہ ہے اور
وقد أعطيتُ لقلبها حُبّ الإسلام وشوق هذا الضياء، وعسى أن
اس کے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خداتعالیٰ اس

يُدخل اللّٰه نور توحيده فى قلب هذه الملكة الزهراء وقلوب أبنائها
ملکہ نورانی وجہ کے دل اور اس کے شہزادوں کے دلوں میں نور توحید ڈال دے اور خداتعالیٰ پر یہ
العقلاء، وليس على اللّٰه بعزيز، بل قدرته صالحة لهٰذه النور، وهو على ﴿۴۴﴾
مشکل نہیں بلکہ اس کی قدرت ایسے ہی کام کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
كل شيء قدير، وإنه يجذب إليه قلوب الطالبين. وكذٰلك نرٰى أن
ہے اور وہ اپنی طرف طالبوں کے دل کھینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے رکن اس
أعاظم أركان الدّولة يميلون إلى التوحيد يومًا فيومًا، وقد نفرت قلوبهم
گورنمنٹ کے دن بدن توحید کی طرف مائل ہوتے جاتے ہیں اور ان کے دل ان عقائد باطلہ سے نفرت
من مثل هذه العقائد الباطلة، ولا يليق بشأنهم أن يعبدوا بشرًا مثلهم فى
کر گئے ہیں اور ان کی شان کے لائق بھی نہیں کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کریں جو انسانوں کی طرح صفات میں
الضعف واللوازم الإنسانية، وكيف وقد أعطاهم اللّٰه أنواع العلوم وحظًّا
اور تمام لوازم انسانیت میں ان کا شریک ہے اور ایسا شرک ان سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے ان کو کئی قسم کے علم عطا کئے ہیں
وافرًا من الفهم والعقل، ولا نجد فى محققى هذا القوم رجلا يرضى بهذه
اور فہم اور عقل عنایت کی ہے اور ہم اس قوم کے محققوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں پاتے جو ان
الأباطيل إلا نادرا كالشعرة البيضاء فى اللّمّة السوداء، وإنّى أعلم أنهم
واہیات باتوں پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کی طرح ہے جو سیاہ بالوں میں ہو اور میں جانتا ہوں کہ
بَيْضُ الإسلام، وستخرج منهم أفرُخ هذه الملّة، وستُصرَف وجوههم
یہ لوگ اسلام کے انڈے ہیں اور عنقریب ان میں سے اس ملت کے بچے پیدا ہوں گے اور ان کے منہ
إلى دين اللّٰه. إنهم قوم يفتّشون كل أمر، ولا يغضّون الطرف من الحق
الٰہی دین کی طرف پھیرے جائیں گے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر یک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکھ
الذى حصحص، ولا يَتَّئِبون من قبول الحق ويطلبون ولا يلغبون
بند نہیں کرتی جو کھل گیا ہو اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہیں کرتی اور ڈھونڈتی ہے اور تھکتی نہیں اور جو

ومن طلب فوجد ولو بعد حين.

ڈھونڈے گا پائے گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد پاوے۔

وأما ما خوّف الواشي المزورُ الحكومةَ البريطانية عن بغاوتنا فما

اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی اور

هذا إلا وِشاء وشَتْمٌ، وليس علٰى سِرِّنا ختمٌ، والدولة أعرَفُ من هذا الواشي

گالی ہے اس سے زیادہ نہیں اور ہمارے بھید پر تو کوئی مہر نہیں ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ

وهي ابن الأيام، وبيتنا عندها في هذه النواح عَلَمُ الأعلام، وتعلم رعاياها

واقف اور زمانہ دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اس کے نزدیک اس نواح میں اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی

طبقًا عن طبق، فلا يخفى عليها غرضُ هذا الواشي وليس بمستور عليها

رعایا کو وہ درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو اس پر نکتہ چین کی غرض پوشیدہ نہیں اور اس پر نکتہ چین کے اس جزع فزع کا

سرٌّ فزعه ومقصد جزعه، بل هي تعلَم حق العلم أمثالَه الذين يريدون

اصل مقصد چھپا نہیں بلکہ وہ ایسے لوگوں کو خوب جانتی ہے کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد

مخاتلة الحكّام مِن سَورة تعصُّبهم وفورة عداوتهم وفساد فطراتهم، وما ﴿۴۵﴾

فطرت سے دھوکا دینا چاہتے ہیں اور ان کے برتن میں بجز فساد کے زہر کے اور کچھ نہیں اور ان کے دل میں بجز

في وعائهم إلا سمّ الفساد، وما في قلبهم إلا مقت الارتداد. أعرضوا عن

مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ اور اس کے جلال سے ان لوگوں نے منہ پھیر لیا اور زمین

المهيمن وجلاله، وعثوا في الأرض مفسدين. وقد كتبْنا غير مرة أنا نحن

میں فساد پر آمادہ ہو گئے ہیں اور ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے خیر خواہوں میں سے ہیں اور کیونکر

من نصحاء الدولة ودواعي خيرها، وكيف وقد جبر اللّٰه مصائبنا بها، وأزال

نہ ہوں اور خدا تعالیٰ نے اس کے سبب سے ہماری مصیبتوں کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور

بها مرارة حياتنا. وكنا في أرضٍ مَحْياةٍ، فأُهلكَ بها كلُّ حيّة كانت

فرمایا اور ہم سانپوں والی زمین پر بستے تھے تو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان سانپوں کو

حولنا، وإن لها علینا إحسانا عظیما فلن ننسی إحسانها، وإنا من الشاکرین.
ہلاک کیا جو ہمارے گرد تھے اور اس کا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکر گزار ہیں۔

وأمّا ما ذکر ھذا الواشی قصةَ جھاد الإسلام، وتظنّی أن القرآن
اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے

یحثّ علی الجھاد مطلقًا من غیر شرط من الشرائط ، فأیُّ زور و افتراء
جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افترا نہیں اگر

أکبرُ من ذلک إن کان أحد من المتدبرین؟ فلیعلم أن القرآن لا یأمر
کوئی سوچنے والا ہو۔ سو جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان

بحرب أحد إلا بالذین یمنعون عباد اللّٰہ أن یؤمنوا بہ ویدخلوا فی دینہ
لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ

ویطیعوہ فی جمیع أحکامہ ویعبدوہ کما أُمروا. والذین یقاتلون بغیر الحق
خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو

ویُخرجون المؤمنین من دیارھم وأوطانھم ویُدخلون الخَلق فی دینھم جبرًا
مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین

وقھرًا، ویریدون أن یطفئوا نور الإسلام ویصدّون الناس من أن یُسلِموا،
میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں

أولئک الذین غضب اللّٰہ علیھم ووجب علی المؤمنین أن یحاربوھم إن
یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں

لم ینتھوا. فانظر ھذہ الدولةَ. أیُّ فساد توجَد فیھا من ھذہ المفاسد؟ ﴿۴۶﴾
مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون فساد ان فسادوں میں سے ان میں پایا جاتا ہے کیا وہ ہمیں ہماری

أتمنعنا من صلواتنا وصومنا وحجّنا وإشاعة مذھبنا؟ أو تقاتلنا فی دیننا أو
نماز اور روزہ اور حج اور اشاعت مذہب سے ہم کو منع کرتی ہے یا دین کے بارے میں ہم سے لڑتی ہے یا

تخرجنا من أوطاننا؟ أو يجعل الناس نصاریٰ ظلمًا وجبرًا؟ كلا بل إنها
ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالتی ہے یا لوگوں کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ ہمارے لئے
بريةٌ من كل هذه الإلزامات، بل هي لنا من المُعينين. ثم انظرْ إلى
مددگاروں میں سے ہے پھر قرآن کے ان حکموں پر نظر ڈالو جن میں خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں ان
أحكامٍ علّمَنا القرآن للذين أحسنوا إلينا، وراعوا شؤوننا وكفلوا
کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے جو ہم پر احسان کریں اور ہمارے کاموں کی رعایت رکھیں اور ہماری حاجات کے
شجوننا، ومانُونا وآوَونا، بعدما كنا تائهين. أيمنعنا ربّنا من أن نحسن
متکفل ہو جائیں اور ہمارے بوجھوں کو اٹھالیں اور ہمیں پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ میں لے آویں کیا خدا تعالیٰ ہم کو
إلى المحسنين ونشكر المنعمين؟ كلا بل القرآن يأمر بالقسط
اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کریں اور دلی نعمتوں کا شکر ادا کریں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو انصاف
والعدل والإحسان والله يحب المقسطين. وقد قال في القرآن وَلْتَكُنْ
اور عدل اور احسان کرنے کے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور قرآن میں اس نے یہ
مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ[1]
فرمایا ہے کہ تم میں سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہیں جو نیکی کی طرف بلاویں اور امر معروف اور نہی منکر کریں اور یہ نہیں کہا
وما قال ولتكن منكم أُمّةٌ يقتلون الكفّار ويُدخلونهم جبرًا في دينهم. وقال
کہ تم میں سے لوگ ہمیشہ ایسے ہوتے رہیں کہ جو کافروں کو قتل کریں اور ان کو اپنے دین میں جبراً داخل کرتے رہیں اور
جَادِلْهم (أي جادِل النصارى) بالحكمة والموعظة الحسنة، وما قال
اس نے یہ تو کہا کہ عیسائیوں سے حکمت اور نیک نصیحت کے طور پر بحث کرو اور یہ نہیں کہا کہ ان کو تلواروں سے قتل کر ڈالو۔
اقتلوهم بالسيوف والصوارم إلا بعد صدّهم عن سبيل الله ومكرهم لإطفاء
مگر اس حالت میں جبکہ وہ دین سے روکیں اور اسلام کا نور بجھانے کے لئے منصوبے برپا کریں اور دشمنوں
نور الإسلام وقيامهم في مقام المعادين، فانظُرْ ما قال ربّنا ربّ العالمين.
کے مقام میں کھڑے ہو جائیں پس دیکھ تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالموں کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے۔

[1] آل عمران:۱۰۵

وقد بيّنّا لک أن الحرب ليس من أصل مقاصد القرآن ولا من جذر
اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قران میں سے نہیں اور وہ صرف ضرورت کے
تعليمه، وإنما هو جوّز عند اشتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمين إلى انتهائه
وقت تجویز کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت میں جبکہ ظالموں کا ظلم انتہا تک
واشتعال جور الجائرين . وَ لَكُمْ أسوة حسنة فى غزوات رسول اللّٰه صلى ﴿۴۷﴾
پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰه عليه وسلم، كيف صبر على ظلم الكفار إلى مدة يبلغ فيه صبيّ إلٰى سن
بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک صبر کیا جس میں ایک بچہ
بلوغه، فصبر. وكان الكفار يؤذونه فى الليل والنهار. ينهبون أموال
اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکھ دیتے اور رات دن ستاتے اور
المؤمنين كالأشرار، ويقتلون رجالهم ونساء هم بتعذيبات تتحدر بتصورها
شریروں کی طرح ان کے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ایسے بڑے بڑے
دموع العيون وتقشعر قلوب الأخيار، وكذلک بلغ الإيذاء إلى انتهائه
عذابوں سے مارتے کہ ان کے یاد کرنے سے آنکھوں کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نیک آدمیوں کے دل کانپتے ہیں اور
حتى همّوا بقتل نبى اللّٰه، فأمره ربّه أن يترک وطنه ويهرب إلى المدينة
اسی طرح دکھ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے
مهاجرا من مكة، فخرج رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من وطنه بإخراج
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا قصد کیا سو اس کے رب نے اس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت
قومه. ومع ذلک ما كان الكفار منتهين، بل لم يزل الفتن منهم تستعِرُّ،
اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا رسانی میں بس نہیں کی تھی بلکہ وہ فتنے
ومحجّة الدعوة تَعِرُّ، حتى جلبوا علٰى رسول اللّٰه صلى اللّٰه
بھڑکاتے اور دعوت کے کاموں میں مشکلات ڈالتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

علیه وسلم خیلَهم ورَجِلَهم، وضربوا خیامهم فی میادین بدرٍ بفوج
معہ اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑھائی کی اور بدر کے میدان میں جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے
کثیر قریبًا من المدینة، وأرادوا استیصال الدین. فاشتعل غضب
خیمے کھڑے کر دیئے اور چاہا کہ دین کی بیخ کنی کر دیں تب خدا کا غضب ان پر
اللّٰه علیهم ورأی قبح جفائهم وشدة اعتدائهم، فنزل الوحی علی
بھڑکا اور اس نے ان کے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اس نے اپنی وحی اپنے
رسوله وقال اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا. وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ
رسول پر اتاری اور کہا کہ مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق ان کے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہیں
لَقَدِیْرٌ[1]، **فأمر اللّٰه رسولَه المظلوم فی هذه الآیة لیحارب الذین هم**
اس لئے انہیں مقابلہ کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو ان کی مدد کرے سو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت
بدأوا أول مرة بعد أن رأی شدة اعتدائهم وکمال حقدهم
میں ان لوگوں کے مقابل پر ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جن کی طرف سے ابتدا تھی مگر اس وقت اجازت دی
وضلالهم، ورأی أنهم قوم لا یرجی بالمواعظ صلاح أحوالهم.
جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی ان کی طرف سے دیکھ لی اور یہ دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ بجز نصیحتوں سے
فانظر کیف کان حرب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم. وما ﴿۴۸﴾
ان کی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور
حارب نبی اللّٰه أعداءَ الدین إلا بعد ما رآهم سابقین فی الترامی
نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز نہیں لڑا مگر جب تک کہ اس نے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے میں
بالسهام والتجالد بالحُسام، وما کان الکفار مقتولین فقط بل کان
پیش دست اور سبقت کرنے والے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ صرف کفار ہی مارے جاتے تھے بلکہ جانبین سے
یسقط من الجانبین قتلی، وکان الکفار ظالمین ضآلین.☆
مرنے والے کام آتے تھے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے۔

[1] الحج:۴۰ ☆ ربما هو سهو، والصحیح "صائلین" کما تدل علیه الترجمة. (الناشر)

فليتدبّر فی هذا المقام کل عاقل حفظه اللّٰه تعالی عن الحمق

پس اس مقام میں ہر یک عاقل جس کو خدا نے حمق اور سفاہت اور بدوں کی خصلتوں سے نگاہ رکھا ہو

وصانه عن السفاهة وسير اللئام - ليظهر عليه حقيقةُ جهاد الإسلام،

فکر کرے اور سوچے تا کہ اس پر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم

ولينظُرْ أين أثر الظلم فی هذا الجهاد، وأين إيذاء المحسن ذی الإنعام؟

کا نشان کہاں ہے اور کہاں کسی محسن کو دکھ دیا گیا ہے بلکہ ان دنوں میں تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ میں

بل كان رأس الإسلام فی تلک الأيام معرَّضًا لدوس الأقدام، وقد

پڑا ہوا تھا اور مسلمانوں پر ایسی مصیبتیں پڑی ہوئی تھیں کہ ان مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے

وردت علی المسلمين مصائب إلی حد يُجری الدموع قصّتُها من

آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے

الـمُقْلتين وتشوی القلوب بنار الآلام. فهل مِن مُنصف ينظرها ويخاف

پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ

قهر الربّ العلام، أم انعدم الإنصاف من قلوب المخالفين؟ هذا هو

انصاف مخالفوں کے دلوں سے اٹھ ہی گیا ہے اور یہی بات

الحق ولا نخبّء الحق ولا نستره، والنفاق عندنا أكبر الذنوب،

حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور نہ چھپاتے ہیں اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور

والرياء أخطر الخطوب، ومِن سِيَرِ الظالمين المشركين.

ریا سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے۔

فخلاصة قولنا إن مسألة الغزوة والجهاد ليست محورَ الإسلام

پس ہمارے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں جس کو اسلام کا محور اور

واستقسه كما فهمه الجاهلون المخالفون أو المتجاهلون من المسلمين

استقس کہا جائے جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں

﴿۴۹﴾ بل وردت فی کتاب اللّٰہ تصریحاتٌ علٰی خلافھا کما سمعتَ آیاتِ
بلکہ کتاب اللہ میں اس کے برخلاف تصریحات واقع ہیں جیسا کہ تو نے آیتوں کو سن لیا۔
رب العالمین. وأما العقیدۃ المشھورۃ. أعنی قول بعض العلماء أن
اور عقیدہ مشہورہ یعنی قول بعض علماء کا
المسیح الموعود ینزل من السماء ویقاتل الکفار ولا یقبل الجزیۃ بل
جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑے گا اور جزیہ قبول نہیں کرے گا
إما القتل وإما الإسلام. فاعلموا أنھا باطلۃ ومملوءۃ من أنواع الخطأ
بلکہ دو باتوں میں سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہیئے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح
والزلّۃ ومن أمور تخالف نصوص القرآن، وما ھی إلا تلبیسات
کے خطاؤں اور لغزشوں سے بھرا ہوا ہے اور قرآن کی نصوص صریحہ سے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف
المفترین. یا حسرۃ علیھم إنھم أَطْرَأُوا عیسی مِن غیر حق حتی قال
مفتریوں کا افترا ہے ان پر افسوس کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کو حد سے زیادہ بڑھا دیا
بعضھم إنہ ملَک کریم ولیس من نوع الإنسان وقال بعضھم إن ھو إلّا
یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں اور بعض نے کہا
کلمۃ اللّٰہ وروح اللّٰہ، ولیس فی ھذہ المرتبۃ شریکا لہ. وزاد بعضھم
وہ ایک کلمہ اور روح اللہ ہے اور اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور
علیہ حواشی أخری، وقال ھو مخلوق أقرب إلی اللّٰہ وأفضل من
بعض نے اس پر اور حاشیئے چڑھائے اور کہا کہ وہ ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتوں سے بڑھ کر
الملائکۃ، فإن الملائکۃ لا یُرفَعون إلی العرش وھو مرفوع علی العرش
ہے کیونکہ ملائک تو عرش پر جا نہیں سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ
لأنہ مرفوع إلی اللّٰہ، فھو أفضل من الملائکۃ کلھم ومن کل ما خُلِقَ
خداتعالیٰ کی طرف اُس کا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر یک فرشتہ اور ہر یک مخلوق سے افضل ہے

و ذُرِئَ. هذا بيان بعض العلماء، وأما صاحب "الإنسان الكامل"
یہ تو بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے
عبدُالكريم الذى هو من المتصوفين، فبلّغ الأمرَ إلى النهاية، وقال إن
جو متصوفین میں سے ہے اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث
التثليث بمعنى حق ولا حرج فيه، وإن عيسٰى كذا وكذا، بل أشار إلى أنه
ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں اور عیسیٰ ایسا ہے اور ایسا ہے بلکہ اس طرف اشارہ کر دیا کہ
ليس بمخلوق. ومنهم من اعتدى فى كذبه وقال بسم اللّٰه الآب والابن
وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے نہیں ہے اور بعض آدمی جھوٹ بولنے میں بہت بڑھ گئے اور یہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن و
وروح القدس. كذلك أيّدوا الفِرْية ونصروها. وكان الكذب فى أول
روح القدس اسی طرح انہوں نے جھوٹ کی تائید کی اور جھوٹ کو مدد دی اور جھوٹ پہلے پہلے تو
الأمر قليلًا، ثم من جاء بعد كاذبٍ ألحقَ بكذبه كذبا آخر، حتى ارتفعت ﴿۵۰﴾
تھوڑا تھا پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اُس نے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹ پر زیادہ کیا یہاں تک کہ جھوٹ کی
عمارة الكذب، وجُعل ابنُ عجوزةٍ ابنَ اللّٰه، وبعد ذلك جُعل إلٰهَ العالمين،
عمارت بہت اونچی ہوگئی اور ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کر کے مانا گیا خبردار رہو کہ
ألا لعنة اللّٰه على الكاذبين. إنْ عيسى إلّا نبى اللّٰه كأنبياء آخرين، وإنْ هو إلا
جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ
خادم شريعة النبى المعصوم الذى حرّم اللّٰه عليه المراضع حتى أقبلَ على
اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں یہاں تک کہ
ثدى أُمّه، وكلّمه ربُّه على طور سينين وجعله من المحبوبين. هذا هو موسٰى ☆
اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اس کا خدا کوہ سینا میں اُس سے ہمکلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا یہ وہی موسیٰ ؑ

☆ (الفائدة) كلّم اللّٰه موسٰى على جبل وكلم الشيطٰن عيسٰى علٰى جبل فانظر الفرق بينهما ان كنت من الناظرين . منه
خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہمکلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہمکلام ہوا سو اس دونوں قسم کے مکالمہ میں غور کر اگر غور کرنے کا مادہ ہے۔۱۲

فتَی اللّٰہ الذی أشار اللّٰہ فی کتابہ إلٰی حیاتہ، وفرض علینا أن نؤمن بأنہ
مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا ہے کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں
حیٌّ فی السماء ولم یمت ولیس من المیتین.
کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مُردوں میں سے نہیں۔

و أما نزول عیسٰی من السّماء فقد أثبتنا بطلانہ فی کتابنا الحمامة،
مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے سو ہم نے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ
وخلاصتہ أنّا لا نجد فی القرآن شیئا فی ھذا الباب من غیر خبر وفاتہ الذی
میں بخوبی ثابت کر دیا ہے اور خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰؑ کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے اور
نجدھا فی مقامات کثیرة من الفرقان الحمید. نعَمْ جاء لفظ النزول فی
وفات کا ذکر نہ ایک جگہ بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں۔ ہاں بعض احادیث میں نزول کا
بعض الأحادیث، ولکنہ لفظ قد کثر استعمالہ فی لسان العرب علی نزول
لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ زبان عرب میں اکثر استعمال اس کے
المسافرین إذا نزلوا من بلدة ببلدة أو من مُلک بملک متغربین.
مسافروں کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں وارد ہوں اور یا ایک ملک سے دوسرے
والنزیل ھو المسافر کما لا یخفی علی العالمین.
ملک میں سفر کر کے آویں اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہیں جیسا کہ جاننے والوں پر پوشیدہ نہیں۔

و أمّا لفظ التوفی الذی یوجد فی القرآن فی حق المسیح
مگر توفّی کا لفظ جو قرآن میں حضرت مسیح اور دوسروں کے حق میں پایا جاتا ہے سو اس میں بغیر معنے مارنے کے
وغیرہ من بنی آدم فلا سبیل فیہ إلی تآویل أخری بغیر الإماتة، وأخذنا
اور کوئی تاویل نہیں ہو سکتی اور یہ معنے مارنے کے ہم نے
معناہ من النبی ومن أجلّ الصحابة لآ مِن عند أنفسنا. وأنت تعلم ﴿۵۱﴾
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہیں یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تُو جانتا ہے کہ

أن الإماتة أمر ثابت دائم داخل فی سنن اللّٰہ القدیمة، وما من رسول إلا
مارنا ایک امر ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے اور کوئی نبی ایسا نہیں جو
تُوُفّی وقد خلتُ من قبل عیسی الرسلُ. فإذا تعارض لفظ التوفی ولفظ
فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول
النـــزول. فإن سلّمنا وفرضنا صحة الحدیث فلا بد لنا أن نؤوّل لفظ
اور لفظ توفی میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ
النـــزول، فإنه لیس بموضوع لنزول رجل من السماء، بل وُضع
نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ دراصل آسمان سے اترنے کے معنوں کے لئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو
لنزول مسافر من أرض بأرض، فما کان لنا أن نترک معنی وُضع له هذا
مسافروں کے نزول کے لئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں ہوسکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دیں
اللفظ فی لسان العرب ونردّ بیّناتِ القرآن. وما نجد ذکر السماء فی
اور قرآن کی بینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں آسمان
حدیث صحیح، وما نجد نظیر النزول فی أمم أولی ☆، بل یثبت خلافه
کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی امتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ
فی قصة یوحنا. فلا شک أن هذه العقیدة. أعنی عقیدة نزول المسیح
قصہ یوحنا میں اس کے خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی

☆(**الفائدة**)**قال اللّٰہ تعالیٰ** اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی. صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی[1]
ولٰـــکنا قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنی تورات اور صحف ابراہیم میں شواہد تعلیم قرآن
موجود ہیں مگر **لا نجد ذکر صعود عیسٰی و ذکر نزوله فی التورٰة ولا مثالا یشابهه و ان التوراة**
ہم تورات میں حضرت عیسیٰ کے صعود اور نزول کا کچھ نشان نہیں پاتے اور نہ اس کی کوئی مثال پاتے ہیں حالانکہ **امام**
لذکر الامثلة کلها ولاجل ذٰلک سماه اللّٰہ اماما فی کتابٍ مبین. منه
تورات تمام مثالوں کے لئے امام ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کا نام امام رکھا ہے۔

[1] الاعلیٰ:۱۹،۲۰

من السماء . مبتلاة بأمراض لا بمرض واحد يخالف بيّنات القرآن،
بیماریاں لگی ہوئی ہیں قرآن کی بینات کا مخالف ہے
ويكذّب أمر ختم النبوة، ويباين محاورات القوم، ويخالف الآثار التى
ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغائر پڑا ہے اور ان احادیث کے
صرحت فيها موت المسيح. فتَفكّروا أيها الناس إن كنتم من المتفكرين.
برعکس ہے جن میں حضرت عیسیٰ کی موت کی تصریح ہے پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کر سکتے ہو۔

وأما الشق الثانى أعنى محاربات المسيح الموعود بعد النزول، كما
اور دوسرا شق یعنی یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض
هو زعم بعض الناس الذى ما كان إلا كالغبى الجهول، فهو ليس مذهبنا، بل
جہال کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فضول
عندنا هو خيال باطل لا يصلح للقبول، وبعيد عن الحق واليقين وداخلٌ فى
ہے جو لائق قبول نہیں اور حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ
نمط الفضول. وكفى لبطلانه الحديثُ الذى موجود فى البخارى. أعنىٓ ﴿۵۲﴾
حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری میں لکھی ہے یعنی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **يضع الحرب**
يضع الحربَ، يعنى لا يقاتل المسيحُ الموعود ولا يحارب، بل يفعل كل
جس کے یہ معنے ہیں کہ مسیح موعود کفار سے نہیں لڑے گا اور نہ جنگ کرے گا بلکہ جو کچھ کرے
ما يفعل بالنظر والهمة، ويجعل اللّٰهُ فى نظره تأثيرات عجيبة، وفى أنفاسه
گا اپنی نظر اور ہمت سے کرے گا اور خدا اس کی نظر میں عجیب عجیب تاثیرات رکھ دے گا
بركات غريبة، ويجعل فى فهمه وعقله قوة السيف والسنان، ويعطى له
اور اس کے فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دے گا اور اس کو دلائل سے بھرا ہوا
بيانا مملُوًّا من البرهان، وحججًا قاطعة لِعُذُرات أهل الطغيان. فهذه
بیان عطا کرے گا اور ایسی حجتیں اس کو سکھلائے گا جو اہل طغیان کا قطع عذرات کریں پس

هی الحربة السماوية التی ما صنعها أيدی الإنسان، بل أعطيت من يد
یہی آسمانی حربہ ہے جس کو انسان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھوں سے ملا ہے۔
اللّٰه الرحمن، ونزلت من السماء لا من أعمال أهل الأرضين.
اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیوں سے پس خلاصہ کلام یہ ہے
فالحاصل أن اعتقادنا هو هٰذا، لا كما فهِم الواشی الغبیّ والنمّام الدنیّ،
جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہم نے ذکر کر دیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجھا اور وہ ہمارے
فإنه خطأٌ فاحش عندنا، ونخطّئُ قائلَ تلک الأقوال، وقد أخطأ من قال
نزدیک صریح غلطی ہے اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہیں بیشک خطا کی جس نے ایسا کہا اور صریح
ووقع فی ضلال مبين. فالحق الذی أرانا الحقُّ الحكيمُ وأنبأنا اللطيف
ضلالت میں پڑ گیا۔ پس وہ حق جو ہم کو حکیم مطلق نے دکھلایا اور لطیف علیم نے بتلایا
العليم، هو أن حربة المسيح الموعود سماوية لا أرضية، ومحارباته
وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیاں اس کی
كلها بأنظار روحانية، لا بأسلحة جسمانية، وهو يقتل الأعداء بعقد
روحانی نظروں کے ساتھ ہیں نہ جسمانی ہتھیاروں کے ساتھ اور وہ دشمنوں کو نظر اور ہمت سے
النظر والهمة، أعنی بتصرف الباطن وإتمام الحُجّة، لا بالسهام
قتل کرے گا یعنی تصرف باطن اور اتمام حجت کے ساتھ نہ تیر اور
والرماح والمَشْرَفيّة، وله ملكوت السماء لا ملكوت الأرضين. وأمّا
نیزہ اور تلوار سے اور اس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔ اور
الذين ينتظرون مسيحًا يأتی بالجنود ويخرج كالأسود، ويقتل كل من
وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہیں جو لشکروں کے ساتھ آئے گا اور ہر یک کافر کو جو ایمان نہ لاوے
لم يؤمن من الكافرين، وينزل كصاعقة محرقة من السماء، ولا يكون له
قتل کر دے گا اور آسمان سے ایک جلانے والی بجلی کی طرح نازل ہوگا اور بجز

﴿۵۳﴾

شغل مِن غير سفكؔ الدماء ، ويكون حريصا على قتل نفس ولو كان
خونریزی کے اس کا کوئی اور شغل نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو
خنزيرا، ويأخذ السيف البتّار قبل أن يتمّ حجّته على المنكرين، فنحن
اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکروں پر پوری کرے آتے ہی تلوار پکڑ لے گا۔ سو ہم
لسنا منهم ولا نعرف ذلک المسيح ولا نعلم ولا ندرى أثرا من تلک
ان لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم ایسے مسیح کو نہیں پہچانتے اور ہم خدا تعالیٰ کی کلام میں ان عقائد کا کچھ بھی
الأباطيل فى كتاب اللّٰه المبين. فلا نقبل هذه العقيدة أبدًا، ولسنا من الذين
نشان نہیں پاتے اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو
يقرّون به مقلّدين كالعمين. فالحاصل أنه ليس من عقائدنا، بل إنما هو من
ایک اندھے مقلد کی طرح مان لیں۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے
عقائد شيخ بطّالوى صاحبِ الإشاعة مضلِّ الجماعة، أعنى محمد حسين
عقائد میں سے نہیں ہیں بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد ہیں جو صاحب اشاعۃ اور مضل جماعت ہے
وأمثاله الذين هُمْ فُلّاح تلک الزراعة. فالملخص أن هذا المسلک
اور ایسا ہی اس کے ہم خیالوں کا جو اس کھیتی کے بونے والے ہیں
من مساعيهم التى يسعون، وآرائهم التى ترون، وأنهم قد رسوا عليه
یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ انہیں کا مسلک ہے جس پر وہ چل رہے ہیں اور یہ انہیں کی رائیں ہیں جو تم دیکھتے ہو
وليسوا بالمنتهين الراجعين، بل يخبرون عنه على المنابر ويذكرونه
اور وہ ان خیالات پر خوب جمے ہوئے ہیں اور باز آنے والے اور رجوع کرنے والے نہیں ہیں بلکہ منبروں پر
مُتباشِرين. ومِن أعظم مُنيتهم النفسانية أن يجىء مسيحهم الموهوم
چڑھ چڑھ کر یہ خبریں بتلاتے ہیں اور ان کو یاد کر کے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور ان کی نفسانی خواہشوں میں
كالمليک الجبّار، ويقتل كلَّ من فى الأرض من الكفار، ويجمع غنائم
سے بڑی خواہش یہ ہے کہ ان کا خیالی مسیح دنیا میں آوے اور تمام کافروں کو قتل کرے اور پھر بہت سے لوٹ کے مالوں سے

كثيرة قنطارًا على القنطار، ثم يجعل البطالويَّ وإخوانه من المتمولين.

بٹالوی اور اس کے بھائیوں کو مالدار کر دیوے

وأما نحن فلا نعتقد كذلك، بل نعلم أنهم أخطأوا فى هذه الآراء،

مگر ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی راؤں میں خطا کی اور ایک رات ان پر پڑ گئی

وأجنّهم الليل وبعدوا عن الضياء، فما فهموا وما مسّوا مسلك

اور روشنی سے دور جا پڑے پس انہوں نے کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والوں کے مسلک کو چھوا بھی نہیں

المتبصرين، وما سُقوا من المعارف النبويّة والأسرار الإلٰهية، بل أكلوا

اور انہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الٰہیہ میں سے کچھ بھی نہیں پیا بلکہ انہوں نے ان لوگوں کا فضلہ کھایا جو پہلے

فُضلاتِ قومٍ ضلوا من قبل ونبذوا كتاب اللّٰه وراء ظهورهم ورضوا

ان سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالیٰ کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پھینک دیا اور ان لوگوں کی باتوں پر راضی

بأقوال الختّارين. وكان سرّ هذه العقيدة من أدق المسائل وأصعبها، ﴿۵۴﴾

ہوگئے جو دھوکا دینے والے تھے اور اس عقیدہ کا بھید بہت باریک اور مشکل مسائل میں سے تھا اس لئے موٹی سمجھ

فما فهِمه آراءٌ سطحية وعقول ناقصة، واختاروا طرقًا دون ذلك

اور ناقص عقل والے اس کو سمجھ نہ سکے اور اور راہیں جلدی سے اختیار کر لیں۔ سو وہ

مستعجلين. فتمَّ ما جاء فى فَيُجٍ أعوَجَ مِن أصدقِ الصادقين، وإن فى هذا

پیشگوئی پوری ہوئی جو فیج اعوج کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور وہ اصدق الصادقین ہے

بُرهانًا للمتفكرين. ثم تفضّلَ اللّٰه علينا وكشف هذا السرّ فضلًا ورحما

اور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں ایک دلیل ہے پھر خدا تعالیٰ نے ہم پر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بھید ہم پر کھول دیا

وهو أرحم الراحمين. يرقّى من يشاء، ويحطّ من يشاء، ويجعل من

اور وہ ارحم الراحمین ہے جس کو چاہتا ہے اوپر لے جاتا ہے اور جس کو چاہتا ہے نیچے پھینکتا ہے اور جس کو چاہتا

يشاء من العارفين. وعلِمنا بتعليمه وفهِمنا بتفهيمه وأُيِّدْنا بتكريمه

ہے عارفوں میں داخل کرتا ہے سو ہم نے اس کی تعلیم سے معلوم کیا اور اس کے سمجھانے سے سمجھے اور اس

وهو خير المؤيّدين. وألهمَنا أن الحرب حرب روحانى بنظر روحانى.

خیر المؤیدین نے ہم کو مدد دی اور ہمارے رب نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں

وأعجبنى أنهم يقرّون أن عيسى لا يقاتل يأجوج ومأجوج، بل يدعو

روحانی لڑائیاں ہیں جو روحانی نظر کے ساتھ ہوں گی اور تعجب کہ یہ لوگ پڑھتے ہیں کہ جو

عليهم عند اشتداد المصائب وهجوم الأعداء كالسهم الصائب،

عیسیٰ یاجوج ماجوج سے نہیں لڑے گا بلکہ سخت مصیبتوں کے وقت بددعا کرے گا اور نیز وہ لفظ

وكذلك يقرأون لفظ النظر فى كتب الأحاديث ثم ينسونه ولا

نظر کا کتب احادیث میں پڑھتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں اور عاقلوں کی طرح نہیں سوچتے

يتدبرون كالعاقلين. ختم اللّٰه على قلوبهم، فلا يفهمون دقيقة من دقائق

خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی پس وہ معرفت کے دقیقوں میں سے کسی دقیقہ کو اور

المعرفة، ولا نكتة من نكات الحكمة، بل نرى أن ذهنهم مزمهرّ، ودَجُنُه

حکمت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کو بھی نہیں سمجھتے بلکہ ذہن ان کا بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور بادل

مكفهرّ، فلا يستشفّون لآلئَ الحقائق، ولا يُمعِنون فى الدقائق، ويسبَحون

اس ذہن کا تہ بتہ ہے پس وہ حقیقت کے موتیوں کو عمیق نظر سے دیکھ نہیں سکتے اور الفاظ کی سطح پر

على سطح الألفاظ، وليسوا فى بحر المعانى غوّاصين. ومن يفهّم رجلًا

تیرتے ہیں اور معانی کے دریا میں غوطہ نہیں مار سکتے اور ایسے آدمی کو کون سمجھائے جس کو خدا

ما فهّمه اللّٰهُ؟ ومن لم يهده اللّٰه فكيف يكون من المهتدين؟

نے نہیں سمجھایا اور جس کو خدا نے ہدایت نہیں دی وہ کیونکر ہدایت یاب ہو جائے۔

هذه هى العقيدة التى أشهرناها فى كتبنا غير مرّة، ولأجل ذلك

یہ وہی عقیدہ ہے جس کو ہم نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہے اور انہی امور کے لئے ہم کافر

كُفّرنا وأُوذينا وكُذّبنا وأُفْردنا كالذى يُترك فى البوادى والفلوات

ٹھہرائے گئے اور دکھ دئے گئے اور جھٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چھوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل میں

﴿۵۵﴾ منفردا، فنحن فی هذه الأوان کغَرِیب فی خانٍ، لا کشَغِبٍ فی حمایة إخوان.

اکیلا چھوڑا جاتا ہے سو ہم اس وقت ایک ایسے مسافر کی طرح ہیں جو سرائے میں اترا ہوا ہو نہ ایسے شخص کی طرح

لا نرید الریاسة بل آثرنا الخصاصة، ونبذنا فروةَ إمارة، ورضینا بعباءِ فقرٍ

جو فساد کرنے والا اور اپنے بھائیوں کی حمایت سے مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہیں چاہتے بلکہ درویشی اختیار

وما بالَیْنا طَعْنَ نُظّارةٍ، ولا لومَ اللائمین. فلا تُبادِرْ یا لاهِسَ کأسِ قسیسین

کی اور ہم نے ریاست کی پوستین کو پھینک دیا اور فقیرانہ گودڑی اختیار کر لی اور دیکھنے والوں کے طعن اور ملامت کی کچھ بھی

إلی ظن السوء، ولا تنفُضْ مِذْرَوَیْک، فإنّ أمرنا متبین واضح ولیس شیء

پرواہ نہ کی سوائے پادریوں کے پیالے چاٹنے والے بدظنی کی طرف جلدی مت کر اور اپنی سُرین مت ہلا کیونکہ ہمارا حال

فی یدیک، ولست من الحاکمین. فإن کنت تشتاق أن تستقری طرق

روشن ہے اور کوئی بات تیرے اختیار میں نہیں اور نہ تو حاکم ہے۔ اور اگر تجھے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہوں

النمیمة، فاعلم أنک خائب ولا یحصل لک شیء من غیر ظهور سِیَرِک

کو ڈھونڈے پس جان رکھ کہ یہ مطلب تیرا پورا نہیں ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بُری خصلتیں ظاہر ہوں

الذمیمة، ولا تقدر أن تُخفی ما أبداه ربنا، ولا تضرّ مَن حفظه اللّٰه وهو

گی اور تو اس پر قادر نہیں ہو سکے گا کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اس کو چھپاوے اور جس کو خدا نگاہ رکھے تو اس کو ضرر نہیں

خیر الحافظین. فأَعرِضْ عنها واشتغِلْ بنضرة دنیاک وخضرتها، واصطبِحْ

پہنچا سکتا اور خدا سب محافظوں سے بہتر ہے۔ پس تو ان باتوں سے کنارہ کر اور اپنی دنیا کی تازگی اور سبزہ میں مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور

واغتبِقْ وافرَحْ علی جیفتها، ولا تدخُلْ فیما لستَ أهله، ولا تغضب ولا

دنیا کی مُردار پر خوشی کر اور ان باتوں میں دخل مت دے جن کی لیاقت تجھ میں نہیں اور غضب ناک نہ ہو اور مت بھڑک

تشتعل، فإن مقت اللّٰه أکبر من مقتک، وإن ناره تحرق الظالمین.

کیونکہ خدا تعالےٰ کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اس کی آگ ظالموں کو جلا دیتی ہے۔

والعجب أن أکابر المسیحیین خُدعوا فیک، وما عرفوک حق المعرفة

اور تعجب کہ بڑے پادریوں نے تجھ میں دھوکا کھایا اور اس وقت تک تجھ کو نہیں پہچانا جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے اور

إلـى هـذا الـوقـت، وعجـزوا عن فَضِّ سـرِّک وکشفِ دعواک وإدراکِ
تیرے بھید کے پہچاننے اور تیری تہ تک پہنچنے سے قاصر رہے اور تو نے دھوکا دینے والوں کی طرح
عمقک، وأکلتهم کـالـخـادعیـن. یـا حسـرة علیهم لِم یضیّعون أموالهم علی
ان کو کھا لیا۔ ان پر افسوس کہ وہ کیوں تیرے جیسے لوگوں پر اپنے مال ضائع کر رہے ہیں اور
أمثالک، ولم لا یرجعون إلی الیقظة بعد التجارب المؤلمة، ولم لا یعرفون البطّالین؟
کیوں دردناک تجربوں کے بعد بیدار نہیں ہوتے اور کیوں بطالوں کو نہیں شناخت کرتے۔

وأما قولک أن قسّیسی هذا الزمان لیسوا دجّالًا معهودًا، فهذا
اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں ہیں تو یہ تیری دجالیت ہے
دجلک الأکبر. وسـألـت عنی دلیلا علیه فاعلم أن هذا لیس قولی بل ﴿۵۶﴾
اور تو نے مجھ سے اس دعویٰ کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے
قاله المسیح من قبلی، فانظر فی إنجیل لوقا فی الإصحاح الثالث ☆ من
مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تو انجیل لوقا تیسرے☆ باب چوبیس آیت میں غور کر
آیة ۲۴ إلی ۳۰، فستجد ما قلنا بمزایاه وهو هذا یا عدو الطیبین. "فقال
کہ یہی قول ہمارا مع شئے زائد پائے گا اور وہ یہ ہے اے پاکوں کے دشمن۔ پس مسیح نے ان سے یعنی حواریوں سے کہا
لهـم اجتهِـدوا أن تـدخـلـوا مـن البـاب الـضیق، فإنی أقول لکم إن کثیرین
کہ کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتیرے چاہیں گے
سیـطلبون أن یدخلوا ولا یقدرون مِن بعدما یکون رب البیت قد قام وأغلق
کہ داخل ہوں پر داخل نہیں ہوسکیں گے اس کے بعد گھر کا مالک اٹھا اور دروازہ بند کر لیا اور
البـابَ. وابتـدأتم تقِفون خارجًا وتقرعون الباب قائلین یا رب، یارب' افتحْ
تم نے دروازہ کے باہر کھڑے ہوکر یہ بات کہتے ہوئے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے مالک ہمارے
لنا ـ یـجیـب ویـقول لکم لا أعرفکم مِن أین أنتم ـ حیـنئذ تبتدءون نقولون
لئے دروازہ کھول وہ جواب دے گا اور کہے گا کہ میں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اس وقت تم یہ کہنا شروع کرو گے کہ ہم نے

☆ سهو، والصحیح، الثالث عشر اور ترجمہ میں تیسرے کی بجائے تیرھویں کیا جائے (الناشر)

أكَلْنا قدّامک، وعلّمتَ فی شوارعنا. فیقول أقول لکم لا أعرفکم من
تیرے سامنے کھایا اور تو نے ہماری گلیوں میں تعلیم دی پس وہ کہے گا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا
أین أنتم، تباعَدوا عنی یا جمیع فاعلی الظلم. هناک یکون البکاء
کہ تم کہاں سے ہو اے ظلم پیشہ لوگو! میرے سامنے سے دور ہو اس وقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم
وصریر الأسنان. متی رأیتم إبراهیم وإسحاق ویعقوب وجمیع الأنبیاء
دیکھو گے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیاء خدا کی بادشاہت میں داخل ہوئے اور تم
فی ملکوت اللّٰه وأنتم مطروحون خارجا ویأتون من المشارق والمغارب
باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئیں گے
ومن الشمال ومن الجنوب ویتّکئون فی ملکوت اللّٰه، وهو ذا آخرون
اور خدا کی بادشاہت میں بیٹھیں گے تب جو پچھلے ہیں وہ پہلے ہوں گے اور جو پہلے ہیں وہ پچھلے ہوں گے۔
یکونون أوّلین، وأوّلون یکونون آخرین ۔ هذا ما کتبنا من کتابکم إنجیل
یہ وہ مضمون ہے جو ہم نے تمہاری انجیل لوقا میں سے اس کی عربی عبارت میں لکھا ہے اور
لوقا بعبارته العربیة، وما زدنا وما نقصنا بل رقمنا کما هو هو کالناقلین.
نہ ہم نے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے۔

وللمستنکرین المستعرفین أن یرجعوا إلی ذلک الکتاب إن کانوا
اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہوں ان کو اختیار ہے کہ اگر ان کو ہماری تحریر میں شک ہو تو اس کتاب کو
من المرتابین. فلَا تضرِبْ عنه صفحًا ولا یلفَحُک الحقدُ لفحًا، وفکِّرْ ﴿۵۷﴾
دیکھ لیں پس اس کے انکار میں منہ ٹیڑھا نہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہ تجھ کو جلا دے اور منصفوں کی طرح فکر کر۔
کالمُنصفین. وانظر أن المسیح سمّاکم فی هذه الآیة فاعلی الظلم، وقال
اور اس بات میں غور کر کہ حضرت مسیح نے اس آیت میں تمہارا نام ظالم رکھا ہے اور کہا
أُعرِض عنکم فی یوم القیامة وأتصدی بالصدود وأقول لستم منی ولا
کہ قیامت کے دن تم سے کنارہ کروں گا اور کہوں گا کہ تم میری جماعت میں سے نہیں ہو

من هذا الجنود، فاخسأوا يا معشر الظالمين الكافرين. وأشار إلى أنكم
سو اے ظالمو کافرو دور ہو۔ اور اس بات کی طرف اشارہ
لبَستم الحق بالباطل وتركتم أمره وكنتم قومًا دجّالين. وأنت تعلم أن
کیا کہ تم نے حق کو باطل کے نیچے چھپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجھے معلوم ہو کہ
حقيقة الظلم وضعُ الشيء في غير موضعه عمدًا وبالإرادة لينتقب وجهُ
ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے تا راہ چھپ جاوے
المحجّة ويُسَدّ طريق الاستفادة ويلتبس الأمر على السالكين. فالظالم
اور استفادہ کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔ پس ظالم
هو الذى يحلّ محلّ المحرّفين ويبدّل العبارات كالخائنين، ويجترء
اس کو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کرکے
على الزيادة في موضع التقليل والتقليل في موضع الزيادة كَيْفًا وكَمًّا،
کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے
أو ينقل الكلمات من معنى إلى معنى ظلمًا وزورًا مِن غير وجودِ قرينةٍ
اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنے سے دوسرے معنوں کی طرف لے جائے
صارفةٍ إليه، ثم يأخذ يدعو الناسَ إلى مفترياته كالخادعين. وما معنى
حالانکہ اس کے فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پھر اس بناء پر دھوکا دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنے مفتریات
الدجل والدجالة إلا هذا، فليفكّر من كان من المفكّرين.
کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں پس جو شخص فکر کرسکتا ہے اس میں فکر کرے۔
وأُلقِيَ في روعي أن المسيح سمّى الآخرين من النصارى الدجّالين
اور میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاریٰ کا نام دجال رکھا
لا الأولين، وإن كان الأولون أيضًا داخلين في الضالّين المحرّفين. والسرّ
اور ایسا نام پہلوں کا نہیں رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہوں میں داخل تھے اور کتابوں کی تحریف کرنے والے تھے۔ سو

﴿۵۸﴾ فی ذٰلک أنّ الأولین ما کانوا مجتهدین ساعین لإضلال الخَلق کمثل
اس میں بھید یہ ہے کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنے کی ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے
الآخرین، بل ما کانوا علیها قادرین. وکانوا کرجل مُصفَّد فی السلاسل
کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر قادر نہیں تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں
ومقرَّن فی الحبال وکالمسجونین. وأمّا الذین جاء وا بعدهم فی زماننا هذا
جکڑا ہوا اور قیدی ہو۔ مگر وہ لوگ جو ان کے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ
ففاقوا أسلافهم فی الدجل والکذب، ووضَع اللّٰه عنهم أیاصرهم وأغلالهم،
دجالیت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کا امتحان کرنے کے لئے ان کی
ونجّاهم عن السلاسل التی کانت فی أرجلهم ابتلاءً من عنده، وکان قدرًا
ہتھ کڑیوں اور ان کے طوق گردنوں کو ان سے الگ کر دیا اور ان زنجیروں سے ان کو نجات دے دی
مقضیًّا من رب العالمین. وکان قدرُ اللّٰه أن یبرزوا بعد ألف سنة من الهجرة
جو ان کے پیروں میں تھے اور یہی ابتداء سے مقدر تھا اور ایک ہزار ہجری گذرنے کے بعد ان کا خروج شروع ہوا
حتی ظهروا فی هذه الأیام کغُولٍ خُلِّصَ وأُخرِجَ من السجن، ثم استوی
یہاں تک کہ ان دنوں میں وہ ایک ایسے دیو کی طرح ظاہر ہوئے جو زندان سے نکلا اور
علی راحلته لاویًا إلی زافرته وحزبٍ خُلقوا علی شاکلته، وکانوا لقبوله
اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے ان عزیزوں اور اس گروہ کی طرف رخ کر لیا جو اس کے مادہ کے
مستعدّین. ثم أشاعوا کیف شاء وا من أنواع الکفر وأصناف الوسواس
موافق اور اس کے قبول کرنے کے لئے مستعد تھے۔ پھر انہوں نے جس طرح چاہا کفروں کو شائع کیا اور طرح طرح کے
وکانوا قوما متموّلین. وهذا هو الذی کُتِبَ فی الصحف الأولی. أن
وساوس پھیلائے کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے۔ اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابوں میں لکھی گئی ہے
الثعبان الذی هو الدجّال یلبث فی السجن إلی ألف سنة ثم یخرج
کہ وہ اژدہا جو دجال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد

بفوج من الشياطين، فليتذكر من كان من المتذكرين. كذٰلك
شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلے گا سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے۔
خُلِّصوا بعد الألف وتناسَوا ذمام اللّٰه ونكثوا عهوده واحفظوا ربهم
اور خدا کی حرمت اور اس کے عہد کو بھلا دیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا اور شوخیاں کرکے اپنے رب کو غصہ دلایا
مجترئين. وجمعوا كل جهدهم لإضلال الناس، واستجدّوا المكائد
اور اپنی تمام کوششوں کو لوگوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا اور تمام تدابیر کو
كالخنّاس، وجاءوا بسحر مبين. وأضاعوا التقوىٰ والعمل الصالح،
کام میں لائے اور تقویٰ اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے کفارہ پر تکیہ
واتّكأوا علىٰ كَفّارة لا أصل لها، واتبعوا كل إثم واستعذبوا كل عذاب، ﴿۵۹﴾
کر بیٹھے جس کی کچھ بھی اصل نہیں اور ہر ایک گناہ کی انہوں نے پیروی کی اور ہر یک عذاب کو شیریں
وكذّبوا المقدسين. وتجنَّوا وقالوا نحن عباد المسيح وأحباؤه،
سمجھ لیا اور پاک لوگوں کی تکذیب کی اور کوشش کی جو ان کے عیب ڈھونڈیں اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے
وهيهات أن تُراجع الفاسقين مِقَةُ الصالحين. وقد سمعتَ آنفًا أن
اور اس کے پیارے ہیں مگر یہ کہاں ہوسکتا ہے کہ ایسے فاسقوں کے ساتھ نیک بختوں کا میل جول ہو۔اور
المسيح سماهم فاعلى الظلم، وسمعت أن الظلم والدجل شيء
تو ابھی سن چکا ہے کہ مسیح نے ان کا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکھا ہے اور تو نے یہ بھی سن لیا ہے کہ ظلم
واحد، وقد قال اللّٰه تعالىٰ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا[1]، **أى لم**
اور دجالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے کہ اس باغ نے اپنا پورا پھل دیا اور اس میں سے کچھ کم
تنقص، وإطلاق الظلم على النقص الذى كان فى غير محله أو
نہ کیا اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا غیر محل ہو یا ایسی
الزيادة التى ليست فى موضعها أمرٌ شائع متعارف فى القوم، وهذا
زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہے جو قوم میں شائع متعارف ہے اور اسی کا

[1] الکھف:۳۴

هو الدجل كما لا يخفى على المتبصرين.

نام دجالیت ہے جیسا کہ سمجھ دار لوگوں پر پوشیدہ نہیں۔

فلا شک أن قسّيسي هذا الزمان دجّالون كذّابون يُهلكون

پس کچھ شک نہیں کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں جو عام لوگوں کو

عوامّ الناس من نفثاتِ فيهم، وكلِّ نوعِ خداعٍ فيهم. الخَتْر يلمع من

اپنے منہ کی پھونکوں اور اپنے فریبوں سے ہلاک کر رہے ہیں فریب ان کی پیشانیوں پر چمکتا ہے

جبهتم، والتلبيس من صورتهم، ولا نجد في مكايدهم ودجلهم نظيرهم

اور حق پوشی ان کی صورت سے ظاہر ہے اور ہم ان کے فریبوں اور ان کی دجالیت میں اگلے پچھلے زمانہ میں کوئی

في تصاريف الزمان، ولا مثيلَهم في نوع الإنسان. يقتحمون الأخطار

نظیر نہیں پاتے اور نہ نوع انسان میں ان کی مانند دیکھتے ہیں مشکل جگہوں میں گمراہ کرنے

ليُضلّوا الديار، ويبذلون المال للذي رغب إلى دينهم ومال، وتجدهم في

کے لئے دھس جاتے ہیں اور بہت سے مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہیں جو ان کے دین کی طرف رغبت

كل تلبيس وسيع المورد، وفي كل خداع مبسوطة اليد، وتجدهم في

کرے اور ہر ایک فریب میں ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہے اور ہر یک مکر میں بڑے لمبے ہاتھ ہیں اور وہ

كل كيد ماهرين. وكما أنّ المسيح يسمّيهم الدجالين فاعلى الظلم

ہر یک منصوبہ میں ماہر ہیں۔ اور جیسا کہ مسیح علیہ السلام نے ان کا نام دجال رکھا ہے اسی طرح قرآن بھی ان کو دجال

كذلك القرآن سماهم دجالين، وقال يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ ﴿۶۰﴾

کے نام سے موسوم کرتا ہے کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے اے اہل کتاب کیوں باطل کے ساتھ حق کو

بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ[1] **يعني لم لا تتجافون عن**

مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو۔ یعنی کیوں تم اس بات سے

الاشتطاط في تحريف كلمات اللّٰه وأنتم تعلمون أن الصدق

کنارہ نہیں کرتے کہ الٰہی کلمات کی تحریف میں حد سے زیادہ بڑھے جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی

[1] آل عمران:۷۲

وسیلة الفلاح والکذب من آثار الطلاح؛ وفی التزام الحق نباهة
نجات کا موجب اور جھوٹ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے میں نیک نامی اور
وفی اختیار الزور عاهة، فإیاکم وطرقَ الکذّابین. فأشار اللّٰه فی هذا
جھوٹ کے اختیار کرنے میں آفت ہے سو تم کذابوں کا طریق چھوڑ دو۔ پس اس آیت میں خدا تعالیٰ نے
أن علماء النصاری هم الدجّالون المفسدون أعداء الحق وأهله.
اس طرف اشارہ کیا کہ نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد ہیں اور حق اور حق پرستوں کے دشمن ہیں
نسوا ظلمة الرمس فلا یذکرون ما ثَمَّ، وحبُّ الشهوات فیهم عَمَّ
قبر کی تاریکی کو بھلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اس جگہ ہے یاد نہیں کرتے اور نفسانی شہوتوں کی محبت ان میں
وتَمَّ وغاب أثر الدّین.
پھیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔
وأُشرِبَ حسّی ونَبَّأَنی حدسی أنهم لا یمتنعون ولا ینتهون حتی
اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرسٹان تو عیسائی فساد سے باز نہیں آئیں گے
یروا مثلَ سننِ اللّٰه التی خلت من قبل، ویروا أبا غمرة، الذی یُضرِم فی
جب تک خدا تعالیٰ کے ان قوانین قدیمہ کو نہ دیکھ لیں جو پہلے گذر چکے ہیں اور جب تک ایسی بھوک کو نہ دیکھ لیں جو
الأحشاء الجمرةَ، ویکونوا کجریحٍ نُوِّبَ متألمین. فحاصل الکلام
اندر کو جلاتی ہے اور جب تک ایسے دردناک نہ ہو جائیں جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ
أنهم الدجال المعهود وأنا المسیح الموعود. وهذا فیصلة اتفق علیها
یہی لوگ دجال معہود ہیں اور میں مسیح موعود ہوں اور یہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور
القرآن والإنجیل، وأکّدها الرب الجلیل، فما لکم لا تقبلون فیصلةً اتفق
انجیل دونوں اتفاق رکھتے ہیں اور اس کو موکد طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے پس کیا وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو
علیها حکمین☆ عدلین. أ تفرّون من الأمر الواضح وتَعرِضون عِرضکم
قبول نہیں کرتے جس پر دو عادل حاکموں نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کھلے کھلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو

☆ سهو، والصحیح "حکمان" (الناشر)

للمفاضِح، وتُعرِضون عن نصاحة الناصح، وتسبّون مشتعلين؟ ما لكم لا
رسوائیوں کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دینے والے کی مخلصانہ نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہو کر گالیاں نکالتے
تتنبهون على هذا ولَا تخافون، ولا تدمع أجفانكم ولا يبدأ رجفانكم ولا ﴿۶۱﴾
ہو تمہیں کیا ہو گیا کہ تم ان باتوں سے متنبہ ہو کر نہیں ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہیں ہوتے اور تمہارے بدن پر
تتوبون متندّمين؟ ألا ترون أنكم أغربتم وشذذتم في هذه العقائد،
لرزہ نہیں پڑتا اور پشیمان ہو کر توبہ نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہونی اور نادر باتیں تمہارے عقیدوں میں
وتركتم الأصل وتمايلتم على الزوائد، وخالفتم الأوّلين والآخرين؟ لِم لا
داخل ہیں اور تم نے اصل کو چھوڑ دیا اور زائید اور بے اصل باتوں پر جھک گئے اور پہلوں اور پچھلوں کی تم نے
تسمعون قول الداعي ولا تتبعون الراعي، بل تلدغون كالأفاعي، وتثِبون
مخالفت کی۔ تم کیوں ایک بلانے والے کی آواز کو نہیں سنتے اور چرانے والے کے پیچھے نہیں چلتے بلکہ تم سانپوں کی
كالذئب الساعي، وتمشون صُمًّا بكمًا عميًا متكبرين مغرورين؟ وإنما
طرح کاٹتے اور دوڑنے والے بھیڑیئے کی طرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کے وقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھ سکتے اور
مثلنا في دعوتكم كمثل الذي يحاور عجماءَ أو ينادي صخرةً صمّاءَ أو
تکبر اور غرور میں چلے جاتے ہو۔ اور تمہیں دعوت کرنے کے وقت ہماری مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے سے بات کرے یا
يكلّم الميّتين. يا حسرة وآهًا على هٰؤُلاء المتنصرين كيف يعرضون عن
ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مردوں سے بات کرے۔ ہائے ان کرسٹانوں پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کئے جاتے ہیں
الحق الصريح، ويضطجعون ضِجْعةَ المستريح، ويتركون ذيل الصبيح
اور ایسے سو رہے ہیں جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہے اور خوبصورت عقائد کا دامن چھوڑتے اور مکروہ عقیدوں
المليح، ويميلون إلى الشنيع القبيح، ويأبون اللّٰه مغمطين. نبذوا أمره نَبْذَ
کی طرف جھکے جاتے ہیں اور ناشکری کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے حکم کو یوں پھینک دیا جیسے
الحذاء المرقّع، وكفروا بالكتاب الموقّع مجترئين.
ایک پورانی پھٹی جوتی کو پھینک دیا جائے اور ایسی کتاب سے جس پر الٰہی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کر دیا ہے۔

إلی الدنیا أوَی حزبُ الأجانی وحسبوها جَنًی حُلوَ المجَانی

ان لوگوں نے جو بہت ہی گناہوں میں مبتلا ہیں دنیا کو اپنا جا پناہ قرار دیا ہے اور دنیا کو ایک شیریں اور سہل الحصول میوہ سمجھ لیا ہے

نسوا مِن جهلهم یوم المعادِ وترکوا الدین مِن حُبّ الدِّنانِ

اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے اور شراب کے خموں سے پیار کر کے دین کو چھوڑ دیا ہے

تراهم مائلین إلی مُدامٍ وغِیدٍ والغوانی والأغانی

تُو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جھک گئے اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتیں اور گیت انکے دلوں کو کھینچتے ہیں

وکمْ منهم أساری عَینِ عِینٍ ومشغوفین بالبِیض الحِسانِ

اور بہتیرے ان میں سے بڑی بڑی آنکھوں والی عورتوں کے قیدی ہیں اور بہتیرے سفید رنگ عورتوں کے فریفتہ ہیں

لهنَّ علی بعولتهن حُکمٌ تری کُلاًّ کمنطلق العِنانِ ﴿۶۲﴾

وہ عورتیں اپنے خاوندوں پر حکم کرتی ہیں اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شراب خوار ہیں

دماء العاشقین لهنَّ شغلٌ بعینٍ أخجلتْ ظَبْیَ القِنانِ

اپنے عاشقوں کو قتل کرنا اِن عورتوں کا کام ہے آلہ قتل اُنکی آنکھ ہے جو پہاڑوں کے ہرنوں کو شرمندہ کرتی ہے

ومِن عَجَبٍ جفونٌ فاتراتٌ أرینَ الخَلْق أفعالَ السّنانِ

اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکیں جو سست اور نیم خواب ہیں لوگوں کو برچھیوں کا کام دکھلا رہی ہیں

بناظرةٍ تصید الناسَ لمحًا تفوق بلحظها رُمْحَ الطِّعانِ

وہ عورتیں اپنی آنکھ کی نیم نگاہ سے لوگوں کو شکار کرتی ہیں جن کے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نیزوں کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

وأنّی الأمن من تلک البلایا سوی اللّٰه الذی مَلِکِ الأمانِ

اور ان بلاؤں سے نجات پانا لوگوں کے لئے غیر ممکن ہے بجز اس کے کہ اس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہے

فعشّاق الغوانی والمثانی أضاعوا الدین مِن تلک الأمانی

سو جو لوگ عورتوں اور سرودوں کے عاشق ہیں انہوں نے انہیں آرزوؤں کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

یصُدّون الوری مِن کل خیرٍ ویغتاظون من تخلیصِ عانی

لوگوں کو وہ ہر یک نیکی کے کام سے روکتے ہیں اور اس بات سے غصہ کرتے ہیں کہ کسی قیدی کو رہا کر دیا جائے

عِمـــایات الرجال تزید منهم وفـــتن الدهـر تنـمو کل آنِ

لوگوں میں ان کے سبب سے گمراہی پھیلتی جاتی ہے اور فتنے دم بدم بڑھتے جاتے ہیں

وما من ملـــجأ من دون ربٍّ کـریم قـــادرٍ کهف الزمـــانِ

اوران آفتوں سے بچنے کے لئے بجز اس خدا کے کوئی گریز گاہ نہیں جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

فنشکو هـــاربین من البـلایا إلی اللّٰـه الحفیـظ المستعانِ

سوہم ان بلاؤں سے بھاگ کر اسی خدا کی طرف شکایت لے جاتے ہیں جو اپنے بندوں کا نگہبان اور بے قراروں کی مدد کرنے والا ہے

جرتْ حزنًا عیـــونٌ من عیونی بما شاهدتُ فتـــنًا کالدخانِ

میری آنکھوں سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے جبکہ میں نے ان فتنوں کا مشاہدہ کیا جو دھوئیں کی مانند اٹھ رہے ہیں

فهل وجدتْ ثکالٰی مثلَ وجدی أذًی أم هل لها شأن کشـــانِی

پس کیا وہ عورتیں جن کے لڑکے مرجائیں ایسا غم کرتی ہیں جو میں کرتا ہوں کیا دکھ کے وقت ان کا ایسا حال ہوتا ہے جو میرا حال ہے

﴿۶۳﴾ و کم مـــن ظـالـم یبغـی فسادًا وقسیـــسین أصـــل الافـتنانِ

بہتیرے ظالم یہی چاہتے ہیں جو دنیا میں فساد اور گناہ پھیلے اور توحید میں فتنہ اندازی کی جڑ پادری لوگ ہیں

تـفـاحُشـــهـم تـجـاوزَ کل حدّ کأن غـــذاء هـم فـحشُ اللسانِ

پادریوں کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے گویا بدزبانی ان کی غذا ہے۔

فکنتُ أطالعَـــنَّ کتابَ سابٍّ وتـمـــطُر مُقْلَـتی مثل الرَّثانِ

میں نے ایک ایسے شخص کی پادریوں میں سے کتاب دیکھی جس نے گالیاں دی ہیں سو میں اس کتاب کو دیکھتا تھا اور میری آنکھوں سے مینہ کی طرح آنسو جاری تھے

رأینا فیه کلِـمًا مُحفِظاتٍ وسبَّ المصطفٰی بحرَ الحنانِ

ہم نے اس کتاب میں وہ کلمے دیکھے جو غصہ دلانے والے تھے اور دیکھا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلعم کو گالیاں نکالی ہیں جو بخشائش کا دریا ہے

صبرتُ علیه حتی عِیلَ صبری ونار الغـیظ صارت فی جَنانی

میں نے اس بات پر صبر کیا یہاں تک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا اور غصہ کی آگ مجھ میں بھڑکی

وتـــأتی ساعـةٌ إن شـاء ربی أُقِرُّ العـینَ بالخصم المُهانِ

اور وہ گھڑی آتی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم دشمن کی رسوائی دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے

أخـــذُنـا السـبَّ منهم مثلَ دَينٍ وعـــزّتُـنـا لـــديهم كـالـرِّهـانِ
ان کی گالیاں ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہیں اور ہماری عزت ان کے پاس گرو کی طرح ہے
سنَغُـشـاهـم ببـرهـان كعَضْبٍ رقيـــقِ الشفـــرتين أَخِ السنـانِ
ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتھ ان کے سر پر پہنچیں گے جو باریک کناروں والے نیزہ کا بھائی ہے
بفـأسٍ نختلى تلك الخَلا تا ورمـــحٍ ذابـــلٍ وقَنـا البـيـانِ
ہم اس گھاس کو دلائل کے تبر کے ساتھ کاٹیں گے اور نیز برچھی باریک نوک والی اور بیان کے نیزوں سے
بِجـمـجمة العدا قد حلَّ غُولٌ فنُـــخـرجـــه بـآيـات المـثانى
ان دشمنوں کی کھوپڑی میں ایک بھوت داخل ہوگیا ہے سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالیں گے
لنـــا دين ودنيـــا للنصارى ومَقْتُ الضرّتـين من العِـيانِ
ہمارے حصہ میں دین آیا اور نصاریٰ کے حصہ میں دنیا سو یہ دوسوتوں کی دشمنی ہے جس کی حقیقت ہر یک کے چشم دید ہے
سئـمنا كلَّ نوعِ الضيم منهم ولـكـن سَبَّـــهـم صلَّى جـنـانـى
ہم نے ہر یک ظلم ان کا اٹھا لیا مگر ان کی گالیوں نے ہمارا دل جلایا
سعوا أن يـجـعـلوا أسدًا نِعاجًا ولـــيثُ اللّٰه لـــيثٌ لا كـضانِ ﴿۶۴﴾
انہوں نے کوشش کی کہ تا کسی طرح شیروں کو بھیڑیں بنائیں اور شیر شیر ہی ہیں وہ بھیڑ کی طرح نہیں ہو سکتے
ووَثْبَـــتُهـم كسِـرْحـانٍ ضَـرِىٍّ وصـورتهـم كـــذى حُـبٍّ مُقـانِ
اور ان لوگوں کا حملہ اسی بھیڑیئے کی طرح ہے جو شکار کا طالب ہے اور صورت ان کی ایک ملنسار دوست کی طرح ہے
وبـاطـنهـم كـجـوف العَير قَفْرٌ مـن التـقـوى وبـطـنٌ كـالجِـفـانِ
اور اندر ان کا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی اور پیٹ ان پیالوں کی طرح ہے جو کھانے سے بھرے ہوئے ہوں
أرى وَغْلًا جَهـولًا وابـنَ وَغْـــلٍ يُـرِى كـالـمـرهَـفات لَظَى اللسانِ
میں ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں جو تیز تلواروں کی طرح اپنی زبان کا شعلہ دکھاتا ہے
هـريـرُ الـكـلب لا يحـثو بنـبحٍ عـلـى البـدر الـمـطـهَّر مِن عُـثانِ
کتے کی آواز اس چاند پر خاک نہیں ڈال سکتی جس کو خدا نے گردوغبار اور دھوئیں سے پاک پیدا کیا ہے

ألا يا أيها اللِّحزُ الشحيحُ هوَيتَ كذى اللُّبانة فى الهوانِ

اے بخیل بد خلق اور حریص تو محتاجوں کی طرح ذلت کے گڑھے میں گر گیا

وما تدرى الهدى وحملتَ جهلًا أناجيلَ النصارى كالاَتانِ

اور تو نہیں جانتا کہ ہدایت کیا شے ہے اور محض جہل سے تو نے انجیلوں کو اٹھا لیا جیسا کہ ایک گدھی بھار اٹھاتی ہے

تُنَضْنِضُ مثلَ نضنضة الأفاعى وتهذى مثل عادات الأدانى

اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے

هَلُمّ إلى كتاب اللّٰه صدقًا وإيمانًا بتصديق الجنانِ

خدا کی کتاب کی طرف صدق اور دلی ایمان سے آجا

شُغِفتم أيها النُّوكَى بشوكٍ وأعرضتم عن الزهر الحِسانِ

بے وقوفو ! تم کانٹوں پر فریفتہ ہو گئے اور خوبصورت پھولوں سے کنارہ کیا

وآثرتم أماعِزَ ذاتَ صخرٍ على مُخضرّةٍ قاعٍ هِجانِ

اور تم نے کنکریوں اور بڑی پتھروں والی زمین جو بہت سخت ہے اختیار کی اور ایسی زمین کو چھوڑا جو پُر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے

وما القرآن إلّا مثلَ دُرَرٍ فرائدَ زانَها حسنُ البيانِ

اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیوں کی طرح ہے جو حسن بیان سے اور بھی اس کی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

﴿۶۵﴾ وَما مسّتْ أكفُّ الكاشحينا معارفَه التى مثل الحَصانِ

اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسے پردہ نشین پارسا عورت چھپی ہوئی ہوتی ہے

به ما شئتَ مِن علم وعقل وأسرارٍ وأبكار المعانى

اس میں ہر یک وہ علم اور عقل ہے جس کا تو طالب ہے اور انواع اقسام کے بھید اور نئی صداقتیں اس میں بھری ہیں

يُسكِّت كلَّ مَن يعدو بضغنٍ يبكّت كلَّ كذّاب وجانى

ہر یک ایسے دشمن کا منہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے اور ہر ایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغ گو اور گناہ گار ہے

رأينا دَرَّ مُزْنتِه كثيرًا فدَينا ربَّنا ذا الامتنانِ

ہم نے اس کے مینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے سو ہم اس خدا پر قربان ہیں جس نے ایسے احسان کئے

وما أدراک ما القرآن فیضًا خفیرٌ جالبٌ نحو الجِنانِ
اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کے رو سے کیا شے ہے وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے

لہ نورانِ نورٌ من علوم ونورٌ من بیان کالجُمانِ
اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے فصاحت اور بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کی طرح چمکتا ہے

کلامٌ فائق ما راقَ طرفی جمالٌ بعدہ والنَّیِّرانِ
وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر یک کلام سے فوقیت لے گیا اور اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دئے

أَیاةُ الشمس عند سَناہ دَخُنٌ وما لِلَّعْلِ والسِبْت الیمانی
آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے اور لعل سے نری کے سرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہے گویمن کی ساخت ہو

وأین یکون للقرآن مِثلٌ ولیس لہ بھذا الفضل ثانی
اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیوں کر ہو کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے

ورِثنا الصُّحُفَ فاقتْ کلَّ کُتُبٍ وسبقتْ کلَّ أسفارٍ بشانِ
ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے

وجاءت بعد ما خرّتْ خیامٌ وخُرِّبت البیوت مع المبانی
اور اس وقت آیا جب کہ سب پہلے خیمے منہ کے بل گر چکے تھے اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے

محَتْ کلَّ الطرائق غیرَ بِرٍّ وجذّتْ رأسَ بدعات الزمانِ
ہر یک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں

کأنّ سیوفھا کانت کنارٍ بھا حُرقتْ مَخاریق الأدانی ﴿۶۶﴾
گویا اس کی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں ان سے وہ تمام گدے جل گئے جو سفلہ لوگوں کے ہاتھ میں تھے

إذا استدعی کتابُ اللّٰہ مثلًا فعَیَّ القومُ واستتروا کفانی
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا سو قوم مقابلہ سے عاجز ہوگئی اور فنا شدہ چیز کی طرح چھپ گئی

و سُلبتْ جرأةُ الإسناف منھم مِن الھول الذی حلّ الجَنانِ
اور پیش قدمی کی ہمت ان سے مسلوب ہوگئی اور یہ ہیبت الٰہی تھی جو ان کے دل میں بیٹھ گئی

فمِن عجبٍ أكبّوا مثلَ مَيْتٍ وقد مرَنوا على لطف البيانِ

سو یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کی طرح منہ کے بل جا پڑے حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکھتے تھے

وأنزلَه مهيمنُنا حُدَيًّا ففرّوا كلهم كالمستهانِ

اور خدا تعالیٰ نے اس کو بے مثل اور طالب معارض نازل کیا پس کفار اس کی مثل بنانے پر قادر نہ ہو سکے اور سرگردان ہو کر بھاگ گئے

وصارت عُصُبُهم فِرقًا ثُبَينًا فمنهم من أتى بعد الحِرانِ

اور ان کی جماعتیں کئی فرقے متفرق ہو گئے پس بعض ان میں سے تو سرکشی سے باز آ گئے

ومنهم من تلبّبَ مستشيطًا لحرب الصادقين وللطّعانِ

اور بعض نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آ کر ہتھیار باندھے اور غضب میں آ کر راستبازوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے

فأنتم قد سمعتم ما أصيبوا بضعضعة السيوف من الهوانِ

سو تم سن چکے ہو کہ ان کو کیا کیا سزائیں ملیں اور تلواروں کی سرکوبی سے کیسی ذلت اٹھائی

وكان جزاء سَلِّ السّيف سَيْفًا فذاقوا ما أذاقوا كالجبانِ

اور تلوار کھینچنے کا بدلہ تلوار ہی تھی سو جو کچھ انہوں نے مسلمانوں کو چکھایا وہ آپ ہی بزدل ہو کر چکھنا پڑا یعنی تلوار کھینچنے والے تلوار سے ہی مارے گئے

إذا دارت رحى البلوى عليهم فكانوا لُهْوَةً فوق الدِّهانِ

اور جبکہ سختی کی چکی ان پر چلی سو ایسے ہو گئے جیسا کہ آٹے کی ایک مٹھی چکی کے اس سرخ چمڑے پر ہوتی ہے جو چکی کے نیچے بچھایا جاتا ہے

فطفقوا يهربون كمثل جُبنٍ فأُخذوا ثم قُتلوا مثل ضانِ

سو انہوں نے ایک نامرد کی طرح بھاگنا شروع کیا پس پکڑے گئے اور بھیڑوں کی طرح قتل کئے گئے

إذا ما شاهدوا قتلَى كقُنَنٍ فرفعوا طاعةً عَلَمَ الأمانِ

اور جبکہ انہوں نے اپنے مقتولوں کو ٹیلوں کی طرح دیکھا تب انہوں نے امان طلب کرنے کے لئے جھنڈیاں اٹھائیں

﴿۶۷﴾ سَراةُ الحيّ جاءوا نادمينا فرحِم المصطفٰى بحرُ الحنانِ

اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہو کر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ معاف کیا

وأمّا الجاهلون فما أطاعوا فأعدمَهم فؤوسُ الاحتفانِ

مگر جاہلوں نے ان کا حکم نہ مانا سو بیخ کنی کے تبروں نے ان کو معدوم کیا

سُقوا كأس المنايا ثم سيقوا إلى نارٍ تلوِّحُ وجهَ جانى

موت کے پیالے ان کو پلائے گئے اور پھر وہ اس آگ کی طرف کھینچے گئے جو مجرم کا منہ جلاتی تھی

فهذا أجرُ جهل الجاهلينا من الرحمن عند الاستنانِ

سو یہ جاہلوں کے جہل کی سزا تھی یہ سزا خدا تعالےٰ کی طرف سے اس وقت ہوئی جب انہوں نے فسادوں اور ظلموں میں دوڑنا اختیار کیا

وما كان الرحيم مُذِلَّ قومٍ ولكن بعد ظلم وافتنانِ

اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہیں کرتا مگر اس وقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے

وهل حُدِّثتَ مِن أنباء أممٍ رأوا قبحًا بأفعالٍ حِسانِ

کیا ایسی قوموں کی تجھے کچھ خبر ہے جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے

وكل النور فى القرآن لٰكنْ يميل الهالكون إلى الدخانِ

اور تمام اور ہریک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں مگر مرنے والے دھوئیں کی طرف دوڑتے ہیں

به نلنا تُراثَ الكاملينا به سِرْنا إلى أقصى المعانى

ہم نے اس کے وسیلہ سے کاملوں کی وراثت پائی ہم نے اس کے وسیلہ سے حقیقتوں کے اخیر تک سیر کیا

فقُمْ واطلُبْ معارفه بجهدٍ وخَفْ شرَّ العواقب والهوانِ

پس اٹھ اور کوشش کے ساتھ اس کے معارف طلب کر اور انجام بد اور ذلت کی بدیوں سے خوف کر

أتخطُب عزّةَ الدنيا الدنيّةُ أتطلب عيشها والعيش فانى

کیا تو اس دنیا ناکارہ کی عزتوں کا طالب ہے کیا تو اس دنیا کے عیشوں کو ڈھونڈتا ہے اور اس کے تمام عیش فانی ہیں

أترضى يا أخى بالخان حمقًا وتنسٰى وقت تبديل المكانِ

اے بھائی کیا تو سرائے میں رہنے میں اپنے حمق سے راضی ہو گیا اور اس وقت کو بھلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہے

علٰى بُستان هذا الدهر فأسٌ فكم شجر يجاح من الإهانِ

اس دنیا کے باغ پر تبر رکھا ہے سو بہت سے درخت جڑ سے اکھیڑے جا رہے ہیں

وكم عنقٍ تكسّرها المنايا وكم كفٍّ وكم حسنِ البنانِ

اور موتیں بہت سی گردنوں کو توڑ رہی ہیں اور بہت ہتھیلیاں اور بہت سے خوبصورت پوریں ٹوٹی چلی جاتی ہیں

﴿۶۸﴾

تری فی ساعةٍ سُرَرًا لرجُلٍ وفی الأخری تراہ علی الإرانِ

اور تو یہ تماشا دیکھ رہا ہے کہ ایک گھڑی ایک مرد کے لئے کئی تخت بچھے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر دوسری گھڑی میں وہی مرد تابوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

وإنی ناصح خِلٌّ أمینٌ ویدری نورَ علمی من یرانی

اور میں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نور علم کو معلوم کر لے گا

یُکرَّمُ جاہلٌ قبل ابتلاءٍ وقدرُ الحَبْر بعد الامتحانِ

جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے اور دانا آدمی کی تعظیم اس کے امتحان کے بعد کی جاتی ہے

وکفّرنی عدوّ الحق حمقًا فقلتُ اخْسَأْ، یرانی من ھدانی

اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھہرایا سو میں نے کہا دفع ہو جس نے مجھے ہدایت دی وہ مجھے دیکھ رہا ہے

صوارمہ علیّ مسلَّلاتٌ وإنی نحو وجہ الحِبِّ رانی

اس دشمن کی تلواریں میرے پر کھینچی ہوئی ہیں اور میں اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں

وإنی قد وصلتُ ریاض حِبّی ویطلبنی خصیمی فی المَحانی

اور میں اپنے پیارے کے باغوں میں پہنچا ہوا ہوں اور دشمن مجھے جنگلوں میں تلاش کر رہا ہے

ھوَیتُ الحِبَّ حتی صار روحی وأَرُنانی جِنانی فی جَنانی

میں نے اس پیارے سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہوگیا اور میرا بہشت اس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

بوجہ الحِبّ لستُ حریصَ مُلکٍ کفانی ما أری نفسی کفانی

اس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریص نہیں اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

عمود الخشْب لا أبغی لسقفی وحِبّی صار لی مثل البُوانِ

میں لکڑی کے ستون اپنے چھت کے لئے نہیں چاہتا اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہوگیا ہے جیسا کہ ستون

ورثنا المجد من ذی المجد حقًّا وصُبِّغنا بمحبوب مُقانی

ہم نے بزرگی کو خدائے ذی المجد سے پایا اور اس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے

دخلتُ النار حتی صرت نارًا ونخلی فاقَ أفکارَ الأفانی

میں آگ میں داخل ہوا یہاں تک کہ میں آگ ہی ہوگیا اور میری کھجور گھات پات کے فکروں سے بہت بلند بڑھ گئی

﴿۶۹﴾

خمـوّری منـتقاة غـیرُ کَدَرٍ مُشَعُـشَعةٌ بمـاء الاقـترانِ

اور میری شراب کی ایک چنی ہوئی شراب اور مصفا ہے جس میں الٰہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے

ولستُ مـواریًا عن عین ربّی وإن اللّٰـه خـلّاقـی یـرانی

اور میں اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں ہوں اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھے دیکھ رہا ہے

یُدَهْـدِءُ رأسَ کـذّابٍ غیورٌ ویُهلـکـه کـصـیدٍ مُستـهـانِ

وہ جھوٹے کے سر کو خاک میں رولاتا ہے کیونکہ غیرتمند ہے اور اس کو اس شکار کی طرح ہلاک کرتا ہے جو سراسیمہ اور سرگردان ہو

وإنـا النـاظـرون إلٰی قدیرٍ قـریب قـادرٍ حِبٍّ مُـدانی

اور ہم اس قدیر کی طرف دیکھ رہے ہیں جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اس کے دل میں حائل ہو جاتا ہے

وإنّـا الشـاربون کـؤوس جدٍّ وإنّـا الـکـاسـرون فـؤوس خـانی

اور ہم پر حکمت باتوں کے پیالے پی رہے ہیں اور ہم فضول گو کے تیروں کو توڑ رہے ہیں

وإنّـا الـواصـلـون قصـور مجدٍ وإنّـا الـفـاصـلون مـن الأدانی

اور ہم بزرگی کے محلوں تک پہنچ گئے ہیں اور ہم نے ادنیٰ لوگوں سے جدائی اختیار کر لی ہے

وأبـدَرَنـا مـن الـرحـمـن بـدرٌ فـنـحـن الـمبـدَرون ولا نُمانی

اور ہمارے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک چاند نکلا ہے سو ہم چاند کو پانے والے ہیں اور انتظاری کرنے والے نہیں

ونـحـن الـفـائـزون کـمـالَ فوزٍ ونـحـن الـمنعَـمون ولا نعـانی

اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہیں اور ہم نعمتوں میں وقت بسر کرتے ہیں اور سختی نہیں اٹھاتے

وبـارزْنـا الـعـدا مُتسلّحـینـا ولسنـا قـاعـدین کمـثل وانی

اور ہم مسلح ہو کر مخالفوں کے مقابل پر کھڑے ہو گئے ہیں ایک سست آدمی کی طرح ہم بیٹھنے والے نہیں ہیں

ومـا جـئـنـا الـورٰی فـی غیر وقت وذوحـجـر یـری وقـت الـرَّشـانِ

اور ہم خلق اللہ کے پاس بے وقت نہیں آئے اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہے

کـخُـذْرُوفٍ نـدحـرجُ رأسَ عجـزٍ وتُبْـنـا مـن مـلاعبِ صولجـانِ

اور ہم پھرکی کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دے رہے ہیں اور صولجان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہیں

عـریفٌ فـرسُ نـفسـی عـند حرب ویـدری السرّ مِـن شـدّ البِـطـانِ
میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھ جاتا ہے کہ مطلب کیا ہے

﴿۷۰﴾ مِکَـرٌّ یـنـزلـنّ کـمـثل برق ولا تـمـضـی عـلـیـه دقیـقتانِ
بڑا حملہ آور ہے جو برق کی طرح اترتا ہے اور دو منٹ کی بھی توقف نہیں کرتا

وإنـا سـوف نُـوجَـرُ مِن ملیکٍ ونُـعطَـی مـنـه أجـرَ الامتـشـانِ
اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پائیں گے اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہم کو دیا جائے گا

وکـأسٍ قـد شـربنـا فی وِهـادٍ وأخـری نشـرَبـنُ فـوق الـقِنـانِ
کئی پیالے تو ہم نے نشیب میں پیئے اور کئی اور ہیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پئیں گے

وهـذا کـلـه مِـن فـضـل ربّی مـلاذی عـاصـمـی ممّن جفانی
اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانے والا ہے

أری أشـجـار رحـمتـه عِظامًا مـفـرِّحةً کـزرع الـزعـفرانِ
اس کی رحمت کے درختوں کو میں بڑے بڑے دیکھتا ہوں خوش کرنے والے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے

وقـومـی کـفّـرونـی مِن عـنـاد وإلـحـادٍ وتـحـریف البـیـانِ
اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے میں کوشش کی

فیـا لَـعّـانِ لا تهـلَکْ عَجولًا ولا تهـجُـرْ فترجِـعْ کالمُهانِ
پس اے لعنت کرنے والے میرے، جلدی سے ہلاک مت ہو اور مسلمانوں کو اپنے گروہ سے جدا نہ کر کہ اس میں تیری رسوائی ہے

ووشکُ البَـیـن صـعـبٌ عند حُرٍّ وإن الـحـرّ کـالـحـانی یقـانی
اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کی طرح ملتا ہے

ولا تـعـجَـبْ لـقـولی وادّعـائی وقـد عُـلّـمـتُ مِـن أخفی المعـانی
اور میرے قول اور میرے دعویٰ سے تعجب مت کر اور مجھے بہت پوشیدہ معنے بتلائے گئے ہیں

ولـلـرّحـمٰـن فـی کـلِـمٍ رمـوزٌ وکـم قـولٍ أسرَّ کـمـثـل کـانی
اور خدا تعالیٰ اپنے کلمات میں کئی بھید رکھتا ہے اور کئی قول اس کے ایسے ہیں جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے باتیں کرتا ہے

وكم كلِمٍ مهفهفةٍ دُقاقٍ هضيمِ الكشح كالغِيد الحِسانِ
اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہیں بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں
فيدرى الضامراتِ ذوو الضمورِ ولا يدرى سفيهٌ كالسِّمانِ
پس باریک باتوں کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو مرتاض اور دقیق الفکر ہیں اور ان باتوں کو وہ شخص نہیں جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتوں کی طرح ہو
فإن تبغى الدقائقَ مثل إبرٍ فَلِجْ فى سَمّها ودَعِ الأمانى ﴿۷۱﴾
پس اگر تو ایسے باریک حقائق چاہتا ہے جیسے سوئیاں سو تو سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ دے
وإن تستطلِعنْ أنباءَ موتى فمُتْ كالمحرَقين وكُنْ كفانى
اور اگر تو چاہتا ہے کہ مُردوں کی خبریں تجھے معلوم ہوں سو تو ان مردوں کی طرح مر جا جو جلائے گئے اور نابود ہو گئے
وبذلُ الجهد قانون قديم مَنى للطالبين قضاء مانى
اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈھنے والوں کے لئے بنایا ہے
وإنى مُسلم والسِّلْمُ دينى فلا تُكفِرْ وخَفْ ربّ الزمانِ
اور مَیں مسلمان ہوں اور اسلام میرا دین ہے سو تُو کافر مت ٹھہرا اور خدا تعالیٰ سے خوف کر
وإن أزمعتَ تكفيرى وعذلى فقُلْ ما شئت من شوق الجنانِ
اور اگر تُو نے یہی قصد کیا ہے کہ مجھے کافر کہے اور ملامت کرے سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ
ولا نخشى سهام اللاعنينا ولا نغتاظ من تكفير خانى
اور ہم لعنت کرنے والوں کے تیروں سے نہیں ڈرتے اور ایک بے ہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہیں کرتے
جنحنا كاهلًا منّا ذَلولًا لأثقال المطاعن واللِّعانِ
اور ہم نے اپنا ریاضت کش شانہ طعن اور لعنت کے بوجھوں کے لئے جھکا دیا ہے
فإن شاء المهيمن ذو جلال يبرّء رحمةً مما ترانى
پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا تو اپنی رحمت سے مجھے ان الزاموں سے بری کر دے گا جو تو مجھ پر لگاتا ہے
وفى فمّى لسانٌ غير أنى أُحبّ جوابَ ربٍّ مستعانِ
اور میرے منہ میں بھی زبان ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ خدائے مددگار تجھ کو جواب دے
وآخر كلمنا حمدٌ وشكرٌ لرب محسن ذى الامتنانِ
اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے اس محسن رب کے لئے جس کے احسان مجھ پر ہیں

☆☆☆

﴿۷۲﴾

ومن اعتراضات الواشی الضال، الذی ینوم بنعاس الضلال،

اور یہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت میں سوتا ہے اس کے اعتراضات میں سے ایک وہ اعتراض ہے جس کو اس نے

اعتراضٌ بنٰی علیه عقیدته الباطلة فی کتابه التوزین. وتفصیله أنّه

اپنی کتاب توزین الاقوال میں اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہے اور تفصیل اعتراض یہ ہے کہ اس نے قرآن کریم کی اس آیت

رأی فی القرآن الکریم آیة یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِکَةُ[1]، فتلقَّفَ

کریمہ کو دیکھا جو یوم یقوم الروح والملائکة ہے الخ۔ سو اس نے لفظ روح کو اس جگہ سے اچک لیا جیسے ایک حریص ایک

لفظَ الروح کالشحیح، وأراد أن یستنبط منه نزول المسیح، بل

چیز کو اچک لیتا ہے اور چاہا کہ اس سے نزول مسیح پر دلیل قائم کرے بلکہ بے حیائی کی وجہ سے یہ بھی چاہا کہ اس سے حضرت مسیح کی

أن یثبت ألوهیته کالوقیح، فکتَبه مستدلا کالمبطلین الفرحین.

الوہیت ثابت ہو جائے پس اس نے استدلال کے خیال سے باطل پرستوں کی طرح بہت خوش ہو کر اس آیت کو لکھا۔

أما الجواب فاعلم أن هذه الآیة لا تفیده أصلًا ولا یثبت منها

اب اس کے جواب میں سمجھ کہ یہ آیت اس شخص کو کچھ بھی مفید نہیں اور اگر اس سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس

شیء إلا حمقه وجهله وکونه من السفهاء المستعجلین. ولا یخفی

یہی کہ یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور مشاہیر

علی الفضلاء الأعلام أن تأویل الروح بعیسی فی هذا المقام دجلٌ

علماء پر پوشیدہ نہیں کہ اس مقام میں روح کے لفظ سے عیسیٰ مراد لینا دجالیت اور

وافتراء، بل جاء فی کتب التفسیر أنه جبرائیل علیه السلام، أو

افترا ہے بلکہ تفسیروں کی رو سے وہ جبرائیل علیہ السلام یا کوئی دوسرا فرشتہ

ملَکٌ آخر علی اختلاف الروایات کما لا یخفی علی الناظرین. ثم

ہے اور دونوں قسم کی روایتیں پائی جاتی ہیں جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پھر منطوق

منطوق الآیة یبدی بالتصریح ویحکم بالتنقیح أن هذه الواقعة متعلقة

آیت کا بتصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ قیامت سے

[1] النبأ:۳۹

بالقيامة ولها كالعلامة، فإن اللّٰه تعالٰى ذكر هذه القصة فى ذكر
متعلق ہے اور اس کے لئے علامت کی طرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو بہشت کے ذکر کے درمیان لکھا
قصة الجنة ونعمائها العامة، ثم صرح بتصريح آخر وقال ذٰلِكَ
ہے اور اس کی نعمتوں کے بیان کرنے کے وقت اس کو بیان فرمایا ہے اور پھر اور بھی تصریح کر کے فرمایا ہے کہ یہ وہی حق
﴿۷۳﴾ اَلْيَوْمُ الْحَقُّ، ولَفظ اليوم الحق فى القرآن بمعنى القيامة، ويعلمه
کے کھلنے کا دن ہے اور الیوم الحق قرآن میں قیامت کا نام ہے چنانچہ واقف کار امانت دار اس کو جانتا ہے پس اب غور
كلُّ خبير أمين . فانظر كيف بيّن أنها واقعة من وقائع يوم الدين، ثم
کر کہ کیونکر خدا تعالیٰ نے کھول کر بیان کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہے پھر تو غور کر کہ وہ لوگ جن کے دل بیمار
انظرْ كيف يفترون الذين فى قلوبهم مرض ولا يخافون اللّٰه وما
ہیں اور ان کے دل میں خدائے تعالیٰ کا خوف نہیں کیونکر افترا پردازیاں کر رہے ہیں اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔
كانوا متقين. فالحاصل أن الآية لا تؤيّد زعم هذا الواشى بل تمزّقه،
پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیت اس نکتہ چین کے زعم کی کچھ مؤیّد نہیں بلکہ یہ تو اس کے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے
وبها يقع القول عليه وتجعله الآية من الكاذبين . فإنه يقول إن عيسٰى
اور اس کے ساتھ بات اسی پر پڑتی ہے اور یہ آیت اس کو جھوٹوں میں سے ٹھہراتی ہے کیونکہ اس نکتہ چین کا یہ قول ہے کہ
إلٰه وابن إلٰه، ويقول إن الروح هو اللّٰه وعينه، والآية تبدى أن هذا
عیسیٰ خدا اور خدا کا بیٹا ہے اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہیں اور روح اور خدا ایک ہی ہے اور آیت ظاہر کر
مَيْنُه، وتبدى أن الروح الذى ذُكر هٰهنا هو عبد عاجز تحت حكم اللّٰه
رہی ہے کہ یہ اس کا جھوٹ ہے اور نیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ روح جس کا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہے
وقدره، وما كان له خِيَرَةٌ فى أمره، وإن هو إلا من الطائعين، وما كان
جس کو خدا کے کسی امر میں اختیار نہیں اور کچھ نہیں صرف فرمانبردار ہے اور نیز یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اس روح کو
له أن يشفع مِن غير إذن اللّٰه، لأن اللّٰه عزّوجلّ قال فى هذه الآية
شفاعت کا اختیار نہیں اور شفیع وہی ہوگا جس کو اذن ملے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں صاف فرما دیا ہے کہ

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

اس روز یعنی قیامت کے دن روح اور فرشتے کھڑے ہوں گے اور شفاعت کے بارے میں کوئی بول نہیں سکے گا مگر وہی

وَقَالَ صَوَابًا[1] وأُشير في آية عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا[2]

جس کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اجازت ملے اور کوئی نالائق شفاعت نہ کرے اور آیت عسٰی ان یبعث میں اشارہ فرمایا

إلى أنه تعالٰى لا يعطى هذا المقام المحمود إلّا نبيَّه وصفيَّه محمدًا

گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے

المصطفى خير الرسل وخاتم النبيين . وأُلقِيَ في روعي أن المراد من

اور کسی کو عنایت نہیں کرے گا اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت میں لفظ روح سے

لفظ الروح في آية يَومَ يَقُومُ الرُّوحُ جماعةُ الرسل والنبيين والمحدَّثين

مراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے

أجمعين الذين يُلقَى الروح عليهم ويُجعَلون مكلَّمين. وأما ذِكرهم

اور خدا تعالیٰ کے ہم کلام ہوتے ہیں مگر یہ شبہ کو روح کے لفظ سے ان کو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیوں

بلفظ الروح لا بلفظ الأرواح، فاعلم أنه قد يُذكَر الواحد في القرآن ﴿۷۴﴾

یاد نہیں کیا۔ پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کبھی جمع سے

ويراد منه الجمع وبالعكس، سنّةٌ قد جرتْ في كتاب مبين . وذكرهم

واحد ارادہ رکھتا ہے یہ قرآن شریف کی ایک عادت مستمرہ ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا

اللّٰه بلفظ الروح الذي يدل على الانقطاع من الجسم ليشير إلى أنهم في

یعنی ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہے یہ اس لئے کیا کہ تا وہ اس بات کی طرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر

عيشتهم الدنيوية كانوا قد فنوا بكل قواهم في مرضاة اللّٰه، وخرجوا من

لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنی تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے نفسوں سے ایسے

أنفسهم كما يخرج الأرواح من الأبدان، وما بقي لهم النفس وأهواء ها

باہر آ گئے تھے جیسے کہ روح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہش باقی رہی تھیں

[1] النبأ:۳۹ [2] بنی اسرآئیل:۸۰

وكانوا لا ينطقون من الهوى بل بوحيٍ يُوحٰى، فكأنهم صاروا روح
اور وہ روح القدس کے بلائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کے ساتھ نفس کی
القدس فقط لا نفسَ معه ولا أعراضَها. ثم اعلم أن الأنبياء كنفس
آمیزش نہیں پھر جان کہ انبیاء ایک ہی جان کی طرح ہیں۔ نہیں کہہ سکتے کہ
واحدة، لا يقال إنهم أرواح بل يقال إنهم روح، وذلك لشدّة
وہ کئی روح ہیں بلکہ کہنا چاہیئے کہ وہ ایک ہی روح ہے اور یہ اس لئے کہ ان میں روحانی طور پر نہایت درجہ پر اتحاد
اتحادهم الروحانية وتناسُب جوهرهم الإيمانية، وبما أنهم فنوا من
واقع ہے اور جوہر ایمانی کی ان میں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اس لئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنی جنبش اور اپنے
أنفسهم وحركاتهم وسكناتهم وأهوائهم وجذباتهم، وما بقى فيهم
سکون اور اپنی خواہشوں اور اپنے جذبات سے بکلی فنا ہوگئے اور ان میں بجز روح القدس کے
إلا روح القدس، ووصلوا اللّٰه متبتّلين منقطعين، فأراد اللّٰه أن يبين
کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس آیت میں
فى هذه الآية مقامَ تجرُّدِهم ومراتبَ تقدُّسهم وتطهُّرهم من أدناس
ان کے تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم اور نفس کے میلوں سے کیسے دور ہیں
الجسم والنفس، فسمّاهم روحًا إظهارًا لجلالة شأنهم وطهارة
پس ان کا نام اس نے روح یعنی روح القدس رکھا تا کہ اس لفظ سے ان کی شان کی بزرگی اور ان کے دل کی پاکیزگی
جنانهم، وأنهم سيُلقَّبون بهذا اللقب فى يوم القيامة ليُرِىَ اللّٰهُ خَلْقَه
کھل جائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تا کہ خدا تعالیٰ لوگوں پر ان کا مقام انقطاع
مقام انقطاعهم، وليميز بين الخبيثين والطيّبين. ولَعَمْر اللّٰهِ إن هذا هو
ظاہر کرے اور تا کہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ اور بخدا یہی بات حق ہے
الحق، فتدبَّروا فى كتاب اللّٰه ولَا تنكروا مستعجلين. وأمّا عيسٰى ﴿۷۵﴾
پس تم کتاب اللہ میں تدبر کرو اور جلد بازی سے انکار مت کرو۔ مگر عیسیٰ

علیہ السلام فأنت تعلم أن القرآن لا یسمّیه إلٰهًا ولا ابن إلٰه، بل یبرّئه
علیہ السلام کے بارہ میں تو تو خوب جانتا ہے کہ قرآن ان کا نام خدا یا ابن خدا نہیں رکھتا بلکہ اس کو ان تمام قولوں سے بری
مما قیل، ویردّ الأقاویل إفراطًا کانت أو تفریطًا ویقیم علیه الدلیل،
کرتا ہے جو اس کے حق میں بڑھا کر یا گھٹا کر کہے گئے تھے اور دلائل سے ثابت کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الٰہی ہے۔ اور
ویبیّن أنه عبد ومن المقرّبین. وقال فی مقام وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا
ایک مقام میں فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے خدا بیٹوں سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہیں۔
سُبْحٰنَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ.. وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ
اور جو ان میں سے یہ کہے کہ بدوں خدا کے میں بھی خدا ہوں سو ایسے شخص کی سزا جہنم ہوگی اور اسی طرح ہم ظالموں کو سزا دیا
نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ. كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ[1] **واشترط قولَ الظالمین بلفظ مِن**
کرتے ہیں اور قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتھ من دونہ کی شرط لگا دی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ
دونه لیُخرِج به قومًا أصبی الحبُّ قلوبهم وهیّج کروبهم حتی غلبت
میں خدا کے سوا خدا ہوں سو یہ شرط من دونہ کی یعنی سوا کی اس واسطے لگائی ہے تا ان لوگوں کو ظالم ہونے سے مستثنیٰ
علیهم المَحُوِیّةُ والسُّکر وجنونُ العاشقین، فخرجتْ من أفواههم
رکھے جن کے دلوں کو ان کے دوست حقیقی نے اپنی طرف کھینچ لیا اور ان کے دلوں میں بے قراریاں پیدا کر دیں
کلماتٌ فی مقام الفناء النظری والجذبات السماوی، و ورد علیهم
یہاں تک کہ ان کے دلوں پر محویت اور سکر اور عاشقوں سا جنون آ گیا سو فنا نظری کی حالت اور جذب سماوی کے
وارد فکانوا من الوالهین؛ فقال بعضهم ما فی جُبّتی إلا اللّٰه، وقال
وقت میں ان کے منہ سے کچھ ایسی باتیں نکل گئیں اور بعض واردات ان پر ایسے وارد ہوئے کہ وہ عشق کی مستی سے
بعضهم إن یدی هذه ید اللّٰه، وقال بعضهم أنا وجه اللّٰه الذی وجّهتم
بے ہوشوں کی طرح ہو گئے سو بعض نے اس مستی کی حالت میں کہا کہ میرے جبہ میں خدا ہی ہے اور کوئی نہیں اور بعض
إلیه، وأنا جنبُ اللّٰه الذی فرّطتم فیه، وقال بعضهم أنا أقول
نے کہا کہ میرا یہ ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے اور بعض نے کہا کہ میں ہی وجہ اللہ ہوں جس کی طرف تم نے

[1] الانبیاء: ۲۷ تا ۳۰

وأنا أسمع، فهل فی الدار غیری، وقال بعضهم أنا الحق؛ فهٰؤلاء کلّهم
منہ کیا اور میں ہی جنب اللہ ہوں جس کے حق میں تم نے تقصیر کی اور بعض نے کہا کہ میں ہی کہتا ہوں اور میں ہی سنتا ہوں
معفّوون، فإنهم نطقوا من غلبة کمال المحویة والانکسار، لا من
اور میرے سوا اور گھر میں کون ہے اور بعض نے کہا کہ میں ہی حق ہوں سو یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہیں کیونکہ وہ کمال محویت
الرعونة والاستکبار، وحفّتْ بهم سُکُرُ صهباء العشق وجذبات الحب
سے بولے ہیں نہ رعونت اور تکبر سے اور شراب عشق کے نشہ اور دوست برگزیدہ کے جذبات نے ان کو گھیر لیا سو یہ آوازیں
المختار، فخرجت هذه الأصوات من خوخة الفنآء لا من غرفة الخیلاء ﴿۷۶﴾
فنا کی کھڑکی سے نکلیں نہ تکبر کے بالا خانہ سے اور دون اللہ کی طرف انہوں نے قدم سے نہیں اٹھایا
وما نقلوا الأقدام إلی دون اللّٰه بل فنوا فی حضرة الکبریاء، فلا شک
بلکہ حضرت کبریا میں فنا ہوگئے سو کچھ شک نہیں کہ ان پر ان کلمات سے
أنهم غیر ملومین. ولا یجوز اتّباع کلماتهم وحرص مضاهاتهم، بل هی
کوئی ملامت نہیں۔ اور ان کے ان کلمات کی پیروی جائز نہیں اور نہ یہ روا ہے کہ ان کی مشابہت کی
کلمٌ یجب أن تُطوَی لا أن تُروی، ولا یؤاخذ اللّٰه إلا الذین کانوا من
خواہش کی جائے بلکہ یہ ایسے کلمے ہیں کہ لپیٹنے کے لائق ہیں نہ اظہار کے لائق اور خدا تعالیٰ انہیں سے مواخذہ
المتعمدین المجترئین.
کرتا ہے جو عمداً چالاکی سے ایسے کلمے منہ پر لاویں۔

وعجبتُ للنصاری ولا عَجَبَ من المسرفین، أنهم یقرّون بأن
اور مجھے عیسائیوں سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اس پر کچھ تعجب بھی نہیں وہ اقرار کرتے ہیں کہ
عیسٰی کان عبد اللّٰه وابن آدم، وکان یقول إنی رسول اللّٰه وعبده،
عیسیٰ خدا کا بندہ اور ابن آدم تھا اور کہا کرتا تھا کہ مَیں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں
وحثَّ الناسَ علی التوحید والاجتناب من الشرک، وانکسر وتواضع
اور توحید کے لئے رغبت دیتا تھا اور شرک سے ڈراتا تھا اور کسر نفسی اس میں اتنی تھی کہ

وقال لا تقولوا لی صالحا، ثم یجعلونه شریک الباریٔ ویحسبونه
اس نے کہا کہ مجھے نیک مت کہو پھر یہ لوگ اس کو خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہیں اور اس کو
رب العالمین، ویقولون ما یقولون ولا یخافون یوم الدّین. ویظنون
رب العالمین سمجھتے ہیں اور جو کہتے ہیں سو کہتے ہیں اور قیامت کے دن سے نہیں ڈرتے۔ اور یہ خیال کر رہے ہیں کہ
أن المسیح صُلب ولُعن لأجل معاصیهم وأُخذ لإنجائهم وعُذّب
مسیح ان کے گناہوں کے لئے مصلوب اور ملعون ہوا اور ان کے بچانے کے لئے ماخوذ اور معذب ہوا
لتخلیصهم، وأن الخَلْق أحفظَ الأبَ بذنوبهم، وکان الأب فظًّا غلیظ
اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہوں سے غصہ دلایا اور باپ
القلب سریع الغضب، بعیدا عن الحلم والکرم، مغتاظًا کالحرق
سخت دل سریع الغضب تھا حلم اور کرم اس میں نہیں تھا
المضطرم، فأراد أن یُدخلهم فی النار، فقام الابن ترحمًا علی
بلکہ غصے سے آگ کی طرح بھڑکا ہوا تھا سو اس نے چاہا کہ خلقت کو دوزخ میں ڈالے سو بیٹا بدکاروں پر رحم
الفُجّار، وکان حلیما رحیما کالأبرار، فمنَع الأبَ من قهره وزیادته،
کرکے شفاعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تھا پس اس نے اپنے باپ کو قہر اور
فما امتنع وما رجع من إرادته، فقال الابن یا أَبَتِ إن کنتَ أزمعتَ
زیادت سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ
تعذیب الناس وإهلاکهم بالفأس، ولا تمتنع ولا تغفر، ولا ترحم ولا ﴿۷۷﴾
ہے کہ لوگوں کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو ان کو نہیں بخشتا اور نہ
تزدجر، فها أنا أحمل أوزارهم وأقبَل ما أَبارَهم، فاغفِرْ لهم وافعَلْ بی
رحم کرتا ہے سو میں تمام لوگوں کے گناہ اپنی گردن پر لے لیتا ہوں سو ان کو تو بخش دے اور جو تو نے عذاب
ما ترید، إن کان قلیلا أو یزید. فرضِی الأب علی أن یصلب
دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باپ غضبناک راضی ہوگیا اور اس کے حکم سے بیٹا پھانسی دیا گیا

ابنه لأجل خطايا الناس، فنجّى المذنبين وأخذ المعصومَ وعذّبه
تا گناہ گاروں کو چھڑاوے اور گناہ گاروں کی طرح اس معصوم پر
بأنواع البأس كالمذنبين. هٰذا ما قالوا، ولكن العجب من الأب
عذاب ہوا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو عیسائی کہتے ہیں لیکن باپ سے تعجب ہے کہ وہ اپنے
الذى كان نشوانًا أو فى السُّبات أنه نسِى عند صليب ابنه ما كتب
بیٹے کو پھانسی دینے کے وقت اپنے اس قول کو بھول گیا جو توریت میں کہا تھا کہ میں اسی کو
فى التوراة وقال لا أُهْلِكُ إلّا الذى عصانى، ولا آخذ أحدًا مكانَ
ہلاک کروں گا جو میرا گناہ کرے اور میں ایک کی جگہ دوسرے کو نہیں پکڑوں گا سو اس نے
أحد من العصاة، فنكَث العهد وأخلف الوعد، وترك العاصين
عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گناہ گاروں کو چھوڑ دیا اور
وأخذ أحدًا من المعصومين. لعله ذهَل قولَه السابق مِن كبر السن
ایسے آدمی کو پکڑا جس پر کوئی گناہ نہیں تھا۔ شاید وہ اپنا پہلا قول بباعث بڑھاپے
وأرذل العمر وكان من المعمّرين.
اور پیرانہ سالی کے بھول گیا کیونکہ معمر تھا۔

والعجب من الابن أنه كان يعلم أن معشر الجن سَبَقَ الإنسَ
اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تھا کہ جنّوں کا گروہ آدمیوں سے
فى الخطأ ولا ينتهجون محجّة الاهتداء ، بل تجاوزوا الحد فى شباء ة
گناہ میں بڑھ گیا ہے اور وہ سیدھا راستہ اختیار نہیں کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی میں حد سے زیادہ بڑھ
الاعتداء ، ثم تغافلَ من أمر سيآتهم، وما توجّهَ إلى مواساتهم، وما شاء
گئے ہیں پھر اس نے ان کے بارے میں تغافل کیا اور ان کی ہمدردی کے لئے کچھ توجہ نہ کی
أن ينتفع الجن من كَفّارته، ويكون لهم حياةٌ من إبارته
اور نہ چاہا کہ اُس کے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اٹھاوے اور ان کو اس ابدی عذاب سے

ونجاة من نار أبدية التی أُعدّتْ لهم، فما نفعهم إبارته ولا كفّارته،
نجات ہو جو ان کے لئے تیار کیا گیا ہے سو جنوں کو اس کے مصلوب ہونے نے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا حالانکہ
وكانوا يؤمنون بالمسيح كما شهد عليه الإنجيل بالبيان الصريح،
وہ اس پر ایمان لاتے تھے جیسا کہ اس پر انجیل گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اس
فكأنّ الابن ما دعا تلك المذنبين إلى هذا القِرى وتقاعسَ كبخيل
کفارہ کی مہمانی کی طرف ان گناہ گاروں کو نہیں بلایا اور بخیلوں کی طرح
وضنين. ومنّ المحتمل أن يكون للأب ابن آخر، صُلِبَ لتلك ﴿۷۸﴾
تاخیر کی اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنّوں کے لئے پھانسی دیا گیا ہو
المعشر، بل من الواجبات أن يكون كذلك لتنجية العُصاة، فإنّ ابنًا
بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسے ہی ہو کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان
إذا صُلِبَ لنوع الإنسان مع قلة العصيان، فكم مِن حرىّ أن يُصلَب ابن
کے لئے جو تھوڑے ہیں پھانسی دیا گیا پس کس قدر لائق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنّوں کے لئے پھانسی ملے جو
آخر لنوعٍ جِنّيٍّ الذى ذنبهم أكبر وأكثر، وإلا فيلزم الترجيح بلا
گناہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑھے ہوئے ہیں ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی
مُرجِّح باليقين، ويثبت بخل الأب أو بخل البنين. ولا شك أن فِكْرَ
اور باپ اور بیٹوں کا بخل ثابت ہوگا اور کچھ شک نہیں کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر
مغفرة قوم عادين والتغافلَ من قوم آخرين، عُدولٌ صريح وظلم مبين،
دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے بلکہ
بل يثبت مِن هذا جهلُ الأب المنّان. أمَا كان يعلم أن المذنبين قومانِ،
اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اس کو معلوم نہیں تھا کہ گناہ گار لوگ دو قومیں ہیں
ولا يكفى لهم صليب بل اشتدت الحاجة إلى أن يكون ابنان
صرف ایک قوم تو نہیں سو دو قوموں کے لئے صرف ایک بیٹے کا پھانسی دینا کافی نہیں بلکہ کافی طور پر یہ مقصد

وصليبان لا يقال إن الابن كان واحدا فرضِي ليُصلَب لنوع الإنسان،
تب پورا ہوسکتا ہے کہ جب دو بیٹوں کو پھانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لائق نہیں کہ بیٹا تو صرف ایک
وما كان ابن آخر لكفّارةِ أبناء الجانّ. لأنا نقول فی جوابه إن الأب
ہی تھا وہ اسی پر راضی تھا کہ وہ فقط نوع انسان کے لئے پھانسی دیا جاوے کوئی دوسرا بیٹا تو نہیں تھا کہ تا جنوں کے لئے
كان قادرًا على أن يلد ابنا آخر، وما كان كالعاجز الحيران، فلا ريب
پھانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ باپ اس بات پر قادر تھا کہ اس بات کے لئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ اس نے پہلا بیٹا
أنه ترک الجنَّ عمدًا أو من النسيان، أو ما صلَب ابنًا ثانيًا مخافةَ بَتْرِه
جنا پس کچھ شک نہیں کہ اس نے جنّوں کے گروہ کو عمداً عذاب ابدی میں چھوڑا اور محض بخل کی راہ سے ان کے لئے کوئی
كالجبان. ومن المحتمل أن يكون الابن الآخر أحبَّ من الابن الأوّل
پھانسی پر نہ لٹکایا اور یہی گمان ہوسکتا ہے کہ چھوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات
إلى الأب التَّوُقان، وهذا ليس بعجيب عند ذوی الأذهان، فإنه قد
نہیں کیونکہ کبھی یہ بھی اتفاق ہوجاتا ہے کہ
يتفق أن الأصغر من الأبناء يكون أحبّ إلى الآباء . ففكِّرْ فی هذه
چھوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات میں فکر کر
الآراء ، وفی إلٰه هو ذو بنات وبنين. وسبحان ربنا عما يخرج من
(اور اس خدا کے بارہ میں) جس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور ہمارا خدا ان باتوں سے پاک ہے جو
أفواه الظالمين.
ظالموں کے منہ سے نکلتی ہیں۔

﴿۷۹﴾ **ثم بعد ذلک نرٰی أن آدم كان أول أبناء اللّٰه فی نوع الإنسان،**
پھر بعد اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان میں سے آدم ہی تھا
وقد أقرّتْ أناجيل النصارى بهذا البيان، ومن المعلوم أن الفضل
چنانچہ انجیلیں اس بات کا اقرار کرتی ہیں اور یہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہیں

للمتقدم لا للذی جاء بعده کالمضاهین. وقد خلق اللّٰہ آدم بیدہ وعلی
کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی ریس سے کوئی بات منہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتھ سے اور
صورتہ، ونفخ فیہ روحہ بکمال محبتہ، وأما المسیح فما کان لَبِنۃَ أوّلِ
اپنی صورت پر پیدا کیا تھا اور کمال محبت سے اس میں اپنا روح پھونکا مگر مسیح تو
الأساس، بل جاء فی أُخریات الناس، وکان من المتأخرین.
پہلی بنیاد کی اینٹ نہیں تھے بلکہ وہ تو آخری لوگوں میں آیا اور متاخرین میں سے کہلایا۔ پھر
ثم العجب أن إلہ النصاری ولَد الابنَ ولم یلد البناتِ، کأنہ عاف
تعجب یہ ہے کہ نصاریٰ کے خدا نے بیٹا توجنا مگر بیٹی کوئی نہیں جنی گویا اس نے دامادوں سے
الأَخْتانَ أو کرِہ أن یصاھر إلا الصِّفُتات، أوُ لم یجد کمثلہ الشرفاء
کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزّت دار نہ پایا
السراۃ . فھل من أعجوبۃ فی السکاری مثل أطروفۃ النصاری، أم ھل
جس کو لڑکی دیوے پس کیا عیسائیوں کے عقیدوں کے اعجوبہ کی طرح کوئی اور بھی اعجوبہ ہے یا ان کی مانند
رأیت مثلھم من المغلّسین؟ والأصل الموجب الجالب إلی ھذہ
تو نے کوئی اور بھی اندھیرے میں رات میں چلتا دیکھا۔ اور اصل موجب جس نے عیسائیوں کو اس
العقیدۃ الفاسدۃ والأمتعۃ الکاسدۃ، انھماکُھم فی الدنیا مع ھجوم
عقیدہ کی طرف کھینچا ان کا دنیا میں غرق ہونا ہے پھر اس کے ساتھ
أنواع العصیان وشوق نعماء الجِنان مع رِجس الجَنان. وأنت تعلم
قسما قسم کے گناہ اور پھر دل کی پلیدی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق بینی کی
أن الشحّ یُعمِی عینَ رؤیۃ الصواب، فلا یفتّش الشحیحُ العَجولُ مِن
آنکھ کو بند کر دیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھ نہیں دیکھتا
الوِھاد والحِداب، بل یسعی مستعجلا إلی ملامح السراب، بمجرد
پس اس ریت کی طرف جلدی سے دوڑتا ہے جو پانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے

استماع قول الكذّاب، وإذا بلغها فلا يجد إلا وادى التباب،
اور ایک جھوٹے کی بات کو سن کر اعتبار کر لیتا ہے اور جب اس ریت پر پہنچتا ہے تو بجز ایک جنگل ہلاک کرنے والے کے
فتضطرم نار العطش وتثِب عليه كالذياب، ويحترق القلب
اور کچھ نہیں پاتا تب اس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور اس پر بھیڑیوں کی طرح حملہ کرتی ہے اور اس کا دل ایسا جلتا
كاحتراق الجلباب، فيسقط على الأرض من غلبة الاضطراب،
ہے جیسا کہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہے پس بے قرار ہوکر زمین پر گر پڑتا ہے اور اس کی روح پرند
ويطير روحه كالطير ويلحق بالميّتين.
کی طرح پرواز کر جاتی ہے اور مردوں سے جا ملتی ہے۔

﴿۸۰﴾ **فمثلُ قوم اتّكأُوا على الكَفّارة من كمال الجهل والغرارة،**
پس ان لوگوں کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تکیہ کئے بیٹھے ہیں ان لوگوں کی
كمثل حمقى الذين كانوا من قوم متنصرين. طحطَحَ بهم قلّةُ المال
مانند ہیں جو ایک گروہ بے وقوف عیسائیوں کا تھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ قلت مال
وكثرة العيال، حتى كان الفقر حَصادَهم والتُرب مِهادَهم، وطعامهم
اور کثرت عیال کی وجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے کہ محتاجگی نے جس طرح کہ گھاس کاٹا جاتا ہے
بعض الأفاني وسَحُناء هم كالشيخ الفاني، وكانوا من شدة بؤسهم
ان کو کاٹ دیا اور زمین ان کا بچھونا ہوگیا اور کھانا ان کا گھاس پات ہوگیا اور ان کی شکل مارے فاقوں کے بڈھوں
مضطرين. فقيّض القدر لنَصَبِهم ووَصَبِهم أن جاء هم شيخ شَخُتُ
کی سی ہوگئی اور اپنے فقر فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے پس بُری تقدیر نے ان کے لئے یہ اتفاق
الخِلُقة، دقيق الشَرَكة، حقير السَّحُنة، وكان توجد فيه آثار
پیش کیا کہ ایک دبلا سا بڈھا ان کے پاس آیا جس کے مکروں کی جالی بہت ہی باریک تھی اور وہ کچھ رو دار صورت
الخصاصة والافتقار، ويبيّن حالَه الحِذاءُ المرقَّعُ وبلى الأطمارِ
نہیں تھا اور اس میں ناداری اور محتاجگی کے آثار نمایاں تھے اور اس کی پھٹی پرانی جوتی اور پرانی چادریں بتلا رہی تھیں کہ

فدخل وعليه بُرْدانِ رثّانِ، وفي يده سُبحة كسبحة الرُهبان، وكان
کس شان کا آدمی ہے پس وہ ان عیسائیوں کے گھر میں داخل ہوا ایسی حالت میں کہ دو پرانی چادریں اس پر تھیں اور ایک
سائلا معترًّا، وشَعِثًا مغبرًّا، قد لقِي متربةً وضرًّا، حتى انثنى محقوقِفًا
تسبیح ہاتھ میں جیسا کہ راہبوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور دراصل وہ ایک محتاج پریشان حال تھا جو کمال درجہ کی محتاجگی
مصفرًّا وكان لبسُه كثيرَ الانخراق بادىَ الإخريراق، وكانت هيئته
تک پہنچ چکا تھا یہاں تک کہ وہ زرد رنگ اور خم پشت ہو گیا اور کپڑے جا بجا پھٹے ہوئے تھے جن کو وہ چھپا نہیں سکتا تھا اور اس کی
تشهد على أنه ما أصاب هِلّةً ولا بِلّةً، وإن هو إلا معروق العظم ومن
صورت کہہ رہی تھی کہ ایک ادنیٰ سی بہبودی بھی اس کو حاصل نہیں اور وہ ایک بدبختی کی حالت میں ہے سو اسی حالت میں
الطالحين. فوَلَجَ حَلْقَتَهم بسوء حاله وأفانينِ مقاله، ليخدَعهم بزخرفةِ
وہ ان کے حلقہ میں داخل ہوا اور لگا باتیں بنانے تا کہ اپنی آراستہ کلام سے ان کو دھوکا دے سو اس نے پہلے تو سلام کیا اور
محاله، فسلّم ثم كلّم، وقال هل أدلّكم إلى مكسب مال تنجيكم من إقلال،
پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی آمدن کی راہ بتاؤں جو تمہیں ناداری کی حالت سے نجات بخشے اور تم اس سے
فتكونون ذوى أملاك ورياض، وترفَلون في ذيلٍ فضفاض، وتُفعِمون
بڑے مال ملک والے ہو جاؤ گے اور تمہارے باغ ہوں گے اور فاخرانہ کپڑوں میں لٹکتے پھرو گے اور روپیہ سے اپنے
صناديقكم كما يفعم الماء في حياض، فتصبحون متنعّمين؟ فرغبوا مِن
صندوق اس قدر بھر لو گے کہ جس طرح حوضوں میں پانی ہوتا ہے اور بڑے مالدار ہو جاؤ گے سو انہوں نے بے وقوف
حمقهم وشدة شحّهم في الأموال، وقالوا مرحبًا لك تعال تعال، ودُلَّنا ﴿۸۱﴾
عیسائیوں کے دل اپنی حماقت اور لالچ کی وجہ سے ایسے مال لینے کے لئے للچائے اور کہا کہ مرحبا تشریف لائیے اور ہمیں
إلى هذا المنوال، وإنا نفعل كل ما تأمر، ونحضر أينما تحضر، وستجدنا
ایسی راہ بتائیے اور ہم وہی کریں گے جو آپ فرمائیں گے اور جس جگہ حاضر ہونے کو کہو گے حاضر ہو جائیں گے اور ہم کو
من المتمثّلين الشاكرين. ففرِح الخُدَعةُ في قلبه على قيد الصيد وإصابة
آپ فرمانبردار اور شکر گذار پاؤ گے۔ پس وہ مکار یہ باتیں سن کر اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکار مارا گیا

الکید، وعرَف أنهم سقطوا فی شبکته واغترّوا بخدیعته، وجاء وا
اور فریب چل گیا اور وہ احمق اس کے دام میں پھنس گئے اور اس کے فریب میں آ گئے اور اس کی سیٹی سن کر اس کے جال کے
تحت فُخّه بصفیره وزفرته، فکلّمهم بأحادیث ملفّقةٍ، وأکاذیب
نیچے آ بیٹھے سو کہیں کی کہیں لگا کر جھوٹی باتیں سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھ کو تم پر بڑا ہی
مزخرَفةٍ، وقال ما لی یأخذنی رقّةٌ علیکم، ویهوی قلبی إلیکم؟ لعل اللّٰه
رحم آتا ہے شاید خدا تعالیٰ نے میرے چشمہ میں تمہاری کچھ قسمت لکھی ہے
قدّر لکم حظًّا فی منهلی، ونُزُلاً فی منزلی، وأراد أن یجعلکم من
اور میرے مہمان خانہ میں تمہاری مہمانی مقدر ہے اور شاید خدا تعالیٰ نے چاہا کہ تم کو مالدار کردے۔ اور مجھے
المتمولین. وقد کنتُ أعلم أنکم مِن أکرمِ جرثومةٍ وأطهرِ أرومةٍ، ومِن
پہلے سے معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور نیز رئیسوں کے بیٹے اور دولت مندوں
أبناء بناة المجد وأرباب الجد، والآن أراکم بصفر الید، فأُلقِیَ فی قلبی
کی اولاد ہو اور اب میں تم کو افلاس کی حالت میں دیکھتا ہوں سو میرے دل میں ڈالا گیا جو میں تم پر رحم اور
أن أرحمکم وأشفق علیکم، وأقوم لمواساتکم ودفع آفاتکم، وکذلک
شفقت کروں اور تمہاری ہمدردی کے لئے کھڑا ہو جاؤں اور اسی طرح میری عادت ہے
وقعتْ شِیمتی، واستمرّت عادتی. وخیرُ الناس من ینفع الناس، ویعین
کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو نفع پہنچاوے اور مسکین لوگوں کی مدد کرے۔
ذوی الفاقات والمساکین. وستَعجُمون عُودَ دعوای وحلاوةَ جَنای،
اور تم عنقریب میرے دعویٰ کی شاخ کا پھل آزما لو گے اور میرے پھل کی حلاوت تمہیں معلوم ہو جائے گی
وإنّی لمن الصادقین. فکلوا هنیئًا مریئًا هذه المائدة الواردة، واستقبلوا
اور میں سچا ہوں سو تم اس کھانے کو جو اترا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کھاؤ اور اس دولت کی طرف رخ کرو
هذه الدولة الحاردة، وخذوا تلک الغنیمة الباردة شاکرین.
جس نے تمہاری طرف آنے کا قصد کیا اور اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو۔

فاذهبوا سارعين مبادرين إلى بيوتكم، لتُعطَوا أجرَ قنوتكم،

سو اپنے گھروں کی طرف جلدی کر کے دوڑو تا کہ تم کو اس فرمانبرداری کا اجر ملے اور میرے پاس

﴿۸۲﴾ **وأْتونى بمّا كان عندكم من أثارةِ مال بقى من زوال، مِن نوع حِليةٍ من**

وہ سب مال لے آؤ جو از قسم زیور چاندی اور سونے کے تمہارے گھروں میں باقی رہ گیا ہو اور اپنے ہمسائیوں اور

ذهب كان أو فضّة، أو حُلى جيرانكم وخلانكم، ولا تتركوا شيئا منها،

دوستوں کے بھی زیور لے آؤ اور اپنے گھروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آ جاؤ۔

وارجعوا مستعجلين. وإنى أقرأ عليها كلماتٍ كرُقْيةٍ، وأعكف على

اور میں ان زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے وہی عمل کرتا رہوں گا تب

هذا العمل إلى بضع ساعة، فتهيج فى الحلى ثورةُ مَزِيَّة، وكلُّ حِلية

زیوروں میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا اور ہریک زیور پھولے گا اور بڑھے گا اور ان کا بڑھنا صاف

تربو وتنمو، والزيادات فيها تبدو، حتى تكون الحلى مئةَ أمثالها،

معلوم ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ زیور سو گنا ہو جائے گا۔ اور اس پر کامل

وتنزل عليها بركات بكمالها وتُعجِب الناظرين.

برکتیں نازل ہوں گی اور دیکھنے والے تعجب کریں گے۔

ولا تعجبوا لهذا الحديث، فإن فيه سر كسرِّ التثليث، فلا

اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہی بھید ہے جیسا کہ تثلیث کا بھید سو تم

تسألونى عن دلائل كفلسفيين. العمل عجيب، والوقت قريب،

فلسفیوں کی طرح اس کے دلائل مت پوچھو۔ عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم

وتكونون من بعد قومًا متنعّمين. فاغترّوا بقول الكاذب المكّار،

بعد اس کے بڑے مالدار ہو جاؤ گے پس وہ لوگ اس فریبی کی بات پر دھوکا کھا گئے

وحسبوا هذا العمل كالتثليث من الأسرار، بما لكَزهم حمارُ الجهل

کیونکہ جہالت کا گدھا ان کو ایسی لات مار چکا تھا جو کاٹنے والی تھی

الجذّارُ، وبتَرهم سيفُ الشحِّ البتّارُ. فألقتْ في الضلالة الثانية
اور لالچ کی تلوار ان کو دو ٹکڑے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے ان کو دوسری
الضلالاتُ الأولى، وتكونتْ مِن ظلمة ظلمة أخرىٰ، فمالوا إليه
گمراہی میں ڈال دیا اور ایک اندھیرے سے دوسرا اندھیرا پیدا ہوگیا۔ پس اس کی طرف ایسے مائل
كما كانوا مالوا إلى عقائد المسيحيين. قالوا ما نشقّ عصا أمرك،
ہوگئے جیسا کہ وہ مسیحی عقیدوں کی طرف مائل تھے اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے
وما نلغى تلاوة شكرك، وقد أتيتَنا من الغيب كملائكة منجِّين.
شکر کو ہم نہیں چھوڑیں گے اور تُو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا اترا جیسا کہ فرشتے نجات دینے والے اترتے
فبادَروا إلى بيوتهم في فكر قُوُتهم وتنضير سَبُروتهم، وما شكّوا وما
ہیں پھر وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف دوڑے اس فکر میں کہ قوت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز
تقاعسوا، بل كلٌّ منهم ذهبَ ليأتي به الذهب، وزاب ليزداب، ﴿۸۳﴾
ہوجائے اور کچھ شک نہ کیا اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک ان میں سے دوڑا تا کہ سونا لاوے اور چلنے میں جلدی کی تا کہ وہ کچھ بھار
وكانوا في سكرة حرصهم كالمجانين. فلما دخلوا ربوعهم مَراحًا،
اٹھالیوے اور اپنی حرص کے نشہ میں سودائیوں کی طرح ہو رہے تھے۔ اور پھر جبکہ وہ اپنے گھروں میں خوش خوش داخل ہوئے
قالوا لأهلها أنعِموا صباحًا، ثم قصّوا عليهم القصّة، وهنّأوهم
تو داخل ہوکر کہنے لگے کہ گڈ مارننگ پھر ان لوگوں کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور ہنس ہنس کر ان کو مبارک باد دی
متبسّمين. فصدّقوا قولهم الذين كانوا كمثلهم في الجهالة
پس ان لوگوں نے جو جہالت اور گمراہی میں ویسے ہی تھے ان کی باتوں کی تصدیق کی
ونظيرهم في الضلالة، وكانوا يتغنون فرحين. فنزعوا الحلى من
اور مارے خوشی کے گانے لگے۔ پھر ان لوگوں نے اپنی عورتوں کے اعضاء
أعضاء نسائهم وآذان إمائهم وآناف بناتهم وأيدى أخواتهم وأرجل
اور اپنی لونڈیوں کے کانوں اور اپنی بیٹیوں کے ناکوں اور اپنی بہنوں کے ہاتھوں اور اپنی

أمهاتهم، وأشركوا في تلك التجارة نساءَ أصدقائهم وأزواج

ماؤں کے پیروں سے زیور اتارے اور اس تجارت میں ان لوگوں کو بھی شریک کرلیا جو ان کے دوستوں کی عورتیں اور ان کے

أحبّائهم، بل نسوانَ جيرانهم وعذارى أقرانهم، وغادروهن كأشجار

آشناؤں کی بیویاں تھیں بلکہ اپنے ہمسائیوں کی عورتوں اور اپنے ہم مرتبہ لوگوں کی کنواری لڑکیوں کو بھی اس تجارت میں داخل

خالية من ثمار وغادر كل أحد بيته أنقَى من الراحة، طمعًا في كثرة

کیا اور ان عورتوں کو ایسی حالت میں چھوڑا جیسا کہ درختوں سے پھل اتارا جاتا ہے اور ہر یک نے اپنے گھر کو ہتھیلی کی طرح

المال وزيادة الراحة ثم رجعوا مستبشرين، ونبذوا الحلى أمام يديه

صفاچٹ چھوڑا اس طمع سے کہ مال بڑھے گا اور بہت آرام ہوگا پھر خوش خوش واپس آئے۔ اور آ کر اس مکار کے آگے تمام زیور

فرحين. فلما رأى المكّار امتلاء كيسه وانجلاء بؤسه، ورأى حمقهم

ڈال دیا اور اس حرکت کرنے کے وقت بہت خوش تھے پس جبکہ اس مکار نے دیکھا کہ اس کا تھیلا بھر گیا اور سختی جاتی رہی اور یہ

وجهلهم، فرِح فرحًا شديدًا، ووجد نفسه غنيًّا صنديدًا، قال أعلم أنكم

بھی دیکھا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہیں تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئیں ایک غنی رئیس کی طرح پایا کہنے لگا کہ میں جانتا

ذوو حظ عظيم ومن الفائزين، وستجتنون جَنَى عملكم وتعلُون

ہوں کہ تم لوگ بڑے ہی خوش قسمت ہو اور ان میں سے ہو جو مراد پاتے ہیں اور عنقریب تم اپنے عمل کا پھل چنو گے اور اپنے

مطاجملِكم، وتذكرونني إلى أبد الآبدين.

اونٹ پر سوار ہو گے اور ہمیشہ مجھے یاد رکھو گے۔

ثم قال يا معشر الأخيار وأكباد هذه الديار، اعلموا أن هذا

پھر کہنے لگا کہ اے نیکوں کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشو آپ لوگ یقیناً جانیں کہ یہ عمل

العمل من الأسرار، وقد وجب إخفاء ها من الأغيار، ومن أشراط هذه

اسرار میں سے ہے اور غیروں سے چھپانا اس کا واجب ہے اور اس کی شرطوں میں سے ہے جو

الرُّقْية قراءتُها في الزاوية على شاطئ الوادى عنَد نهر جار في ﴿۸۴﴾

اس کو گوشہ خلوت میں پڑھیں کسی جنگل کے کنارہ پر اس جنگل میں جہاں نہر بھی

البادية، وكذلك عُلِّمت من المعلِّمين، فهل تأذنونّي أن أفعل كذا،
جاری ہو اور اسی طرح مجھے استادوں نے سکھلایا ہے۔ اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہیں کہ میں ایسا ہی
وأرجع إليكم بذهب كأمثال الرُّبَى، لترجعوا إلى شركائكم بمال ما
کروں اور ٹیلوں کی طرح مال لے کر واپس آؤں تا تم وہ مال لے کر اپنے شریکوں کے پاس جاؤ
رأته عين الناظرين؟ وسترون قناطيرًا مقنطرة من الذهب الخالص
جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو اور عنقریب تم ڈھیروں کے ڈھیر سونا اور خوبصورت مال دیکھو گے
والمال المليح، ولا ترون نظيره في التنجية إلّا كفّارة المسيح،
اور بجز کفارہ مسیح کے نجات دینے میں اس کی کوئی نظیر نہیں پاؤ گے تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی
ويكفي لدينكم الكفّارةُ ولدنياكم هذه الإمارة، فنجوتم في الدارينِ
ہے اور تمہاری دنیا کے لئے یہ امیری مکتفی ہے سو تم دونوں جہانوں میں
من تحريك اليدين ومِن جهد الجاهدين. قالوا الأمر إليك والقلب
محنت اور کوشش کرنے سے آزاد ہو گئے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم تیرے حکم کے تابع ہیں اور
لديك، وإنك اليوم لدينا مكين أمين. قال طوبٰى لكم ستُفتَح
ہمارے دل تیرے پاس ہیں اور آج تو ہماری نظر میں با مرتبہ اور امین آدمی ہے۔ کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے
عليكم أبواب المسرّة وتُعطٰى لكم مفاتيح الدولة، بل أعلّمكم رُقْيتي،
دروازے کھلیں گے اور تمہیں دولت کی کنجیاں دی جائیں گی بلکہ میں تمہیں یہ منتر بھی
لكي لا تضطربون عند غيبتي، ولكي تكون لكم دولة عظمٰى ومُلكٌ لا
سکھلا دوں گا تا میری عدم حاضری میں تمہیں کچھ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہیں ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ
يبلٰى. قالوا لا نستطيع إحصاء شكرك وإنك أكبر المحسنين. قال
دولت ہے اور ایک ایسا ملک ہے جس کا انتہا نہیں انہوں نے کہا کہ ہم تیرا شکر نہیں کر سکتے تو سب احسان کرنے والوں
جَيُرَ، ما علّمتُ أحدًا هذا العمل من قبلكم، ولا أعلِّم بعدكم
سے بزرگ تر ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ تم یقیناً سمجھو کہ یہ عمل مَیں نے تم سے پہلے کسی کو نہیں سکھایا اور نہ بعد تمہارے کسی کو

قومًا آخرين. فسألوا عنه سرَّ هذا التخصيص وحكمةَ تحديد

سکھاؤں گا۔ پس انہوں نے اس تخصیص کا بھید اس سے دریافت کیا اور اس چمک کے محدود رکھنے کی حکمت پوچھی

هذا التبصيص، فأقسمَ بالأقنوم الذى يجير الجانى أنه ضاها فى

پس اس نے اس اقنوم کی قسم کھائی جو گناہ گار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے کہ وہ اس عادت میں اقنوم ثانی سے مشابہ ہے۔

هذه العادة بالأقنوم الثانى، وجعلهم كالمسيح من المتفردين. ثم

یعنے جیسے اقنوم ثانی نے حضرت عیسٰے سے پہلے کسی اور سے تعلق نہیں کیا نہ بعد میں کرے گا ایسا ہی اس نے اس قوم سے

شمّر ذيله ليطير كالعقاب، فغدا بإزعام الذهاب ولا اغتداءَ

یہ تعلق پیدا کیا اور کہا کہ میں نے اقنوم ثانی کی طرح ہو کر تمہیں مسیح کی طرح اپنے تعلق سے خاص کر دیا ہے پھر اس

الغراب، وقال لهم عند الفرار يا سادات الأمصار وصناديد

نے اپنا دامن اکٹھا کیا تا کہ عقاب کی طرح اڑ جائے پس اس نے چلے جانے کی نیت سے صبح کی ایسی صبح کہ کبھی

الديار، سآتيكم إلى نصف النهار، فانتظِرونى قليلًا من الانتظار، ولا ﴿۸۵﴾

کوے نے بھی نہ کی ہو اور بھاگنے کے وقت ان کو کہنے لگا کہ اے شہروں کے سرداروا اور ولائیتوں کے رئیسوں میں

تأخذكم شىء من الاضطرار، فإن الرُقْية طويلة والبُغْية جليلة،

دو پہر تک تمہارے پاس آؤں گا سو تم نے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور تمہیں کچھ بے قراری نہ ہو کیونکہ منتر

والطبيعة عليلة، والمسافة بعيدة، والبرودة شديدة، وما كنت أن أشقّ

بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت

على نفسى فى هذا الضُّعف والنحافة، وما أجد فى بدنى قوّةَ قطع

پڑتی ہے اور میرا دل نہیں چاہتا کہ اس ضعف اور پیرانہ سالی میں یہ مشقت اپنے پر اٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ

المسافة، وإنى نبذت عُلَق الدنيا كلها، وتركت كُثْرَها وقُلَّها، وما

قوت بھی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں اور میں دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اس کے کچھ اچھا دکھائی

يسرّنى إلا ذكر المسيح ربّ العالمين (لعنة اللّٰه على الكاذبين)

نہیں دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہے۔

ولٰكنّى كلّفت نفسى لكم بما رأيتكم من قبائل الشرفاء

مگر میں نے تمہارے لئے یہ کلفت اٹھائی کیونکہ میں نے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور

ووجدتكم كأطلال الأمراء وفى الضرّاء بعد النعماء ، وبما تحقّقت

میں نے دیکھا کہ تم امیروں کے باقی ماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو اور اس لئے بھی کہ ہم میں اور تم میں

المصافاة وانعقدت المودّات، فهاجت رحمتى وماجت شفقتى،

بہت پیار ہوگیا ہے اور دوستانہ ربط ہوچکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اٹھی

وجذبنى بَخْتُكم المحمود ونجمكم المسعود، فأردت أن أجعلكم

اور موجزن ہوئی اور تمہارے طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا سو میں نے چاہا کہ

كالسلاطين. وسأرجع إليكم مع الجَنى الملتقط، فانتظِروا بالقلب

تمہیں بادشاہ کی طرح بنا دوں۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لے کر تمہارے پاس آؤں گا سو آرزومند دل

المغتبط، سترون بيضاء وصفراء كحليلة جميلة زهراء ، وأُوافيكم

کے ساتھ میرے منتظر رہو عنقریب تم سونے اور چاندی کے ایسے جلوہ کو دیکھو گے جیسے کہ ایک خوبصورت

كالمبشّرين المستبشرين. فذهب وتركهم مغبونين. فما فهموا أنه غَرَّ

عورت سامنے آجاتی ہے۔ سو اس نے یہ کہا اور چلا گیا اور ان کو ٹوٹے میں چھوڑ گیا۔ سو انہوں نے نہ سمجھا کہ

وطلب المفرّ، وفرحوا بتصور حصول المراد، ولبثوا يرقبونه رِقبةَ

وہ دھوکا دے گیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کے تصور میں وہ خوش ہوئے اور اسی جگہ ٹھہرا کر ایسے طور سے اس کی

أهلّة الأعياد، وينتظرونه انتظارَ أهل الوداد متنافسين، إلى أن

انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کی جاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہاں تک کہ

تلبست الشمس كالمتندمين نقابَها، وسوّدت كالمحزونين ثيابها،

سورج نے شرمندوں کی طرح اپنا منہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غم ناک لوگوں کی طرح سیاہ کپڑے پہن لئے

وألغتْ كالمخدوعين حسابها، واختفتْ بوجْه مصفرّ كالمنهوبين. ﴿۸۶﴾

اور اپنے وجود کو دھوکا کھانے والوں کے مال کی طرح حساب سے نظر انداز کر دیا اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ

فلما طال أمد الانتظار، وتجاوز الوقت من موعد المكّار، وأضاعوا فی
لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہیں جن کے مال لوٹے جاتے ہیں پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہوگیا اور اس مکار کے وعدہ
رِقبة الزمانَ، وبانَ أن الرجل قد مانَ، نهضوا كالمجانين، وسعوا إلى كل
سے وقت بڑھ گیا اور جبکہ بہت سا وقت انہوں نے انتظار میں ضائع کیا اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو جھوٹ بول گیا تو
طرف مفتّشين، وعدَوا إلى اليمين واليسار مرتعدين، بتصوُّر الحلى
سودائیوں کی طرح اٹھے اور ہر یک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور دائیں بائیں طرف دوڑتے ہوئے گئے اور بڑے زیوروں
الكبار وفِكْرِ هتك الأستار. فلما استيأَسوا منه كالثكلى سقطوا
کا خیال اور پردہ دری کا بھی فکر تھا پس جب کہ اس کے ملنے سے زن فرزند مردہ کی طرح نو امید ہو گئے تو
كالموتى، وأكبّوا على وجوههم باكين، وعرفوا أنهم قد خُدعوا بل
روتے ہوئے اپنے مونہوں پر گرے اور سمجھ گئے کہ ہمیں دھوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹا گیا اور
جُدعوا ومن القوم قُدعوا، فضربوا على خدودهم قائلين يا ويلنا إنا كنا
قوم سے ہم ہٹائے گئے تب انہوں نے اپنی گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر واویلا ہم تو لوٹے گئے
منهوبين مخدوعين. ثم ألقوا على رؤوسهم غبار الصحراء، وصعدت
دھوکا دیئے گئے پھر انہوں نے اپنے سروں پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور ان کی فریاد آسمان تک پہنچ گئی
صرخهم إلى السماء، وجمعوا الناس حولهم من شدة الجزع والفزع
تب قوم ان کے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور انہوں نے اس بلا سے نازل ہوئی اور اس زخم سے جس کا شگوفہ نکلا
والبكاء. فجاء هم القوم مُهرَعين، فسألوا عن بلاءٍ نزل وجُرْحٍ ابتزل، وعن
اور اس مصیبت سے جس نے دلوں کو گلایا اور اس حادثہ سے جس نے بے قراری پیدا کی
مصيبة مذيبة للقلوب وداهيةٍ مهيّجة للكروب، واستفسروا من تفاصيل
دریافت کیا اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی سو انہوں
المصيبة وكيفية القصة. فعافُوا أن يبيّنوا خوفًا من طعن الناس والخزى بين
نے بیان کرنے سے دل چرایا کیونکہ وہ لوگوں کے لطن طعن اور خاص و عام

العوام والخواص، ومع ذلک کانوا صارخین. فقال القوم ما لکم لا
میں رسوا ہونے سے ڈرے مگر باوجود اس کے فریاد کر رہے تھے۔ پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو
ترقأ دمعتکم ولا تسکن زفرتکم، أظُلِمتم من قوم عادین؟ لِم تسترون
نہیں تھمتے اور تمہاری چیخیں کم نہیں ہوتیں کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا کیوں تم حقیقت کو چھپاتے
الحقیقة وتزیدون الکربة، ألا ترون إلی لوعةِ کرب المحبّین؟ فصاحوا
اور اپنے دوستوں کی بے قراری کو زیادہ کرتے ہو۔ پس انہوں نے پھر ایک چیخ ماری جو ایک زیاں رسیدہ
صیحة المغبون، واستحیوا مِن إظهار الکمد المکنون، ثم بیّنوا القصّة
مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھول دیا اور غصہ ظاہر
وأبدوا الغُصّة، ومّا کادوا أن یبیّنوا، ولکن عجزوا عن إصرار ﴿۸۷﴾
کر دیا اور نہیں چاہتے تھے کہ ظاہر کریں لیکن اصرار کرنے والوں کے اصرار سے عاجز آ گئے۔ پس ہر یک
المصرّین. فلامَهم کلُّ أحد من العقلاء، ومطرت مِن کل جهةٍ سهامُ
عقلمند نے ان کو ملامت کی اور ملامت کرنے والوں کے ہریک طرف
العُذلاء، فنکسوا رؤوسهم متندمین. وقال المعیّرون یا معشر الحمقاء
سے تیر برسے۔ پس انہوں نے شرمندہ ہوکر سر جھکا لئے اور ملامت کرنے والوں نے کہا
وأئمة الجهلاء، ألستم علِمتم أنه جاء کم فقیر بادی الخذلان، وعلیه
کہ اے احمقو اور جاہلوں کے پیشواؤ کیا تمہیں معلوم نہیں تھا کہ ایک محتاج تمہارے پاس آیا جس کی بے عزّتی کھلی کھلی تھی
بُردانِ رثّانِ کالعُثان؟ فمن کان فی أطمار کیف یهبکم رِیاشَ أفخارٍ،
اور اس پر پرانی چادریں دھوئیں کی طرح تھیں سو جو شخص آپ ہی پرانی چادریں رکھتا تھا وہ تمہیں لباس فاخرہ
وینجیکم من أسرِ أوطار؟ أما رأیتم علیه أثر الإفلاس، فکیف شغفتم به
کہاں سے دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تم نے افلاس کے آثار اس میں نہیں پائے تھے
أکنتم أنعاما أو من الناس؟ ثم کانت هذه الخرافات بعیدة من قانون
پھر کیوں تم اس کے فریفتہ ہو گئے کیا تم چار پائے تھے یا آدمی تھے پھر قطع نظر اس سے یہ باتیں بھی ازقبیل

القدرة وخارجة من السنن المستمرة، فكيف قبِلتموها وقائلَها إن
خرافات اور قانون قدرت سے بعید تھیں اور خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ سے دور تھیں پس اگر تم عقلمند تھے تو کیوں اس شخص کو
كنتم عاقلين.
اور اس کی باتوں کو قبول کر لیا۔

وكيف نسيتم تجارب الحكماء، أكنتم أنعامًا أو كنشوانِ
اور کیونکر تم نے حکیموں کے تجارب کو فراموش کر دیا کیا تم چار پائے تھے یا شراب سے مست تھے
الصهباء مخمورين؟ وكيف ظننتم أنه صدوق أمين مع أنه خالفَ
اور تم نے کیونکر جانا کہ وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقوں کے برخلاف
الصادقين أجمعين؟ أما رأيتم أطماره؟ أما شاهدتم إزاره؟ أما سمعتم من
بات کہی کیا تم نے اس کی پرانی چادریں نہ دیکھیں کیا تم نے مکاروں کے قصے
قبل قصصَ المكّارين؟ فلا تلوموا أحدًا ولوموا أنفسكم إنكم قد
نہیں سنے تھے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تم نے
أهلكتم نسوانكم وإخوانكم وخلانكم وجيرانكم، فليبكِ على
اپنی بیویوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں اور اپنے ہمسائیوں کو ہلاک کر دیا پس چاہیئے کہ ہر یک
فهمكم من كان من الباكين.
رونے والا تمہاری سمجھ پر روئے۔

هذا مثل المسيحيين وكفّارتهم وجهلهم وغرارتهم، وما قلنا
یہ عیسائیوں اور ان کے کفارہ کی مثال ہے اور ان کی نادانی کا نمونہ ہے اور ہم نے
ذلك إلا نصاحةً للّٰه لقوم جاهلين. ولكن المسيح والصالحين من
محض للہ نادانوں کے لئے یہ نصیحت بیان کی ہے۔ مگر مسیح اور اس کے نیک اصحاب اس مثیل
أصحابه مبرَّؤون من ذلك المثل وخطابه، وما نتوجه إلا إلى الخائنين ﴿۸۸﴾
سے مبرا ہیں اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ لوگوں کی طرف ہے

الذين سيرتهم سيرة السرحان ولبوسهم لبوس الرُّهبان، وقد تبينَ
جن کی خصلت بھیڑیئے کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور ان کی برگشتگی اور ان کی رات کی سختی ظاہر
انكفاء هم وبرح ليلا ئهم، وتبين أنهم من الضالين المضلين. ومن وقاحتهم
ہوچکی ہے اور ظاہر ہوچکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہیں۔ اور ان کی کمال بے شرمی ہے
أنهم مع جهلهم يصولون على الإسلام، ويضلّون طوائف الأنام، ويشيعون
کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے
أنواع الآثام، وكانوا قومًا دجّالين. فليندموا على بادرة الاعتقاد، وليخافوا
گناہوں کو پھیلا رہے ہیں اور وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہیئے کہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہوں اور
خسرانهم يوم المعاد، وما أنا إلّا نذير من ربّ العالمين.
اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈریں اور **میں تو ایک ڈرانے والا خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔**

إنّي من اللّٰه العزيز الأكبرِ حقٌّ فهل من خائفٍ مُتدبّرِ
میں اس خدا کی طرف سے ہوں جو بزرگ اور عزت والا ہے یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے! جو ڈرے اور سوچے
جاءت مرابيع الهدى ورِهامُها نزلتْ وجَوْدٌ بعدها كالعسكرِ
ہدایت کے بہاری مینہ آ گئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو اتر آئے اور بڑا مینہ اس کے بعد ایک لشکر کی طرح آنے والا ہے
جُعلت ديار الهند أرضَ نزولها نصرًا بما صارت محلَّ تنصُّرِ
ان مینہوں کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانوں میں پھیلنے کی یہی جگہ ہے
فيها جموع يشتمون نبيَّنا فيها زروع من ضلالٍ مُوثَرِ
اس ملک میں ایسے لوگ ہیں جو ہمارے نبی صلعم کو گالیاں دیتے ہیں اس ملک میں گمراہی کی کھیتیاں ہیں جو پسند کی گئی ہیں
قوم يعادون التُّقٰى مِن خبثهم ويؤيدون أمورَ ضِدٍّ تطهُّرِ
وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنے خبث کے پرہیزگاروں سے دشمنی رکھتی ہے اور ناپاکی کی باتوں کو شائع کر رہے ہیں
وتكنّستْ ذاتَ المِرار ظبيُّهمُ إذ صُلتُ عند تناضُلٍ كغضنفرِ
اور کئی مرتبہ ان کے ہرن مجھ سے چھپ گئے جب کہ میں نے لڑائی کے وقت شیر کی طرح حملہ کیا

منهم خبيث مفسد متفاحش أُخبِرتُ عنه وليتني لم أُخبَرِ
ان میں سے ایک خبیث مفسد بدگو دشنام دہ ہے مجھے اس کی اطلاع دی گئی ہے کاش کہ نہ دی جاتی یعنی اس کا وجود ہی نہ ہوتا

﴿۸۹﴾ غُولٌ يسبّ نبيَّنا خيرَ الورىٰ لُكَعٌ وليس بعالم متبحّرِ
ایک شیطان ہے جو ہمارے نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہے سفلہ نادان فرومایہ ہے اور ایسا نہیں ہے کہ کوئی عالم متبحر حقائق کی تہ تک پہنچنے والا ہو

يا غُولَ باديةِ الضلالة والهوىٰ تهذى هوًى مِن غير عينِ تبصُّرِ
اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان تُو محض ہوا پرستی سے بکواس کر رہا ہے اور معرفت کی آنکھ تجھ کو حاصل نہیں

قطّعتَ قلب المسلمين جميعهم كم صارم لك يا عَبيطُ وخنجرِ
تو نے تمام مسلمانوں کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اے دروغگو جنگجو ہمیں یہ تو بتلا کہ تیرے پاس کتنی تلواریں اور خنجر ہیں

إنا تصبَّرنا على إيذائكم والنفس صارخة ولم تتصبرِ
ہم نے تو تمہارے دکھ دینے پر بتکلف صبر کیا مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہیں کر سکتی

إنا نرى فتنًا تذيب قلوبنا إنا نرى صورًا تهولُ بمنظرِ
ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہیں جو دلوں کو گلاتے ہیں ہم وہ منہ دیکھ رہے ہیں جو ہمیں ڈراتے ہیں

جاءوا كمفترس بنابٍ داعسٍ دحسًا ككلب نابح متشذّرِ
وہ ایک شکار مارنے والے کی طرح نیزہ مارنے والے دانتوں کے ساتھ آئے قوم میں تفرقہ ڈالنے والے ہیں اس کتے کی طرح جو آواز کرتا اور حملہ کرنے کے لئے دم اکٹھی کر لیتا ہے

كانوا ذيابًا ثم وجدوا سَخُلةً في البرّ منفردًا أسيرَ تحسُّرِ
وہ تو بھیڑیئے تھے سو انہوں نے جنگل میں ایک اکیلا برہ پایا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

وترى بطون المفسدين كأنها قِربٌ بما نالوا كمالِ تعَجُّرِ
اور مفسدوں کے پیٹوں کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ مشکیں ہیں کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ ان میں بل پڑتے ہیں

حاذت مطاياهم على أعناقنا حتى تكسّرنا كعظمٍ أنخَرِ
انہوں نے اپنی سواریوں کو ہماری گردنوں پر سخت دوڑایا یہاں تک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کی طرح ہوگئے

فاض العيون من العيون كأنها ماء جرى من عَنْدَمٍ متعصّرِ
آنکھوں سے چشمے جاری ہوگئے گویا کہ وہ دم الاخوین کا پانی ہے جو اس کے نچوڑنے کے وقت چک رہا ہے

فنهضتُ أنصَحهم و كيف نصاحتى قومًا أوابدَ معجَبين كضيطَرِ

پس میں گالیاں دینے والوں کو نصیحت کرنے کے لئے اٹھا اور میرا نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہوسکتا تھا جو ایک وحشی اور خودبیں اور فرومایہ اور بے خبر آدمی کی طرح ہے

قد غُودِرَ الإسلام مِن جهلا تهم وخلَتْ أماعزُ عن سحابٍ ممطرِ

عوام نادان نے ان کے باطل وساوس سے اسلام کو ترک کر دیا اور وہ پتھریلی زمین برسنے والے بادل سے محروم رہ گئی

شاقت قلوبَ الناس ظُعُنُ جِيائهم فتأبّطوا بُرَحاءَهم بتخيُّرِ ﴿۹۰﴾

لوگوں کے دلوں کو ان ہودج نشینوں نے شوق دلایا جو ان کی ہنڈیوں کے سرپوش کے اندر تھیں سو انہوں نے ان کی بلا کو دیدہ دانستہ بغل میں لے لیا

زُجَلٌ عمون منجّسو عرصاتِنا فَجَأَتْ طوائحُهم كذِيْبٍ مُبكِرِ

اندھی جماعتیں ہیں جو ہمارے ملک کو پلید کر رہی ہیں ان کے حوادث ناگاہ ہم پر ہوئے اور وہ ایسے آئے جیسا کہ بھیڑیا فجر کے وقت شکار کے لئے نکلتا ہے

والعين باكية وليس بكاؤنا شيئًا سِوى الفضل المنير المسفِرِ

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہیں رکھتا بجز اس فضل کے جو روشن کرنے والا اور صبح کے وقت آنے والا ہے

إن البلايا لا يرُدُّ رِكابَها إلا يدا ملِكٍ قدير أكبرِ

بلاؤں کے اونٹ سواروں کو کوئی رد نہیں کر سکتا مگر اس بادشاہ کے دونوں ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

إن المهيمن لا يُضِيع عباده فَافْرَحْ ولا تحزنْ بوقتٍ مُضجِرِ

خدا اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرے گا سو تو خوش ہو اور ایسے وقت میں جو دل کو تکلیف دینے والا ہے غمگین مت ہو

أيها المتنصّرون والعادون العمون لقد جئتم شيئًا إدًّا، وجُزتم عن القصد جدًّا. تعبدون من مات وفاتَ، وعظّمتم العظام الرُّفاتَ، وغمصتم الصادقين. وفيكم مَن إذا كُلِّمَ كَلَّمَ، وإذا سُلِّمَ ثَلَّمَ. تقولون إنا لُقِّنّا الحلمَ، وعُلِّمْنا السلمَ، ولكنا لا نجد فيكم قارع

اے عیسائیو اور حد سے تجاوز کرنے والے اندھو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تم نے راہ راست کو چھوڑ دیا تم نے اس کو خدا پکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیوں کی تعظیم کی اور صادقوں کا تم نے عیب پکڑا اور تم میں ایسے شخص بھی ہیں کہ جب ہمکلام ہوں تو بدگوئی سے دلوں کو آزار پہنچاویں اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور بے گزند رکھا جائے تو اور بھی رخنہ ڈالیں۔ اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ

هـذه الـصَّـفات وقريع هذه الصفات، بل نجدكم حريصين على الضرّ،
ہم کو حلم سکھایا گیا ہے اور صلح کاری کی تعلیم ہوئی ہے مگر ہم تم میں ایسا شخص نہیں پاتے جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا
وراغبين فى إيصال الشرّ. تسبّون الأخيار، وتلعنون الأبرار، وتختالون
اور ان صفتوں کا مالک ہو بلکہ ہم تو تم کو دکھ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر راغب دیکھتے ہیں تم نیکوں کو
مـن الـزهـو، وتـنـصبّـون إلى اللّهو، وما تنصرتم إلا لتكونوا ذوى جُرُدٍ
گالیاں دیتے اور راستبازوں پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہارے ناز کی چال میں تکبر بھرا ہوا ہے اور لہو لعب کی طرف
مـربوطة وجِدَةٍ مـغبـوطةٍ، ولتـميسـوا فـى رِيـاش، وتتـخلصوا من فكر
گرے جاتے ہو اور عیسائی ہونے سے تمہاری یہی غرضیں ہیں کہ تمہارے طویلوں میں گھوڑے ہوں اور قابل
مـعـاش، وتـجـدوا مـا تشتهـى الأنفس وتتلذّ الأعين، ولتتجنّوا قطوف
رشک دولت مندی تم کو حاصل ہو اور لباس فاخرہ میں تم لٹکتے پھرو اور معاش کی فکر سے فارغ ہو جاؤ اور تم کو وہ سب
اللّذات فـارغيـن. ووالله إن فسق النصارى قد عظم فى الديار، وأخنوا ﴿۹۱﴾
چیزیں مل جائیں جن کو تمہارے نفس چاہتے ہیں اور جن سے تمہاری آنکھیں لذت حاصل کرتی ہیں اور تا کہ اپنی
عـلـى الـنـاس بـأنواع التبار. اتّسخت أبدانهم من أوساخ الذُنوب، فما
لذتوں کے چنے ہوئے پھل فارغ بیٹھ کر کھاؤ۔ اور بخدا نصاریٰ کا فسق ملکوں میں بڑھ گیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت
مـالـوا إلـى الـذَنـوب، وبـلـغ أمرهم من كثرة الأدران إلى الحِمام، فما
میں لوگوں کو ڈال دیا ہے ان کے بدن گناہوں کی میل سے میلے ہو گئے مگر انہوں نے نہ چاہا کہ پانی کا بھرا ہوا بوکا
عـجُّـوا إلى الحَمّام، وصاروا بادىَ الجردة كالأنعام، فما آلوا إلى حلل
ان کو ملے اور میلوں کی کثرت سے ان کی نوبت موت تک پہنچی پس انہوں نے حمام کی طرف رغبت نہ کی اور
الإنـعام، وأحبوا الذهبَ، والإيمانُ فرَّ وذهَب، فأكبّوا على الدنيا خائنين.
چار پاؤں کی طرح ننگے ہو گئے اور انعام کے لباس کی طرف توجہ نہ کی اور سونے سے پیار کیا اور ایمان بھاگ گیا سو
وكـذلـك زادت مـنهـم سـمـوم الـطغيان، وركدت ريح الإيمان، حتى
دین سے نومید ہو کر دنیا پر گرے اور اسی طرح ان سے گمراہی کی زہریں پھیلیں اور ایمان کی ہوا تھم گئی یہاں تک کہ

صار الزمان كليلة حالكة الجلباب هامية الرَّباب، تركوا طريق الخير

زمانہ ایسا ہوگیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے انہوں نے اس بھلائی کے طریق کو

المأثور، ودعَوا إلى الويل والثبور، ثم صار الكذب عادتهم، وإشاعة

چھوڑ دیا جو مسلسل چلی آتی تھی اور موت اور ہلاکت کی طرف لوگوں کو بلایا۔ جھوٹ ان کی عادت ہوگیا

الفسق سيرتهم، وتوهين المقدسين خصلتهم، ومالُ الإعانات جَرّتهم.

اور فسق ان کی سیرت ہو گیا اور پاکوں کی توہین کرنا ان کی خصلت ہو گئی اور چندہ کا روپیہ ان کا

لا يبالون صغيرة ولا كبيرة، ولا يتقون جرأة ولا جريرة، ويفتِنون قلوب

جال ہوگیا نہ صغیرہ سے ڈریں اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے

الناس بأنواع الوَسواس، أو ينطقون بالبهتان على رسل الرحمن.

تا اور لوگوں کو قسما قسم کے وساوس سے فتنہ میں ڈالیں اور خدا تعالیٰ کے پیغمبروں پر بہتان

وشِنْشِنتُهم الانتقالُ مِن صيد إلى صيد، والرجوعُ من كيد إلى كيد،

باندھتے ہیں اور ان کی خصلت یہ ہے کہ ایک شکار سے فارغ ہوکر دوسرے شکار کی طرف جائیں اور

فتارة يُرُون النساءَ، وطورا بيضاءَ وصفراء، ومرةً مِياهَم الغِزار،

ایک مکر سے دوسرے مکر کی طرف رجوع کریں بعض وقت عورتیں دکھاتے ہیں اور بعض وقت سونا اور چاندی اور

وأخرى الأشجارَ والثمار. فنشَب الجهّالُ في شبكتهم، والفسّاق في

کبھی اپنے پانی کی کثرت اور کبھی درخت اور کبھی پھل۔ سو ان کے جال میں اکثر جاہل پھنس گئے اور اکثر فاسق

هوّتهم، ونسَلوا مِن كل حدبٍ مصطادين.

ان کے گڑھے میں جا گرے اور وہ ہر یک بلندی سے شکار کرنے کے لئے دوڑے۔

﴿۹۲﴾

اُنظُرْ إلى المتنصّرين وذانِهمْ وانظُرْ إلى ما بدأ مِن أدرانهمْ

عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبوں کو اور ان میلوں کو دیکھ جو ان سے ظاہر ہوئیں

مِن كل حدب ينسِلون تشذّرًا وينجّسون الأرض من أوثانهم

وہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کی وجہ سے ہر یک بلندی سے دوڑے ہیں اور اپنے بتوں سے زمین کو ناپاک کر رہے ہیں

نشکو إلی الرحمن شرَّ زمانهم ونعوذ بالقدّوس من شیطانهم

ہم ان کے زمانے کے شر سے خدا تعالیٰ کی طرف شکایت لے جاتے ہیں اور ان کے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ میں آتے ہیں

هل مِن صَدوق یُوجدَنُ فی قومهم أم هل عرفتَ الصدق فی بلدانهم

کیا کوئی راستباز ان کی قوم میں پایا جاتا ہے یا تو نے شناخت کیا کہ ان کے شہروں میں سچائی بھی ہے

هم یعبدون الآدمی کمثلهم هم ینشرون الفسق فی أوطانهم

وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کررہے ہیں وہ اپنے وطنوں میں بدکاری کو پھیلاتے ہیں

الماکرون الکائدون من الهوی والزور کالأثمار فی أغصانهم

حرص کی وجہ سے مکار اور فریبی ہیں اور ان کی شاخوں میں جھوٹ پھلوں کی طرح موجود ہے

العین باکیة علی حالاتهم للعقل حسرات علی هذیانهم

آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتیں ہیں

مکرٌ علی مکر خیالُ قلوبهم کذبٌ علی کذب بیانُ لسانهم

ان کے دلوں کے خیال مکر پر مکر ہے اور ان کی زبان کا بیان جھوٹ پر جھوٹ ہے

إنی أراهم کالبنین لِغُولِهم إن التطهر لا تحل بخانهم

میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے ابلیس کے لئے بطور بیٹوں کے ہیں اور پاکیزگی ان کے کاروان سرائے میں نہیں اترتی

کیف الرجاء وقد تأبّطَ قلبُهم شرًّا أراه دخیلَ جَذْرِ جنانهم

کیونکر امید کریں حالانکہ ان کے دل شرارت کو اپنی بغل میں لئے بیٹھے ہیں اور وہ شرارت ان کے دلوں کے اندر گھسی ہوئی ہے

بل کذّبوا بالحق لما جاءهم وتمایلوا حقدًا علی بهتانهم

بلکہ جب حق ان کے پاس آیا تو انہوں نے تکذیب کی اور کینہ سے اپنے بہتانوں کی طرف جھک پڑے

کم مِن سموم هبَّ عند ظهورهم کم مِن جَهول صِیدَ مِن أرسانهم

ان کے ظاہر ہونے سے بہت سی گرم ہوائیں چلی ہیں اور ان کی رسیوں سے بہت جاہل شکار ہو گئے

﴿۹۳﴾ هَم أنکروا بحر العلوم بخبثهم واستغزروا ما کان فی کِیزانهم

انہوں نے اپنے خبث سے علموں کے دریا سے انکار کیا اور جو کچھ ان کے پیالوں میں تھا ان کو بہت کچھ سمجھا

لا یعلم النوکی دخیلةَ أمرهم مِن غیرِ رقّتهم ولینِ لسانهم

بے وقوف لوگ ان کی اصل حقیقت کو نہیں جانتے بس اسی قدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہیں

واللّٰہِ لولا ضنکُ عیشٍ مُقلِقٍ ما مالَ مرتدٌّ إلی أدیانهم

اور بخدا اگر تنگی رزق کسی کو تکلیف نہ دیتی تو کوئی مرتد ان کے دین کی طرف میل نہ کرتا

قد جاءهم قوم بحرصِ لبانهم ولینفُضَنُ ما کان فی أردانهم

ایک قوم تو ان کے دودھ کی حرص سے ان کے پاس آئی تاکہ وہ جو کچھ ان کی آستینوں میں ہے جھاڑ لیں

کانوا کذئب البَرِّ مکلومِ الحشا مِن جوعهم فسعوا إلی عمرانهم

وہ جنگل کے بھیڑیئے کی طرح بھوک سے خستہ اندرون تھے پس وہ ان کی آبادی کی طرف دوڑے

قوم سُقوا کأس الحتوف بوعظهم قوم خَروفٌ فی یدَی سِرحانهم

ایک قوم نے تو موت کے پیالے ان کے وعظ سے پی لئے اور ایک دوسری قوم برّہ کی طرح اس بھیڑیئے کے ہاتھوں میں ہے

عمّتْ بلایاهم وزاد فسادهم واشتدّ سیل الفتن من طغیانهم

ان کی بلائیں عام ہو گئیں اور ان کا فساد بڑھ گیا اور فتنوں کا سیلاب ان کی بے اعتدالیوں سے بہت سخت ہو گیا

یا رَبِّ خُذْهم مثلَ أخذِک مفسدًا قد أفسدَ الآفاقَ طولُ زمانهم

اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے ان کے طول زمانہ نے دنیا کو بگاڑ دیا

أدرِکْ رجالًا یا قدیرُ ونسوةً رحمًا ونَجِّ الخَلْق من طوفانهم

اے قادر تو اپنے رحم سے مردوں اور عورتوں کی جلد خبر لے اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش

حلّتْ بأرض المسلمین جنودهم فسرَتْ غوائلهم إلی نسوانهم

ان کے لشکر مسلمانوں کی زمین میں اتر آئے اور ان کی بلاؤں نے مسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کی

یا ربَّ أحمدَ یا إلٰهَ محمّدٍ اِعصِمْ عبادک من سموم دخانهم

اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الٰہ اپنے بندوں کو ان کے دھوؤں کی زہروں سے بچا لے

یا عونَنا انصُرْ مَن سواک ملاذنا ضاقت علینا الأرض من أعوانهم

اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جاپناہ ہے ہم پر ان لوگوں کے مددگاروں سے زمین تنگ ہو گئی

﴿۹۴﴾

كَسِّرْ زُجاجتهم إلهي بالصفا واعصِمْ عبادک من سموم بيانهم

اے خدا پتھروں سے ان کے شیشے کو توڑ دے اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کے بچا لے

سبُّوا نبيَّک بالعناد وكذّبوا خيرَ الورٰى فانظرْ إلى عدوانهم

تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا وہ نبی جو افضل المخلوقات سے ہے سو تو ان کے ظلم کو دیکھ

يا ربّ سحِّقْهم كسحقک طاغيًا وَانْزِلْ بساحتهم لهدم مكانهم

اے میرے رب ان کو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو پیستا ہے اور ان کی عمارتوں کو مسمار کرنے کے لئے ان کے صحن خانہ میں اتر آ

يا ربِّ مَزِّقْهم وفَرِّق شَمْلَهم يا ربِّ قَوِّدْهم إلى ذوبانهم

اے میرے رب ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر اور ان کی جمعیت کو پاش پاش کر دے اے میرے رب ان کو ان کے گداز ہونے کی طرف کھینچ

قد أزمعوا إضلالنا ووبالَنا فاضرِبْ مكايدهم على أبدانهم

انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دلوں میں ٹھان لیا ہے سو تو ان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

وإذا رميتَ فإن سهمک قاتلٌ حَدٌّ كأسياف على شجعانهم

اور جب تو تیر چلاوے تو تیر تیرا قتل کرنے والا ہے تیز ہے اور تلواروں کی طرح ان کے بہادروں پر پڑتا ہے

صِرْنا حَمولةَ جورِهم وجفائهم زُمّتْ ركاب الهجر مِن وثبانهم

ہم ان کے ظلم کے شتر باربرادری ہو گئے جدائی کے اونٹوں کو ان کے حملوں کے سبب سے مہار دی گئی

لولا تَعافَيْنا تعاقُبَ سَبِّهم لرميتُ سهم النار عند عُثانهم

اگر ہم ان کی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت نہ کرتے تو میں ان کے دخان کے مقابل پر آگ کے تیر چلاتا

ما يظلم الأشرار إلا نفسهم سترى بندم القلب عَضَّ بنانِهم

ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر سو تو عنقریب دیکھے گا کہ وہ دلی ندامت سے اپنی سر انگشت کاٹیں گے

ظنّوا بأن اللّٰه مخلِفُ وعده فبغوا بأرض اللّٰه من طغيانهم

انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ نہیں پورا کرے گا تب وہ خدا تعالیٰ کی زمین میں اپنی بے اعتدالی کی وجہ سے باغی ہو گئے

وقبولُ أمر الحق عارٌ عندهم صعبٌ على السفهاء عطفُ عِنانهم

سو حق کا قبول کرنا ان کے نزدیک عار ہے اور نادانوں پر حق کی طرف باگ پھیرنا سخت ہو گیا ہے

سُودٌ کخافیة الغراب قلوبهم والخلْقَ مخدوعون من لمعانهم

ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوے کے وہ پر جو پیٹھ کی طرف ہوتے ہیں اور خلقت ان کی ظاہری چمک سے دھوکا کھا رہی ہے

﴿۹۵﴾

فآرقُبْ إذا صاحبتَهم بمحبّةٍ فتنًا بدینک عند اِستحسانهم

پس جب تو ان کی صحبت اختیار کرے تو تجھے بباعث ان کے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا امیدوار رہنا چاہئے

ولقد دعوتُ الرب عند تناضُلی واللّٰهُ تُرْسی عند ضرب سِنانهم

اور میں نے اپنے مقابلہ کے وقت اپنے رب کو بلایا اور ان کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے

یا مستعانی لیس دونک مَلجأی فانصُرْ وأیِّدْنا لهدم قِنانهم

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں پس مدد کر اور ان کے پہاڑوں کے توڑنے کے لئے ہماری تائید فرما

یا من یعیّرنی بموت إلٰههم أفلا ترٰی ما جَذَّ أصلَ إهانهم

اے وہ شخص جو مجھ سے لئے سرزنش کرتا ہے کہ میں ان کے مصنوعی خدا یعنی حضرت عیسےٰ کی موت کا قائل ہوں کیا تو دیکھتا نہیں کہ کس اعتقاد نے ان کی بیخکنی کی ہے

واللّٰهِ إن حیاة عیسی حیّةٌ تسعی لتُهلِک کلَّ مَن فی خانهم

بخدا حضرت عیسیٰ کی زندگی ایک سانپ ہے وہ سانپ دوڑتا ہے تا ان سب کو قتل کرے جو ان کی سرائے میں ہیں

جعَل المهیمن حکمةً من عنده فی موت عیسی قَطْعَ عرقِ جِرانهم

خدا تعالیٰ نے اس بات میں حکمت رکھی ہے کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے ان کا مذہب ذبح کیا جائے

کیف الحیاة و قد تُوُفّیَ مثله حزبٌ وخیرُ الخَلق بعد زمانهم

یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسےٰ زندہ ہوں حالانکہ ان سے پہلے جتنے نبی آئے وہ فوت ہو گئے ہیں اور جو سب سے بہتر تھا اور پیچھے سے آیا وہ بھی فوت ہو گیا

هل غادرَ الحتفُ المفاجئ مرسلًا أم هل سمعتَ الحیّ من أقرانهم

کیا اچانک پکڑنے والی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا یا تو نے کبھی سنا کہ ان کے ہم رتبوں میں سے کوئی زندہ رہا

أتغیظُ ربَّک لابن مریم حِشنةً وتحید عن مولی إلی إنسانهم

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کے لئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کینہ ہے اور مولیٰ کریم سے تو دور ہو کر عیسائیوں کے انسان کی طرف جاتا ہے

فاطلُبْ هُداه وما أخالُک تطلبُ فاخْسَأْ وکُنْ منهم ومن إخوانهم

سو تو اللہ کی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے پس دفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے ہو جا

يا مَن تظنّى البولَ ماءً باردًا أخطأتَ مِن جهلٍ بِاِسْتِسْمانهم

اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا تو نے اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا

يا ربِّ أَرِنى يومَ كسرِ صليبهم يا ربّ سلِّطْنى على جدرانهم

اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا اے میرے رب ان کی دیواروں پر مجھ کو مسلط کر

﴿۹۶﴾ فإذا تكلَّمْنا فسيفٌ قولُنا رمحٌ مبيد لا كمِثل بيانهم

اور جب ہم کلام کریں تو ہماری کلام ایک تلوار ہے ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ ان کے بیان کی طرح

ولقد أُمرتُ من المهيمن بعدما هاجت دخان الفتن من نيرانهم

اور میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اس وقت کے بعد جو پادریوں کی آگ سے دھوئیں اٹھے

ما قلت بل قال المهيمن هكذا ما جئتُهم بل جاء وقت هوانهم

یہ میں نے نہیں کہا بلکہ خدا تعالیٰ نے اسی طرح کہا میں ان کے پاس نہیں آیا بلکہ ان کی ذلت کا وقت آ گیا

طورًا أحارب بالسهام وتارةً أَهوى بأسياف إلٰى إثخانهم

کبھی میں ان سے تیروں کے ساتھ جنگ کرتا ہوں اور کبھی میں اپنی تلواروں کے ساتھ ان کے قتل کثیر کی طرف توجہ کرتا ہوں

بمهنّدٍ صافِ الحديد جذمتُهم وعصاىَ قد أفنَتْ قُوَى ثعبانهم

نہایت عمدہ تلوار سے میں نے ان کو کاٹ دیا ہے اور میرے عصا نے ان کے سانپ کی تمام قوتیں فنا کر دیں

روحى بروح الأنبياء مضمَّخٌ جادتْ علىّ الجَودُ من فيضانهم

میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا

إنّا نرجّع صوتنا بغنائهم إنّا سُقينا من كؤوس دِنانهم

ہم انہیں کے گیت کو سُروں کے ساتھ گاتے ہیں ہم انہیں کے پیالوں میں سے پلائے گئے ہیں

قوم فنوا فى سبلِ مَربَعِ ربّهم والعُمى لا يدرون مطلع شأنهم

وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہوگئی اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

كم من شرير أُهلكوا بعنادهم ورأوا مُدَى نحرٍ وراء كُبانهم

بہت شریر ہیں جو بوجہ ان کے عناد کے ہلاک کئے گئے اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کرنے کی کاردیں انہوں نے دیکھ لیں

وسيُرغِم اللّٰهُ القدير أنوفهم ويُرى المهيمن ذُلَّ داءِ خُنانهم

عنقریب خدا تعالیٰ ان کی ناکوں کو خاک میں ملائے گا اور ان کی ناک کی بیماری کی ذلت دکھاوے گا

اليوم قد فرحوا برجسِ تنصُّرٍ والحق لا يخطو إلٰى آذانهم

آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہیں اور سچائی ان کے کانوں کی طرف قدم نہیں بڑھاتی

قوم تميل مع الهوى أفكارهم وعفَتْ نقوشُ الصدق من حيطانهم

یہ ایک قوم ہے جن کے فکر نفسانی خواہش کے ساتھ جھک پڑتے ہیں اور سچائی کے نقش ان کی دیواروں سے مٹ گئے ہیں

ظهَرت كأثر السمّ ثورةُ وعظهم رحلتْ تُقاة الخَلق من إدجانهم ﴿۹۷﴾

زہر کے اثر کی طرح ان کے وعظ کا جوش ظاہر ہے ان کے مقام سے لوگوں کی پرہیز گاری کوچ کر گئی

هل شاهدتْ عيناك قومًا مثلهم أم هل سمعتَ نظيرهم فى ذانهم

کیا ایسی قوم تُو نے کوئی اور بھی دیکھی یا ان کے عیب میں اُن کی کوئی دوسری نظیر بھی سنی

بطريقةٍ سنّتْ لهم آباؤهم يدعو إلى الجَهُلات صوت كِرانهم

اس طریق سے جو ان کے باپ دادوں نے مقرر کیا ہے ان کا طنبور باطل باتوں کی طرف بلا رہا ہے

فكأنّ أبواب المكائد كلها فُتحتْ لفتنتنا علٰى رُهبانهم

پس گویا کہ تمام فریبوں کے دروازے ان پر اس لئے کھولے گئے کہ تا ہمارا امتحان ہو

قد آثروا طرق الضلال تعمّدًا ما زاد خسران علٰى خُسرانهم

گمراہی کی تمام راہوں کو پسند کر لیا جس ٹوٹے میں وہ پڑے ہیں اس سے بڑھ کر کوئی اور ٹوٹا نہیں

إن الصليب سيُكْسَرَنْ ويُدَقَّقَنْ جاء الجِيادُ وزهَق وقتُ أتانهم

صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا گھوڑے آئے اور گدھیاں بھاگیں

الكذب مجبنةٌ لكل مُباحث لكنهم تركوا حياء جنانهم

جھوٹ بولنا ہر یک بحث کرنے والے کے لئے بزدلی کا باعث ہوتا ہے مگر انہوں نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

سمٌّ مبيد مهلكٌ فى لبنهم مَكْرٌ مُضِلُّ الخَلقِ فى هَدَجانهم

اُن کے دودھ میں زہر ہے جو ہلاک کرنے والی اور مارنے والی ہے ان کی پیرانہ رفتار میں ایک مکر ہے جو خلقت کو گمراہ کرنے والا ہے

فارُبَأْ بدینک عند رؤیة وجههم واقنَعْ بشَوکٍ مِن جَنی بستانهم

پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکھ اور ان کے باغ کے پھل سے بیزار ہوکر کانٹے پر قناعت کر

الموت خیر للفتٰی من خبزهم فاصبرْ ولا تجنَحْ إلی تَهْتانهم

جوانمرد کے لئے مرنا ان کی روٹی سے بہتر ہے پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے مینہہ کی طرف مت جھک

و نضارة الدنیا تزول بطرفةٍ فاقنَعْ ولا تنظُرْ إلی أفنانهم

اور دنیا کی تازگی ایک دم میں دور ہوجاتی ہے سو قناعت کر اور ان کی شاخوں کی طرف نظر مت کر

النار تسقط کالصواعق عندهم فتجافَ یا مغرورُ عن أحضانهم

آگ ان کے پاس بجلی کی طرح گر رہی ہے پس ان کے کناروں سے اے دھوکا کھانے والے ایک طرف ہوجا

﴿۹۸﴾ أینَ المفرّ من القضاء إذا دنا إلّا إلٰی رَبٍّ مُزیلِ قِنانهم

تقدیر سے کہاں بھاگیں جب آ گئی صرف خدا تعالیٰ کی پناہ ہے جو ان کے ٹیلوں کو دور کرے گا

یَسْبون جهّالًا برقّة لفظهم یُصْبون قلب الخَلق من إحسانهم

جاہلوں کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہیں اور اپنے احسانوں سے خلقت کے دل اپنی طرف کھینچتے ہیں

فلذا یُحِبُّ مزوِّرٌ أدیارَهم مِن شحّه میلًا إلی مرجانهم

اسی لئے ایک مکار ان کے گرجاؤں سے پیار کرتا ہے اپنے لالچ سے ان کے موتی کی خواہش سے

ولو انتقدتَ جموعهم فی دَیرهم لوجدتَ سقطًا شیخهم کعَوَانهم

اور اگر تو ان کے گرجاؤں میں ان کی جماعتوں کو پَرکھے تو ان کے بڈھے کو ایسا ہی ردی پائیگا جیسا کہ ان کے درمیانی عمر والے کو

ما الفرق بین المشرکین وبینهم بل هم بنوا قصرًا علی بنیانهم

ان میں اور مشرکین میں فرق کیا ہے بلکہ انہوں نے تو مشرکوں کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا

یهوی إلیهم کلُّ نِکْسٍ فاسقٍ لیبیت شَبْعانًا بلحم جِفانهم

ہر یک ضعیف فاسق اُن کی طرف گرتا ہے تا ان کے پیالوں کے گوشت سے پیٹ بھر کے رات گذارے

فی قلبنا وجعٌ وشوکُ دعابةٍ من نَخْزِهم خبثًا وطولِ لسانهم

ہمارے دل میں ایک درد اور ان کے ٹھٹھوں کی وجہ سے ایک کانٹا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا

مـا إنْ أرى أثـر الـدلائـل عندهم أصبَـوا قـلـوبَ الخلق من عِقيانهم
میں ان کے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا لوگوں کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کھینچ لیے ہیں
قـد عاث فی الأقوام ذئب شیوخهم حـدثـتُ فنون الفسق مِن حدثانهم
ان کے بڈھوں کے بھیڑیئے نے قوموں میں تباہی ڈالی اور ان کے جوانوں سے طرح طرح کے فسق پھیلے
تـعـریسهـم آثـارُ عـزمِ رحیلهم یُـخـفُون فی الأرْدان حبلَ ظِعانهم
رات کو اترنا ان کے کوچ کی نشانی ہے اور اپنی آستینوں میں لمبے رسے اسباب باندھنے کے چھپا رکھے ہیں
عـارٌ عـلـی الـفَطِن الزکیّ طعامُهم ضـارٌ لـخـلـق الـلّٰـه ماءُ شِنانهم
ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کھانا کھاوے اور خلق اللہ کے لئے ان پرانی مشکوں کا پانی مضر ہے
لـلـمرء قربُ المؤذیات جمیعها خیـرٌ لـحـفـظ الدین من قربانهم
انسان کے لئے تمام موذی جانوروں کا قرب اُن کے قرب سے اپنا دین بچانے کے لئے بہتر ہے
لکَ کـلَّ یـومٍ ربِّ شـأنٌ مـعجِبٌ فـانصُرْ عبادک ربّ فی میدانهم ﴿۹۹﴾
اے میرے رب ہر یک دن تیری عجیب شان ہے سو تُو اپنے بندوں کی ان کے میدان میں مدد کر
نَـقـنِـی الـتـضـرّعَ والبکاء تصبّرًا نـأوی إلـی الـرّحمٰن من رُکبانهم
ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہیں اور ان کے سواروں سے ہم خدائے تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں
لِـلّٰـهِ سهـمٌ لا یـطیـش إذا رمٰی لـلـحـقِّ سـلـطان علی سلطانهم
خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا اور خدا کا قہر ان کے قہر پر غالب ہے
أَنـزِلْ جـنـودک یـا قدیرُ لنصرنا إنـا لـقِـیـنـا الـمـوت مـن لُقْیانهم
اے قادر ہمارے لے اپنا لشکر اتار کیونکہ ہم ان کے ملنے سے موت کو ملے
یـا ربّ قـد بـلَـغ القلوب حناجرا یـا ربّ نَـجِّ الـخَـلـق من ثعبانهم
اے میرے رب دل حلق کو پہنچ گئے اے میرے رب خلقت کو ان کے سانپ سے نجات دے
إن الـقـلـوب من الکروب تقطعتْ فـارحَـمْ وخَلِّصْ روحنا من جانهم
دل بیقراریوں سے ٹکڑے ہو گئے سو رحم کر اور ہماری جان کو ان کے دیو سے رہائی بخش
ودَعِ الـعِـدا جَزَرَ السِّباع یَنُشْنَهم واشفِ الـقلوب بخزیهم وهوانهم
اور دشمنوں کو بھیڑیوں کی بکری بنا تا ان کو پکڑیں اور نوچ نوچ کر کھاویں اور ہمارے دلوں کو ان کی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

☆☆☆

وأعجبَنی طریق المعترض الفتّان أنه لا یمتنع من الهذیان،

اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے مَیں تعجب کرتا ہوں بکواس سے باز نہیں آتا اور

ویهذی کمثل النشوان، ویقول إن عیسٰی هو الروح الذی یوجد ذکره

شرابیوں کی طرح بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسیٰ وہی روح ہے جس کا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے

فی جمیع مقامات القرآن، وفی کتب أخری التی هی من اللّٰه الرحمٰن،

اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں حالانکہ وہ اس دعویٰ میں سراسر

وما هو إلا من الکاذبین. فاعلموا یا معشر الطّلاب أنه یسعٰی إلی

جھوٹ بول رہا ہے۔ سوائے حق کے طالبو! یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کی طرف دوڑتا ہے جس میں پانی

السراب ولا یخطو إلی الصواب، وإن فی کلامه دجل عجیب وتمویه

نہیں اور حق کی طرف قدم نہیں رکھتا اور اس کی کلام میں ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دھوکا دہی اور

غریب وکذب مبین. ألا یعلم أن الروح نزل علی عیسٰی کما نزل ﴿۱۰۰﴾

کھلا کھلا جھوٹ ہے۔ کیا نہیں جانتا کہ روح جیسا کہ حضرت عیسیٰ پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا

علی موسٰی ونبیّین آخرین؟ لِم یلبس الحق بالباطل کالدجّال الغالث؟

اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر۔ کیوں حق کے ساتھ جھوٹ ملاتا ہے جیسے کہ دجال اچھے کے ساتھ برے کو ملانے والے۔ کیا

ألا یقرأ فی الإنجیل متّی الإصحاح الثالث وإذا السماوات قد انفتحت له،

وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہیں پڑھتا کہ یکدفعہ اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل گئے

فرأی روحَ اللّٰه نازلةً مثل حمامة وآتیًا علیه ..... ثم أُصعِدَ یسوع إلی البریة

سو اس نے خدا کی روح کو کبوتر کی طرح اترتے اور اپنے پر آتے دیکھا۔ پھر یسوع روح سے جنگل کی طرف چلا گیا

من الروح لیجرَّب من الشیطان اللعین. فثبت أنّ روح القدس نزل علی

تا شیطان سے آزمایا جاوے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ روح القدس

المسیح کما نزل علی إبراهیم وإسماعیل الذبیح وغیره من المرسلین.

مسیح پر ایسا ہی نازل ہوا جیسا کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور دوسرے نبیوں پر

فاتق ربَّ العباد وفكِّرْ لطلب السَّداد، مجتهدًا لتحصيل الرشاد،
سو خدا سے ڈر اور حق الامر کے ڈھونڈھنے کی فکر کر مگر اس فکر میں
وتارگًا سبل الرقاد وجاهدًا، هل يكون النازل والمنزَل عليه شيئا
کوشش کر اور نیند کی راہوں سے الگ ہو کیا نازل اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتے ہیں
واحدا؟ كلّا بل لا بد من أن يكونا شيئين متغائرين، كما لا يخفى على
بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزیں ہیں جیسا کہ عقلمندوں پر
ذى العينين، وعلى سائر العاقلين. فأىّ دليل أكبر من هذا لقوم
پوشیدہ نہیں۔ پس منصفوں کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی وہ منصف جو
منصفين، الذين ينثالون إلى الحق موجفين، ولا يتركون الصراط كعمين؟
حق کی طرف متوجہ ہوکر دوڑتے ہیں اور راہ کو اندھوں کی طرح نہیں چھوڑتے اور کونسا فرق ان دو روحوں میں ہے
وأىّ فرق فى الروح النازل على عيسٰى والروح الذى أُعطِىَ لموسٰى كليم
جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ پر نازل ہوئیں
رب العالمين؟ ألا تتفكرون يا معشر الظالمين وتسقطون على أراجيف
اے ظالمو! کیا تم کچھ بھی فکر نہیں کرتے اور جھوٹوں کی خبروں پر گرے جاتے ہو۔ کیا تم
الكاذبين؟ ألا تقرأون فى التوراة الإصحاح الحادى عشر ما قيل إنه قول
تورات کے گیارہویں باب میں وہ کلام نہیں پڑھتے جس میں کہا گیا ہے کہ اس خدا کا کلام ہے جو اپنی باتوں میں سب
أصدق القائلين، وهو أنّ الربّ قالَ لِمُوسٰى فأنزلُ وأنا أتكلم معك، ﴿۱۰۱﴾
سے بڑھ کر سچا ہے اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ میں اتروں گا اور تجھ سے کلام کروں گا اور اس
وآخذ من الروح الذى عليك وأضع عليهم، أَىْ على أكابر أمّته، وهم
روح میں سے لوں گا جو تجھ پر ہے اور ان پر ڈالوں گا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی
كانوا سبعين. وكذلك نزل هذا الروح على جد عيسٰى ومُرشده داؤد
تھے۔ اور اسی طرح روح حضرت عیسٰے کے دادے اور اس کے مرشد یحیٰی پر بھی نازل ہوئی

ویحییٰ وغیرھما من النبیین. ولا حاجة إلی أن نطوّل الکلام ونضیع
اور ایسا ہی دوسرے نبیوں پر۔ اور کچھ ضرورت نہیں کہ ہم اس کلام کو طول دیں اور وقت کو ضائع
الأوقات ونزید الخصام، فإن الخواص من النصاریٰ والعوام یعرفونه
کریں اور جھگڑے کو بڑھاویں کیونکہ نصاریٰ ان تمام باتوں کو جانتے ہیں
وما کانوا منکرین. فلم لا تَستشفّ أیها الجهول والغبی المعذول فی
اور منکر نہیں ہیں۔ پس اے نادان کیوں اپنی نظر کو پہلی کتابوں میں عمیق حد تک نہیں پہنچاتا
کتب الأولین؟ ولم لا تقبل النصیحة، وتعادی العقیدة الصحیحة، ولا
اور کیوں نصیحت کو قبول نہیں کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور ہدایت کی راہ پر نہیں آتا۔
تکون من المسترشدین؟ نعطیک شهدًا یَنْقَع، وتعدو إلی سمّ مُنقَع،
ہم تجھے ایک شہد پیاس بجھانے والا دیتے ہیں اور تو ایک تیز زہر کی طرف دوڑتا ہے تا اس کو پی
أتریدأن تکون من الهالکین؟
لے کیا تیرا مرنے کا ارادہ ہے۔

وأمّا ما ظننتَ أن اللّٰه یسمّی المسیح فی القرآن روحًا من اللّٰه
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا ہے
الرحمٰن، ولا یسمیه بشرًا ومن نوع الإنسان، فأعجبنی أنکم لم لا
اور اس کا نام بشر نہیں رکھتا اور منجملہ نوع انسان اس کو قرار نہیں دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ کیوں بہتان
تأنفون من البهتان، ولم لا تستحیون من خرافات وتنضنضون نضنضة
سے کراہت نہیں کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہیں کیوں شرم نہیں آتی اور اژدہا کی طرح
الثعبان، وما کنتم منتهین. وتمیسون کالسکاریٰ وجدانًا ووجدًا، ولا
زبان ہلاتے ہو اور باز نہیں آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست
ترون غَورًا ولا نَجْدًا، ولآ تخافون هوّة السّافلین. أجعلتم قرّة عیونکم ﴿۱۰۲﴾
چلتا ہے اور نشیب وفراز کو کچھ بھی نہیں دیکھتے اور گڑھے میں گرنے سے نہیں ڈرتے۔ کیا جھوٹ بولنے میں ہی تمہاری

ومسرّة قلوبكم فى الأكاذيب، وطبتم نفسًا بإلغاء طلب الحق وإلقاء

آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اس بات پر خوش ہو گئے کہ حق کو چھوڑ دو اور

حبل اللّٰه القريب، وكنتم قوما عادين؟ ويل لكم. إنكم سقطم على

خدا کے رسہ کو جو بہت نزدیک ہے پھینک دو۔ تم پر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے

دِمْنَة، وأعرضتم عن روضة، بل تركتم شجراءَ وآثرتم مَرْداءَ، ونزلتم

اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تم نے درختوں والی زمین کو چھوڑا اور ویران بے درخت زمین کو

عن متن الركوبة، واخترتم طريق الصعوبة، وقفوتم أثر المبطلين.

اختیار کیا اور سواری سے تم اتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کرلیا اور باطل پرستوں کے پیچھے لگ گئے۔

وإن كنتم تظنون أن القرآن صدّق قولكم وأعان، وقال فى شأن

اور اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہیں مدد دیتا ہے اور عیسیٰ کے بارہ میں کہا ہے کہ

عيسىٰ ورُوحٌ منه وقبِل أنه خرَج مِن لدنه، فما هذا إلا جهل صريح

وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کرلیا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہے تو یہ خیال تمہارا صریح جہل اور مکروہ وہم ہے اور

ووهم قبيح وخطأ مبين. ثم إن فُرِضَ أن قوله تعالى ورُوحٌ منه يزيد شأنَ

کھلا کھلا خطا ہے۔ پھر اگر ہم فرض کر لیں کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑھاتا ہے اور اس کو

ابن مريم، ويجعله ابن اللّٰه وأعلى وأكرم، فيجب أن يكون مقام آدم

ابن اللہ اور بلند تر ٹھہراتا ہے سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت مسیح

أرفع منه وأعظم، ويكون آدم أول أبناء ربّ العالمين؛ فإن فى شأن آدم

سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدم ہی ہو۔ کیونکہ حضرت آدم کی شان میں

بيان أكبر من شأن عيسىٰ، فتفكَّرْ فى آية فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ[1] وتدبَّرْ

حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کی گئی ہے سو عقلمندوں کی طرح لفظ فقعوا لہ ساجدین میں غور کر

كأولى النهى، وفكِّرْ فى لفظ خلقتُ بيدى ولفظ سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ

اور پھر اس لفظ میں غور کر جو خلقت بیدی اور سوّیتہ اور نفخت فیہ

[1] الحجر: ۳۰

مِنْ رُّوْحِیْ[1] وألفاظ أخرى، ليظهَر عليك جلالةُ آدم وشأنه الأعلٰى.

من روحی ہے اور دوسرے لفظوں کو بھی سوچ تا کہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلیٰ ظاہر ہو کیونکہ

فإن منطوق الآية يدل على أن روح اللّٰه نزل فى آدم بنزول أجلى، حتّٰى

منطوق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ روح اللہ آدم میں اترا تھا اور وہ اترنا بہت روشن تھا یہاں تک کہ آدم

﴿۱۰۳﴾ جعله مسجودَ الملائكة ومظهرَ تجلّياتٍ وأقربَ إلى اللّٰه الأغنى، وأعلمَ

ملائکہ کا سجدہ گاہ ٹھہرا اور تجلیات عظمیٰ کا مظہر بنا اور خدائے غنی سے بہت قریب ہوا

وأفضلَ من الملائكة أجمعين، وخليفةَ اللّٰه على الأرضين. وأما الآية

اور افضل ٹھہرا۔ اور خدا تعالیٰ کا خلیفہ بنا مگر وہ آیت جو

التى نزلت فى شأن عيسى فما تجعله أرفع وأعلى ولا أصفٰى وأزكٰى، بل

حضرت عیسیٰ کی شان میں نازل ہوئی ہے سو وہ اس کو کچھ بہت اونچا نہیں بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی

يثبت منه أن عيسٰى روحٌ من اللّٰه وعبدُه العاجز كأشياء أخرىٰ ومن

ہے بلکہ اس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک روح ہیں جیسا کہ دوسری

المخلوقين. ما سجَده إبليس، بل أمره أن يسجد له، ومع ذلك جرّبه

چیزیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اس کو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو

ذلك الخبيث، وسجد لآدم الملائكة كلّهم أجمعين. وإنّ آدم أنبأ

سجدہ کرے اور اس کا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتوں کو

الملائكةَ بأسماء سائر الأشياء ، فثبت أنه أعلم وسِرُّه محيط على الأرض

تمام چیزوں کے نام بتلائے پس ثابت ہوا کہ وہ ان سے زیادہ عالم تھا اور اس کا سر تمام کائنات پر محیط تھا

والسماء ، ولكن عيسى أقرّ بأنه لا يعلم الساعة، وأشار إلى أن الملائكة قد

مگر حضرت عیسیٰ نے تو اقرار کیا کہ اس کو قیامت کا علم نہیں کہ کب آئے گی اور یہ بھی اشارہ کیا کہ ملائک اس سے

فاقوه علمًا وأكملوا الخوف والطاعة، فتفكروا فى هذا ولا تمشوا كقوم

علم اور طاعت میں افضل ہیں سو اس بات کو سوچو اور اندھوں کی طرح مت چلو

[1] الحجر: ۳۰

عمين. ثم إذا دقّقتَ النظر او أمعنت فيما حضر، فيظهر عليک أن قوله

پھر اگر تو غور سے دیکھے اور واقعات موجودہ میں غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلّ شانہٗ کا یہ قول کہ

تعالى رُوحٌ منه يشابه قوله تعالٰى جميعًا منه، فمن الغباوة أن تُثبِت من

روح منہ ایسا ہی قول ہے جیسا کہ اس کا دوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہے کہ روح منہ

لفظ رُوحٌ مِنهُ ألوهيةَ عيسى، ولا تُقِرّ من لفظ جميعًا منه بألوهية أرواح

کے لفظ سے حضرت عیسٰی کی خدائی تو ثابت کرے اور جمیعاً منہ کے لفظ سے

الكلاب والقردة والخنازير وأشياء أخرى، فإن منطوق الآية يشهد

کتوں اور بلیوں اور سؤروں اور دوسری تمام چیزوں کی خدائی کا اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیت کا

على أنها جميعا منه، فمُتْ من الندامة إن كنت من المستحيين

دلالت کر رہا ہے کہ ہر یک چیز جمیعاً منہ میں داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے ہی نکلے ہیں پس اب ندامت

وتفكروا يا معشر النصارىٰ أليس فيكم رجل من المتفكرين؟ وليس

سے مر جا اگر کچھ شرم ہے اور اے نصرانی لوگو! اس میں غور کرو کیا تم میں کوئی بھی غور کرنے والا نہیں ہے اور کبھی ممکن نہیں

لک أن ترفع فی جوابنا الصوتَ وأن تلاقی من فکرک الموتَ، فإن ﴿۱۰۴﴾

جو تو ہمارا جواب دے سکے اگرچہ اسی فکر میں مر جائے کیونکہ جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح

مثل الكاذب كخُذروفٍ مُدَحْرَجٍ ولا قرار له عند الصادقين.

گردش میں ہوتا ہے اور سچوں کے سامنے اس کو قرار نہیں۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنين أنه ذكر فی توزينه الذی

اور اس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات میں سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب

هو عُشُّ الشياطين، أن وحی القرآن كان من الشيطان، وما كان من

توزین میں جو شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکھتا ہے کہ وحی قرآن شیطان کی طرف سے تھی اور

الرّوح الأمين، وأَوَّلَ لفظَ شَديدُ الْقُوَى ولفظ ذُو مِرَّة بالخُبث

روح الامین کی طرف سے نہیں تھی اور شدید القوٰی اور ذو مرّۃ کے لفظ کی اس نے

واتّباع الهوی وبتأویلات بعیدة ومکائد عُظمٰی، وآذی قلوب
ہوا پرستی کی وجہ سے تاویل کی ہے اور تاویلات بعیدہ اور فریبوں سے کچھ کا کچھ بنایا ہے اور مومنوں کے
المؤمنین، وکذلک ترَک الحیاء، ووَدَّعَ الارْعِواء، وحسِب أفضلَ
دل کو دکھ دیا ہے۔ اسی طرح اس نے حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان
الرسل کالمجنون، وتباعدَ عن الحق تباعُدَ الضبّ من النون، وعادَی
کیا کہ نعوذ باللہ ان کو جنّ کا آسیب تھا۔ اور حق سے ایسا دور جا پڑا جیسا کہ سوسمار جو خشک زمین میں رہتی ہے مچھلی سے جو
المصلحین اللامّین. واعترض علٰی فصاحة صحف اللّٰہ القرآن وبلاغة
پانی میں رہتی ہے دور رہتی ہے اور نیک کاموں کے حامی مصلحوں کی دشمنی اختیار کی اور قرآن شریف کی بلاغت
حبل اللّٰہ الفرقان، ظلمًا وزورًا، لیرضی قومًا بورًا، مع أنه کان من
فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتوں سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہ شخص جاہل
الجاهلین العمین. وواللّٰہ إنه جهول لا یعلم لسان العرب وطرق بیانه،
اور اندھوں کی طرح ہے اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچھ بھی واقف نہیں اور سوا زبان درازی
ولیس فیه جوهر سوی حصائد لسانه، ولأجل ذلک لا یوجد فی کتبه
کے اس میں کچھ بھی جوہر نہیں اس لئے اس کی کتابوں میں بغیر گالیوں اور بکواس کے اور کچھ بھی نہیں اور یہ تو
شیء من غیر سبّه وهذیانه، وما وسِعه کتمانُ الحق وتخطئةُ الأَولی
اس سے نہ ہو سکا کہ حق کو پوشیدہ اور اس میں کچھ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہو کر
الأحقِّ، فعدا کالعِدا إلی التوهین. وما قرأنا کتابًا أغیَظَ من کتبه، وما ﴿۱۰۵﴾
دشمنوں کی طرح توہین کی طرف دوڑا اور ہم نے کوئی ایسی کتاب نہیں پڑھی جو اس کی کتاب سے
رأینا عُبابًا أکثرَ مِن عَبَبِ کذبه، وما سمعنا سبًّا أکبر من سبّه، ولا خَبًّا
زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اس کے جھوٹ سے زیادہ ہو اور اس کی گالیوں جیسی کسی کی
کخبِّه، فنأوی إلی اللّٰہ مِن جُبِّه وهو خیر الناصرین. ونعوذ به
گالیاں نہیں سنیں اور اس کے فریبوں جیسا کسی میں فریب نہ دیکھا۔ پس اس کے فتنہ سے ہم خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاتے ہیں

من غوائله، ونشكو إليه من رذائله، وما نرى أن ينزع عن الغي بغير

اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے اور اس شخص کی بلاؤں سے ہم اس کی پناہ مانگتے ہیں اور اس کی بدیوں سے ہم اس کی طرف شکوہ لے

الكيّ، وكذلك كانت سِير المفسدين.

جاتے ہیں اور ہم نہیں دیکھتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آ جائے۔ اور مفسدوں کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے۔

وقد صدق فيه أخوه الحَفِيُّ والودود الوليُّ، القسيس رجب

''اور اس کے بارے میں اس کے بھائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ اس کا

علي، قال قد صنّف أخونا عماد الدين كتبًا في ردّ الإسلام، وأشاع

قول ہے کہ جب سے ہمارا بھائی عماد الدین اسلام کے رد میں کتابیں تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلائل شائع کئے

دلائل التثليث في الخواص والعوام، فبما كانت دلائله مجموعة

سو اس سبب سے کہ وہ دلائل مجموعہ اباطیل تھے اور ان میں کوئی بھی سچی دلیل نہیں تھی

الأباطيل بعيدة من تنقيد الدليل، ندِمنا غاية الندامة، وصِرْنا هدف

ہمیں بہت ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹھہر گئے اور بعد اس کے ہم مارے شرم کے

الملامة، وما وسِعنا بعدها استحياءً أن نُرِيَ وجوهَنا المسلمين.[1]

ایسے ہو گئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانوں کو اپنا منہ دکھا سکیں۔''

وأما استدلاله من لفظ شديد القوىٰ على الشيطان، ووهمُه

مگر اس شخص کا شدید القویٰ کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القویٰ

أن القوة كله لهذا السرحان، لا للّٰهِ ولا لِمَلَكِ الرحمٰن، فلأجل

اس لئے قرآن میں شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتیں اسی بھیڑیئے کو حاصل ہیں نہ خدا تعالیٰ کو اور نہ اس کے کسی

ذلك خُصّ بهذا الاسم في القرآن، فلا نفهم سرّ هذه الأقاويل،

فرشتہ کو حاصل ہیں سو ہم اس کے اس قول کا بھید نہیں سمجھتے

ولا نجد فيها رائحة من الدليل؛ فلعله كذلك قرأ في الإنجيل

اور ہم اس میں کسی دلیل کی بو نہیں پاتے پس اس نے شاید اسی طرح انجیل میں پڑھا ہے

[1] حاشیہ دیکھو صفحہ ۱۴۰

﴿۱-حاشیہ﴾ **الحاشیہ متعلق صفحہ ۱۰۵ [1] نور الحق الحصّة الاُولٰی**

و انّا نرٰی ان نکتب ھٰھنا بعض المقالات اھل الاٰراء واٰراء اھل الدھاء

اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھیں

فی تصانیف عماد الدّین فنکتبھا بعباراتھم الاصلیة فی اللسان الھندیة

جو انہوں نے پادری عماد الدین کے تصانیف کے بارے میں تحریر فرمائے ہیں

اعنی اُردو ناقلین من رسالة عقوبة الضالین المطبوعة فی نصرة المطابع

سو ہم انہیں کی اردو عبارات نقل کر دیتے ہیں جو رسالہ عقوبة الضالین مطبوعہ نصرۃ المطابع

دھلی فی ردّ ھدایة المسلمین وھو ھٰذا یا معشر المنصفین.

دہلی میں درج ہیں اور عقوبة الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب نے ردّ ھدایت المسلمین میں لکھا ہے اور وہ یہ ہے:۔

رائے ہندو پرکاش امرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونوں اخباروں کے مالک اہل ہنود ہیں

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر میں پادری کا کام کرتے ہیں وہیں کے اخبار ہندو پرکاش جلد۲ نمبر۴ مطبوعہ ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء صفحہ ۱۰ و ۱۱ میں جو امرت سر کے اہل ہنود کی طرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ پادری عماد الدین کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ھدایة المسلمین) کچھ اُس کتاب سے شورش انگیزی میں کم تر نہیں کہ جس نے بمبئی کے مسلمانوں اور پارسیوں کے صدہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدل کر دیا اور دونوں کو یکلخت ہلاکت کا منہ دکھایا یہاں پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدیؐ اور ھدایة المسلمین اور تفسیر مکاشفات امن عامہ کی خلل اندازی میں کس لئے ناکام رہیں پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہیں یا وہ اُن کو سمجھتے نہیں اور صرف مسلمانوں کا انگریزی گورنمنٹ سے دل پھاڑنے کی علت غائی پر تصنیف کی گئی ہیں۔ اگر بفرض محال وہ سارے الزامات سچے بھی سمجھے جاویں تاہم بیچارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہیں کیونکہ اس میں ہر ایسے فعل کا رفاہ عامہ کی نیت سے ہونا مستثنیٰ کے لئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہم نے اخبار آفتاب پنجاب جلد۲ نمبر ۳۹ سے انتخاب کئے ہیں جس بنا پر اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب نے

[1] روحانی خزائن جلد ہذا کا صفحہ ۱۳۹

وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اس سے صرف مقتبس فقروں کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارہ میں کرتے ہیں بلحاظ ملکی مصلحتوں کے ہم اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ اس کی تصانیف سے جس کا حوالہ اوپر درج ہے بلاشبہ مُلکی امن میں خلل پڑسکتا ہے اور وہ کچھ عجیب ڈھنگ سے مرتب ہوئی ہیں کہ جن کو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شر رخیز کہنا ذرا بھی غیر حق بات نہیں۔ ایسے ایسے ملکی شور وشر کے حق میں جو اس قسم کی کتابوں سے پیدا ہوتا ہے بقول وقائع نگار موصوف کے سرکار کی طرف سے مناسب انتظام لابُد ہے۔ ہم بتلا سکتے ہیں کہ دانشمند گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات میں دخل دیا ہے۔ چنانچہ اسی ہندوستان کے اندر لارڈ وِلزلے صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۷۹۸ء میں ہندوؤں کی رسم جَل پَرواکو حکماً بند کردیا اور ۱۸۲۷ء کے اندر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل نے ستی کی قدیم رسم کو قانون مرتب کر کے موقوف کروا دیا۔ گورنمنٹ اس بات کو معلوم کرلے کہ کیوں ہندوستان کے مسیحی مصنفوں میں سے تمام لوگ پادری عماد الدین کو ہی انگشت نما کرتے ہیں اس کی یہ وجہ ہے کہ وہ بھی یہی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے عام لوگ مذہبی ولولہ میں آکر اور حرارت سے مغلوب ہوکر بے ادائیاں کریں اور سرکار میں مُفسد شمار ہو جاویں۔ ہم نے سنا ہے کہ پنجاب ٹریکٹ سوسائٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب مذکور کے دوسرے حصہ کو اسی وجہ سے نامنظور کیا ہے کہ اس میں پہلے حصہ سے زیادہ دل شکن باتیں درج ہیں۔ اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا۔'' انتہیٰ تمام ہوئی عبارت ہندو پرکاش۔

﴿۲﴾

پادری صاحبوں کے **شمس الاخبار لکھنؤ** مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵؍اکتوبر ۱۸۷۵ء نمبر ۱۵ جلد ۷ باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ نیاز نامہ جس کے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہیں۔ عماد الدین کی تصنیفات کی مانند نفرتی نہیں کہ جس میں گالیاں لکھی ہوئی ہیں اور اگر ۱۸۵۷ء کے مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کے بدزبانیوں اور بیہودگیوں سے ہوگا۔ جب ان کو باہر پندرہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن ستر روپیہ ماہوار اور کوٹھی ملے جس کے احاطے کے اندر چاہیں تو تیل نکالنے کا کولہو بھی بنالیں۔ ایسے لالچیوں کو کیا کہنا چاہیئے۔ انتہیٰ۔

بعینہٖ نقل کا لاصل

☆☆☆

﴿۱۰۶﴾

أو استنبط من قصّة إبليس إذا أتى المسيح كالفيل، وقاده بقوته العظمٰى

یا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کی طرح اس کے پاس آیا اور ایک بڑی قوت

إلٰى بعض جبال الجليل، وجرّبه بالأباطيل، وما استطاع المسيح أن لا

کے ساتھ گلیل کے ایک پہاڑ پر اس کو لے گیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اس کی آزمائش کی اور مسیح سے یہ نہ ہوا کہ

يميل إليه مِن قَوُدِه، ولا يخطو إلى طَوده، ويأخذ بفَوده، ويزيل لظاه

اس کی طرف جانے سے اپنے تئیں روک لے اور اس کے پہاڑ کی طرف قدم نہ اٹھاوے اور اس کے سر کو پکڑ لے اور

بجَوده، بل مشى تِلْوَه كالضعفاء المستضعفين. فإن كان مبدأ الوهم هذا

اور اپنے منہ سے اس کی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اس کے پیچھے کمزوروں کی طرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل

الخيال، كما أني أخال، فلا نُنكر واقعة المسيح، ونؤمن به كالأمر

موجب یہی خیال ہے جیسا کہ میں گمان کرتا ہوں پس ہم اس واقعہ سے انکار نہیں کرتے اور امر صحیح کی طرح اس کو مان

الصحيح، ونقرّ بأن شيطان ذٰلك المسيح كان شديد القوى، فلذٰلك

لیتے ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسے مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القویٰ ہی تھا اسی وجہ سے تو وہ اس کو پہاڑوں

قاده إلى جبال عُلى، وقال اسجدنى[1]، أعطيك دولة عظمٰى، ومُلكًا لا يبلٰى،

کی طرف کھینچ کر لے گیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر تجھے دولت اور بڑا ملک دوں گا اور ایک ضعیف

وطمِع فى إيمان ضعيفٍ غريب، ووثب عليه كذئب رغيب، وما تركه إلا إلٰى

غریب آدمی کے ایمان میں اس نے طمع کی اور حرص کی وجہ سے بھیڑیئے کی طرح اس پر حملہ کیا اور پھر اس سے

حين ولفظ الحين موجود فى إنجيل لوقا باليقين، فلينظر من كان من

دوبارہ آنے کا پختہ ارادہ رکھ کر دور ہو گیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا میں بالیقین موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

المرتابين. ولا شك أن الشيطان إذا أتى بعد زمان، فعلّم التثليث عند لقاءٍ

اور کچھ شک نہیں کہ جب شیطان دوسری مرتبہ آیا تو اس نے تثلیث سکھلائی

ثان، وأهلك الهالكين، لأن اللقاء كان من مواعيد الشيطان اللعين. وأما

اور مرنے والوں کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ آنا شیطان کا وعدہ تھا مگر مسیح کے شیطان

[1] فسٹ ایڈیشن میں سہو کتابت سے ایسا لکھا گیا ہے۔ درست اسجدلی ہے۔ (ناشر)

قیاسہ علی أفضل الرسل وخیر الأنبیاء ، فقیاس مع الفارق وبعید عن
شدید القویٰ کا قیاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس مع الفارق ہے اور ایسا قیاس
الحیاء وقد قال نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ و سلم لِعُمَرَ ما لقِیک الشیطان
حیا سے بعید ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو کہا تھا کہ اگر شیطان تجھ کو کسی راہ
فی فَجٍّ إلا سلَک فجًّا غیر فجّک، ویثبت من ھذا الدلیل أن الشیطان
میں پاوے تو دوسری راہ اختیار کرے اور تجھ سے ڈرے۔ اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان
یفرّ مِنْ عمر کالجبان الذلیل، وأما المسیح فیسمّی أفضل صحابتہ ﴿۱۰۷﴾
حضرت عمر سے ایک نامرد ذلیل کی طرح بھاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان فرمایا
شیطانا فی الإنجیل، فانظر الفرقَ بینھما خائفا من الرب الجلیل، ولا
پس خدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں باتوں میں کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ
تبادر إلی سبل الشیاطین. ثم إذا کانت القوۃ کلّہ للشیطان فما بال
کی طرف مت دوڑ۔ پھر جبکہ تمام قوتیں شیطان کے لئے ہی ٹھہریں تو تمہارے اس کمزور خدا کا
إلٰھکم الضعیف الذی ما لہ قِبَلٌ بھذا السرحان، بل تبِعہ کالمغلوب
کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کر سکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجت مند کی طرح اس کے پیچھے
أو کمحتاج ذی الکروب، وقادہ الشیطان بمکر عجیب، ودعاہ
لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اس کو کھینچا اور ایک عجیب دھوکا کی طرف اس کو بلایا
إلی إغرار غریب. والعجب أنہ مع دعاوی الألوھیّۃ وإدلال الإبنیّۃ،
اور تعجب کہ وہ باوجود خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونے کے ناز کے پیچھے لگ گیا
تبِعہ بحسن الظن وما فھِم أنہ حُوَّلٌ قُلَّبٌ، ووعدہ بَرْقٌ خُلَّبٌ، وھو
اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور مُتفنی ہے اور اس کا وعدہ برق بے باران ہے اور وہ
رئیس الکاذبین. وأنتم تعلمون الیھود کانوا یقولون للمسیح إنک ما تُری
جھوٹوں کا سردار ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تھے کہ تو خداتعالیٰ کی طرف

الخوارق من الرحمٰن بل من الشيطان، ومعک شيطان من الشياطين.

سے نشان نہیں دکھلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے۔

ثم إن كان هذا هو الحق أعنى إذا فرضنا أن القوة كله للشيطان الذليل،

پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس

فما جاء فى الإنجيل بكمال التفصيل أن يسوع رجع بقوة الروح إلى

صورت میں انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہو گا جو یسوع گلیل کی طرف روح کی قوت سے گیا تھا

الجليل لا يكون صحيحًا، بل كذبًا صريحًا وتحريف المحرفين،

بلکہ کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد

ويكون المراد من الروح شيطانًا من الشياطين.

شیطان ہے۔

ثم إنک ظننت أن القرآن ليس فى بلاغته إلى حد الإعجاز، بل

پھر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں بلکہ

يوجد فيه رائحة التكلف والارتماز، ولا يميز رقيقَ اللفظ من الجَزْل،

اس میں تکلف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ ہزل اور رقیق لفظوں سے

والجِدَّ مِنَ الهزل، وفيه ألفاظ وحشية وكلمات أجنبية، وليس بعربى ﴿۱۰۸﴾

خالی نہیں اور اس میں وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہیں اور فصیح عربی

مبين. أما الجواب فاعلم أن هذا القول منک ومن أمثالک أعجبُ

نہیں سو اب میں تیرا جواب لکھتا ہوں پس جان کہ یہ قول تجھ سے اور اوروں سے جو تیری مانند

العجائب وأعظم الغرائب، ولا يرضى به أحد من المنْصِفين. ألا تعلم يا

ہیں نہایت عجیب ہے اور کوئی منصف اس سے راضی نہیں ہو گا۔

مسكين أنک رجل من الجهّال، وما تدرى إلا مكائد الضلال، ولا تعلم

اے مسکین تُو تو نادانوں میں سے ایک نادان آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبوں کے اور کچھ تجھے معلوم نہیں اور

أساليب لسان العرب وطرق بلاغة المقال؟ بل أظن أنک لا تعرف

تجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ لسان عرب کے اسلوب کیا ہیں اور بلاغت کی راہیں کون سی ہیں بلکہ میں گمان کرتا ہوں کہ تو

حرفا من العربية، فكيف اجترأت على هذه الغَذْمرة الكريهة؟ أتصول

عربی کا ایک حرف بھی نہیں جانتا۔ پس کیونکر تو نے اس آوازِ مکروہ پر جرأت کی

أيها الجاهل الكاهل على الذى أفحمَ أكابرَ بلغاء الزمان، وأتمّ الحجة

اے جاہل کاہل کیا تو اس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاءِ زمانہ کو ساکت کر دیا اور

على فصحاء أهل اللسان، وخضعتْ له أعناق الأدباء، وآمن به نوابغ

زمانہ کے مشہور فصیحوں پر اپنی حجت پوری کی اور ادیبوں کی گردنیں اس کی طرف جھک گئیں اور شعراء میں بڑے بڑے نابغہ

الشعراء، وجاءوا خاضعين مقرّين؟ أأنت أسبَقُ منهم فى معرفة مواد

اس پر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن بن کر اس کی طرف رجوع کر لیا کیا زبان شناسی میں تو ان سے بڑھا ہوا ہے

الأقاويل وتمييز الصحيح من العليل، أو أنت من المجنونين؟ ألا تعلم

اور صحیح اور غیر صحیح میں فرق کرنے میں تو زیادہ طاقت رکھتا ہے یا تو دیوانہ ہے۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ

أنهم كانوا أهل اللسان، وقد غُذُّوا بلبان البيان، وكان يُصبون القلوب

وہ لوگ اہل زبان تھے اور خوش تقریری کے دودھ سے پرورش یافتہ تھے اور رنگا رنگ کی عبارات

بأفانين العبارات ومُلح الأدب ونوادر الإشارات، وكانوا فى هذه

اور عجیب اشارات سے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے تھے اور ان کوچوں میں

السكك وعلمِ محاسنها من الماهرين؟ ألستَ تعلم أن القرآن ما

اور علم محاسن بیان میں ماہر تھے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ قرآن نے

ادّعى إعجاز البلاغة إلا فى الرياغة، فإن العرب فى زمانه كانوا فصحاء

اعجاز بلاغت کا دعویٰ کشتی گاہ کے میدان میں کیا ہے کیونکہ عرب اس کے زمانہ میں

العصر وبلغاء الدهر، وكان مدار تفاخُرهم على غُرَر البيان ﴿۱۰۹﴾

فصحاء عصر اور بلغاء دہر تھے اور ان کے باہم فخر کرنے کا مدار فصیح اور با آب و تاب تقریروں پر تھا

ودُرَرِه وثمار الكلام وزهره، وكانوا يناضلون بالقصائد المبتكَرة
اور نیز کلام کے پھلوں اور پھولوں پر ناز کرتے تھے اور ان کی لڑائیاں نو ایجاد قصیدوں اور پاکیزہ
والخطب المحبَّرة، ولكن ما كان لهم أن يتكلموا فى اللطائف
خطبوں کے ساتھ ہوتی تھیں مگر ان کو لطائف حکمیہ میں بات کرنے کا سلیقہ نہ تھا
الحِكْمية، وما مسّتْ بيانَهم رائحةُ المعارف الإلهيّة، بل كان مسرح
اور ان کے بیان کو معارفِ الٰہیہ کی بُو بھی نہیں پہنچی تھی بلکہ ان کے فکروں کا چراگاہ
أفكارهم إلى الأبيات العشقية، والأضاحيك الملهية، وما كانوا
صرف عشقیہ شعروں اور ہنسانے والے اور غافل کرنے والے بیتوں تک تھا اور مضامین حکمیہ کی
على ترصيعِ مضامين الحِكم قادرين. وكانوا قد مرنوا من سنين على
مرصع نگاری پر وہ قادر نہ تھے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور
أنواع النظم والنثّر ولطائف البيان، وسُلِّموا وقُبِلوا فى الأقران،
نثر اور لطائف بیان کرنے کے مشتاق تھے اور اپنے ہم جنسوں میں مسلم اور مقبول تھے اور اہل زبان اور
وكانوا أهل اللسان وسوابق الميادين. فخاطبهم الله وقال اِنْ كُنْتُمْ فِيْ
میدانوں میں سبقت کرنے والے تھے۔ پس خدا تعالیٰ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کلام میں شک ہو جو
رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ..... فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ
ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو تم بھی کوئی سورت اس کی مانند بنا کر لاؤ اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز
تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ[1] **وقال**
بنا نہیں سکو گے سو اس آگ سے ڈرو جس کے ہیزم افروختنی آدمی اور پتھر ہیں اور وہ آگ کافروں کے لئے طیار کی گئی
قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ
ہے۔ اور فرمایا کہ اگر تمام جن و انس اس بات کے لئے اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنا لاویں تو
بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا[2] **فعجز الكفار عن**
ہرگز نہیں لا سکیں گے اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ پس کفار مقابلہ سے عاجز آ گئے

[1] البقرة:۲۴،۲۵ [2] بنی اسرآئیل:۸۹

المقابلة وولّوا الدبر كالمغلوبين. ولما عجزوا عن النضال فى
اور مغلوب ہو کر پیٹھیں پھیر لیں اور جب خوش تقریری کی لڑائیوں سے عاجز آ گئے
البيان، مالوا إلى السيف والسنان، متندمين مغتاظين وكثير منهم
تو شرمندہ اور غضبناک ہو کر تلوار اور نیزہ کی طرف جھک گئے اور بہت سے ان میں سے
أسلموا نظرًا على هذه المعجزة كلبيد بن ربيعة العامرى، صاحبِ
اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کر کے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مصنف
المعلقة الرابعة، فإنّه أدرك الإسلام وتشرّفَ به وأرى الإخلاصَ ﴿۱۱۰﴾
ہے اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوا اور پورا اخلاص دکھایا اور
التّام، ومات سنة إحدى وأربعين. وكذٰلك كثير منهم أقرّوا بأنّ
سن اکتالیس میں فوت ہوا۔ اور اسی طرح بہتوں نے ان میں سے قرآن شریف کی بلاغت
القرآن مملوٌّ من العبارات المهذَّبة، والاستعارات المستعذَبة،
فصاحت کو قبول کر لیا اور اقرار کر لیا کہ درحقیقت قرآن عبارات پاکیزہ سے پُر اور شیریں استعارات سے مالا مال
والأفانين المستملَحة، والمضامين الحِكمية الموشَّحة، بل مَن أمعنَ
اور ملیح تقریروں اور آراستہ اور حکمیہ مضمونوں سے بھرا ہوا ہے بلکہ جس نے اس میں نظر غور کی
منهم النظرَ فسعى إلى الإسلام وحضر ودخل فى المؤمنين. فلو كان
سو وہ اسلام کی طرف دوڑا اور ایمان والوں میں داخل ہوا۔ پس اگر قرآن
القرآن متنزلًا من أعلى مدارج الكمال فى فصاحة المقال وبلاغة
فصاحت بلاغت کے اعلیٰ مدارج سے متنزل ہوتا تو مخالفوں پر بات
الأقوال، لكان الأمر أسهل على المخالفين، ولقالوا أيها الرجل إن الكلام
بہت آسان ہو جاتی۔ اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تُو نے پیش کی ہے
الذى عرضتَ علينا والحديث الذى أتيتَه لدينا ليس بفصيح بل ليس
اور جو بات تُو لایا ہے وہ فصیح نہیں ہے بلکہ

بصحیح، ولا نجد فیه غیر المعانی المطروقة الموارد والکلام الرقیق
صحیح بھی نہیں ہے اور اس میں معانی مطروقہ الموارد پائے جاتے ہیں اور اس میں الفاظ رقیقہ
البارد، وما جئت بأطیب وأحلی، وفیه ألفاظ کذا وکذا، وإنک أسقطتَ
موجود ہیں اور تُو نے اپنی کلام میں غلطی کی ہے اور مطلب سے دور جا پڑا
فی کلامک وباعدتَ عن مرامک، ولست من المُجیدین؛ فلا حاجة إلی
ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام میں نہیں بلکہ اس میں تو ایسے ایسے لفظ ہیں پس کچھ حاجت نہیں
أن نأتی بمثله من الأقوال، أو نتوازن فی المقال، ونتحاذٰی حذو النعال،
کہ ہم اس کی کوئی نظیر بناویں یا اس سے نعل بنعل مقابلہ کریں ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی
فإلیک عنّا وتجافَ، واترُک الأوصاف، فإن کلامک سَقَط عند الأدباء
تعریفیں چھوڑ دے کیونکہ تیرا کلام مشہور ادیبوں کے نزدیک
المشهورین والفصحاء الماهرین. ولکنهم ما سرَوا ذلک المسری، وما
ردّی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہیں چلے اور اس دعویٰ میں انہوں نے کچھ
قدحوا فی هذا الدعوی، بل قبِلوا أعلٰی مراتب بلاغته، وعجبوا لعلوِّ شأنِ
جرح قدح نہیں کیا بلکہ انہوں نے تو قرآن کے اعلیٰ مراتب بلاغت کو قبول کرلیا اور اس کی عظیم الشان فصاحت سے تعجب
فصاحته، وقالوا إنْ هذا إلّا سحرٌ مبین. وأکثرهم آمنوا بإعجازه وأقرّوا ﴿۱۱۱﴾
میں رہ گئے اور کہا کہ یہ تو صریح جادو ہے۔ اور اکثر ان کے اس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور اقرار کرلیا کہ اس کے باز کی
بتناوُش بازِه، وعجزوا عن درکِ هِنُدازِه، وقالوا کلامٌ فاقَ کلماتِ البشر،
سخت پکڑیں ہیں اور اس کی حقیقت کی دریافت سے عاجز رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب آ گیا اور
وکلُّه لُبٌّ ولیس معه شیء من القشر، وعلیه طلاوة، وفیه حلاوة، وهو
وہ سارے کا سارا مغز ہے اور اس کے ساتھ چھلکا نہیں اور اس پر ایک آب وتاب ہے اور اس میں ایک حلاوت ہے اور وہ
غَدَق لا ینفد مِن شُرب الشاربین. وما نبسوا بکلمة فی قدح شأنه
ایک بے اندازہ اور بکثرت مصفا پانی ہے جو پینے والوں کے پینے سے ختم نہیں ہوتا۔ اور قرآن کے قدح شان

وما فاهُوا بكلامٍ في جرح بيانه، ونسوا جمال الفكر في ميدانه، ثم رجعوا

میں وہ کوئی کلمہ منہ پر نہ لائے اور اس کی جرح میں انہوں نے کوئی بات منہ سے نہ نکالی اور اس کے میدان میں انہوں نے

مرعوبين نادمين، وأكثرهم كانوا يبكون عند سماعه ويسجدون باكين.

فکر کے اونٹ دوڑائے تو سہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہو کر رجوع کیا اور اکثر ان کے قرآن کو سن کر روتے اور سجدہ کرتے تھے۔

هٰذا ما نجد في القرآن الكريم وأحاديث النبيّ الرؤوف

یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم میں پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پڑھتے ہیں

الرّحيم، إيمانًا وديانةً وصدقًا وأمانةً، وما نجد كلمةً خلاف ذلك من

اور ہم نے اس کو ایماناً اور دیانتاً اور امانتاً لکھا ہے اور ہم اس کے برخلاف کوئی ایسا قول بھی نہیں پاتے جو اس وقت نصاریٰ

أسلاف النصارى أو المشركين، وكانوا خيرا منكم في تنقيد الكلمات

اور مشرکوں کے منہ سے قرآن کی شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصاریٰ قرآن کی پرکھ میں تم سے بہتر تھے۔

يا معشر الجاهلين. وأما ما ظننتَ أن في القرآن بعض ألفاظ غير لسان

اور یہ جو تُو نے خیال کیا کہ قرآن میں بعض ایسے الفاظ ہیں کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہیں سو

قريش، فقد قلتَ هذا اللفظ من جهل وطيش، وما كنت من

یہ بات تیری سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت کی راہ سے نہیں۔

المتبصرين. اعلم أيها الغبي والجهول الدنيّ، أن مدار الفصاحة على

اے غبی اور سفلہ نادان تجھے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے

ألفاظ مقبولة سواء كانت من لسان القوم أو مِن كلمٍ منقولة مستعمَلة

خواہ وہ کلمات قوم کی اصل زبان میں سے ہوں یا ایسے کلمات منقولہ ہوں جو بلغاء قوم کے استعمال میں

في بلغاء القوم غيرِ مجهولة، وسواء كانت من لغة قوم واحد ومن محاوراتهم

آ گئے ہوں اور خواہ وہ ایک ہی قوم کی لغت میں سے ہوں اور ان کے دائمی محاورات

على الدوام، أو خالطَها ألفاظٌ استحلاها بلغاءُ القوم، واستعملوها ﴿۱۱۲﴾

میں سے ہوں یا ایسے الفاظ اُن میں مل گئے ہوں جو قوم کے بلغاء کو شیریں معلوم ہوئے اور انہوں نے ان کے

فی النظم والنثر من غیر مخافة اللَّوم، مختارین غیر مضطرین. فلما کان مدار

استعمال اپنی نظم اور نثر میں جائز رکھے ہوں اور کسی ملامت سے نہ ڈرے ہوں اور نہ کسی اضطرار سے وہ الفاظ استعمال کیے

البلاغة علی هذه القاعدة فهذا هو معیار الکلمات الصاعدة فی سماء البلاغة

ہوں پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ ان عبارات بلیغہ کے لئے معیار ہے جو فصاحت کے آسمان پر

الراعدة، فلا حرج أن یکون لفظٌ من غیر اللسان مقبولًا فی أهل البیان، بل

چڑھے ہوئے اور بلندی میں گرج رہے ہیں پس اس بات میں کچھ بھی حرج نہیں کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغاء نے اس

ربما یزید البلاغة من هذا النهج فی بعض الأوقات، بل یستملحونه فی بعض

کو قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بسا اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام میں زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات

المقامات، ویتلذذون به أهلُ الأفانین. ولٰکنّک رجلٌ غَمُرٌ جَهولٌ، ومع

میں اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیح اور نمکین سمجھتے ہیں اور تفنّن عبارات کے عشاق اس سے لذت اٹھاتے ہیں مگر تُو تو اے

ذلک معاندٌ وعَجولٌ، فلأجل ذلک ما تعلم شیئا غیر حقدک وجهلک،

معترض ایک غبی اور جاہل ہے اور باوجود اس کے تُو جلد باز اور دشمن حق ہے اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھ نہیں جانتا

وما تضع قدمًا إلا فی دَحْلِک، ولا تدری ما لسان العرب وما الفصاحة، ولا

اور بغیر گڑھے کے اور کسی جگہ قدم نہیں رکھتا اور تُو نہیں جانتا کہ زبان عرب کیا شے ہے اور فصاحت کسے کہتے ہیں اور صرف

تصدر منک إلا الوقاحة، وما لُقِّنْتَ إلا سبّ المطهَّرین.

بے حیائی تجھ میں ہے نہ اور کوئی لیاقت اور تجھ کو تو کسی نے سکھایا ہے کہ تُو پاکوں کو گالیاں دیتا رہے۔

فاترُکْ أیها الغافل سیرة الأشرار، واستحِ وانظرْ وجهک فی

سو اے غافل شریروں کی خصلت چھوڑ دے اور کچھ شرم کر اور ذرا اپنے منہ کو فکر کے شیشہ میں

مرآة الأفکار. هل قرأتَ شیئا فی مدّة عمرک من فن الأدب، أو عرفت

دیکھ کہ کیا تو نے مدت عمر میں کبھی فن ادب سے کچھ پڑھا ہے یا رنگینی عبارات کے

فی طرقه أفانینَ الوهد والحدب، أو ألّفتَ قطُّ بین کلمتین، ونظمتَ بیتًا

نشیب و فراز تجھے معلوم ہیں یا کبھی تو نے دو عربی کلموں کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے

أو بيتين؟ فَإِنْ ادّعيتَ فَأْتِ ببرهان مبين. وأنت تعلم أني خاطبتك في
پس اگر تُو دعویٰ کرے تو اس بات کا ثبوت پیش کر۔ اور تجھے معلوم ہے کہ مَیں نے براہین میں بھی
البراهين إذ صُلتَ على القرآن والدّين المتين، وما كان خطابي إلا لِأُبْدِيَ
تجھے مخاطب کیا تھا جبکہ تُو نے قرآن شریف پر اور دین اسلام پر حملہ کیا تھا اور میرا مخاطب کرنا صرف
على الناس جهلَك الشديد، وذهنَك البليد، فقلتُ إن كنتَ تزعم أنك ﴿۱۱۳﴾
اسی وجہ سے تھا کہ تا تیرا کُند ذہن اور سخت جاہل ہونا لوگوں پر ظاہر کروں پس مَیں نے کہا کہ اگر
تعلم العربية فأَرِنا مهارتك الأدبية، ونحن نقصّ عليك قصّةً في لسان
تُو یہ گمان کرتا ہے کہ تُو عربی جانتا ہے سو ہمیں اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان میں تجھ کو
فتَرْجِمْه في العربية بأحسن بيان إن كنت فيها من الماهرين. وإن ترجمتَ
سنائیں گے اور تجھ پر واجب ہو گا کہ تُو اس کی عبارت کو عربی بنا کر دکھلا دے
فلك خمسون روبية إنعامًا، ثم نقرّ بفضلك ونكرمك إكرامًا،
پھر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہو جائیں گے اور تیری تعظیم کریں گے
ونحسبُك من الفضلاء المسلمين المرتدّين.[1] ولكنّك سكتَّ كالأنعام،
اور تجھ کو متبحر فاضلوں میں سے تسلیم کریں گے مگر تُو چارپاؤں کی طرح چپ ہو گیا
وما مِلتَ إلى الإنعام، وما نبست بكلمة الخير والشرّ خوفًا من هتك
اور انعام لینے کی طرف رخ نہ کیا اور تُو جواب میں چپ ہی کر گیا نہ کچھ نیک کہا نہ بد کیونکہ اس میں
الستر وفضوح الحصر، فثبت أنك غبي قصير الرسن، وما أصابك
تیری پردہ دری اور رسوائی تھی پس ثابت ہوا کہ تُو ایک غبی کم استعداد آدمی ہے اور تجھ کو عربی زبان سے
حظّ من اللسن، وما حرصتَ في الإنعام لأنّك كنت جاهلًا كالأنعام،
کچھ بھی حصہ نہیں اور تُو نے انعام لینے کی طرف رغبت نہ کی کیونکہ تُو ایک جاہل چارپاؤں کی طرح تھا
وما كان لك حظّ من العربية بل ما كنت من الماسّين. فعلمتُ
اور عالموں میں سے نہیں تھا۔ پس مَیں نے قطعی علم

[1] ترجمہ سے ظاہر ہے کہ اصل لفظ ''المتبحرين'' تھا۔ شمس

بعلمٍ قطعی أنک لا تعلم العربیة، ولا تستطیع أن تخترق فی مسالکها
کے ساتھ جان لیا کہ تُو زبان عربی بالکل نہیں جانتا اور تجھے طاقت نہیں کہ اس کے کوچوں میں چل سکے اور اس کی
وتنصلت فی سبلها وسِککها، وما فیک إلا حُمَةُ لاسعٍ، لا حمیم فهمٍ
تنگ راہوں میں گذر سکے اور تجھ میں تو صرف نیش نیش زنندہ ہے اور ایک قطرہ بھی علم وسیع کے مینہ میں سے تیرے
واسعٍ، فلا تَفُجُسْ ولا تَعُلُ یا أسفل السافلین. أأنت مع جهلک هذا
پاس نہیں ہے پس تُو اے اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا۔ کیا تو باوجود اپنی اس نادانی کے قرآن میں جرح قدح
تقدَح فی القرآن، وتزری علی کتاب فاق فصاحته نوع الإنسان، ولا
کرتا ہے اور اس کتاب کا عیب ڈھونڈتا ہے جس کی فصاحت نوع انسان کی فصاحتوں پر غالب آ گئی اور
تری صورتک ولا تنظر إلی مبلغ علمک یا مضیّعَ العقل والدّین؟ وإن
اپنی شکل کو نہیں دیکھتا اور اپنے اندازہ علم کی طرف نگاہ نہیں کرتا اے دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہے۔ اور اگر تو
کنت تحسب نفسک شیئا من الأشیاء، وتظن أنک من الأدباء، فها أنا
اپنے نفس کو کچھ چیز سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ تُو بھی ایک ادیبوں میں سے ہے پس خبردار ہو جا کہ تیری پتھری کی آگ
﴿۱۱۴﴾ قمتُ لاستبراء زَنْدِک، واستشفافِ فِرِنْدِک، وآ ابتدعتُ هذه الرسالة
نکالنے کے لئے مَیں کھڑا ہو گیا ہوں اور تیری تلوار کا جوہر دیکھنے کے لئے میں اٹھا ہوں اور رسالہ عجالہ کو مَیں نے
العُجالة فی العربیة لهذه الأغراض الضروریة، وهی تحتوی علی غُرر البیان
عربی میں اسی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور چمکیلے بیانوں سے پُر ہے جو موتیوں
ودُرره، ومُلح الأدب ونوادره، ووشّحتُها بمحاسن الکنایات وبترصیع لآلِی
کی طرح ہیں اور نیز ادب کی نمکین عبارتوں پر مشتمل ہے اور مَیں نے اس کو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیفہ
النکات فی العبارات، وفیها کثیر من الأمثال العربیة، واللطائف الأدبیة،
کے موتیوں سے مرشح اور مرصع کیا ہے اور اس میں امثال عربیہ بہت ہیں اور لطائف
والأشعار المبتکَرة، والقصائد المحبَّرة، ولم أودعْها من الأشعار
ادبیہ بکثرت ہیں اور اسی طرح اشعار نو طرز اور خوبصورت قصیدے بھی اس میں ہیں اور میں اس کتاب میں اشعار

الأجنبية بل كلها نتائج خاطرى وثمار شجراء فكرى؛ وما فعلتُ هذا إلا
اجنبیہ نہیں لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پھل ہیں اور مَیں نے یہ اس لئے کیا کہ تا
لأسبُر به غَوْرَ عقلك ومقدار فضلك، وأرىٰ مبلغ علمك وعذوبة
تیری عقل کا عمق اور تیری فضیلت کا مقدار آزماؤں اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھوں
منطقك، وأُرِىَ الخَلْقَ أإنّك صادق فى دعواك وأهلٌ لبلواك، وهل
کیا تُو اپنے دعویٰ میں سچا اور اپنے شور و شر کا اہل ہے اور کیا تجھے حق ہے کہ تُو
لك حق أن تصول على كتاب اللّٰه القرآن وبلاغته وسِفْرِ اللّٰه الرحمٰن
کتاب اللہ قرآن پر حملہ کرے اور خدا تعالیٰ کے صحیفوں کی بلاغت اور اس کے میدان کشتی گاہ کی نسبت نکتہ چینی کرے
ورياغته كما أنت زعمت، أو من الكاذبين الدجالين. وإنى أُلهمتُ من ربى
سو مَیں نے چاہا کہ دیکھوں کہ تُو اپنے دعووں میں سچا ہے یا جھوٹوں میں سے ہے اور مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام
أنك لا تقدر على هذا النضال، ويبدى اللّٰه عجزك ويخزيك ويُثبت
ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالیٰ تیرا عجز ظاہر کردے گا اور تجھے رسوا کردے گا اور ثابت کرے گا کہ تُو
أنك أسير فى الجهل والضلال، ولو اجتمعتْ قومك معك على هذا
گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم
الخيال، فترجعون مغلوبين. هذا مع اعترافى بأن هذه الرسالة ليست سبّاقَ
مغلوب ہو جاؤ گے یہ باوجود میرے اس اقرار کے ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت میں کوئی اعلیٰ درجہ کے
الغايات فى توشيح المقال، بل اقتضبتُها على جناح الاستعجال، وأعلم
کمال پر نہیں بلکہ مَیں نے جلد جلد اس کو گھسیٹ دیا ہے اور مَیں جانتا ہوں
أن الإتيان بمثلها أمرٌ هيّن على الأدباء، بل يكفى فى هذا أَدْنَى التِفاتِ ﴿۱۱۵﴾
کہ اس کی نظیر بنانا ادیبوں پر بہت ہی آسان ہے بلکہ اُن کی ادنیٰ التفات اس کی
البلغاء. فإن اتّسعتَ فى الأدب فليس من التعجب أن تقول أحلى
نظیر بنانے کے لئے کافی ہے پس اگر تُو فن ادب میں وسیع مہارت رکھتا ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ اس سے زیادہ تر شیریں

وأفصحَ مما قلتُ إلی أسبوع مع أنک تؤلّف بتأییدِ جموع، لأنک لست
اور زیادہ تر فصیح بنالیوے اور تجھ کو یہ اجازت بھی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ مل کر لکھے کیونکہ ہماری طرف سے
من إعانتهم بممنوع وإنّی ما اتخذت معینا فی رسالتی هذه، وقلتُ ما قلتُ
ان سے مدد لینے کی تجھ کو ممانعت نہیں اور میں نے اس رسالہ میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ
من عند نفسی من فضل ربّی فی أیّام معدودة کالمقتضبین. ومع ذلک إنی
مَیں نے کہا وہ خداتعالیٰ کے فضل سے چند دنوں میں حاضر نویس کی طرح اپنی طرف سے کہا ہے۔ اور
أُمهِلک وإخوانَک وجمیع خلانک وقومک وأعوانک الّذین یقولون
باوجود اس کے مَیں تجھے اور تیرے بھائیوں اور تیرے دوستوں اور تیری قوم اور تیرے مددگاروں کو
إنا نحن المولویون، إلی شهرین کاملین من یوم الإشاعة، لتُرِیَ کمال
جو کہتے ہیں جو ہم مولوی ہیں دو کامل مہینوں کی مہلت دیتا ہوں اور یہ مہلت اشاعت
البراعة، فإن أتیتم بمثلها فی هذه المدة التی هی أقل الآجال، وتوازنتم فی
کی تاریخ سے ہے تا کہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنا لائے اور اس مدت میں جو بڑی
کل أنواع المقال، ونریٰ أن قولکم تحاذَی حذو النعال، فلکم خمسة
وسیع مدت ہے تم نے ہر یک مماثلت اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کر دیا اور ہم نے دیکھ لیا کہ نعل بنعل تم نے
آلافٍ روبیة إنعامًا منّا وعدًا مؤکّدًا بقسم اللّٰه ذی الجلال وإن لم تطمئن
مقابلہ کر دکھلایا تو اس صورت میں ہم تمہیں پانچ ہزار روپیہ انعام دیں گے یہ وعدہ اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کے ساتھ موکد ہے
بالأیمان الإیمانیة فنجمع ذهب الشَرُطِ فی خزینة الحکومة البریطانیة
اور اگر تجھے ایمانی قسموں پر اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی میں روپیہ جمع کرا دیں گے
لتکون من المطمئنین. ونُعاهد اللّٰه بحلفةٍ أن نعطی العدوّ حقّه عند ظهور
تا کہ تجھے اطمینان ہو۔ اور ہم خداتعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں کہ فریق ثانی کو
غلبةٍ، ولو تخلّفْنا فکنّا کاذبین ونجعل الحکومة البرطانیة
اس کا حق اس کے غلبہ کے وقت فی الفور دے دیں گے اور اگر ہم نے تخلف کیا تو پھر جھوٹے ٹھہریں گے اور ہم حکومت انگریزی

حَـكَمًا لهذه القضية، ومخيَّرًا فى هذه الخطّة، ولها أن تعطى إنعامنا كلَّ

کو اس مقدمہ کے فیصلہ کرنے کے حکم مقرر کرتے ہیں اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا کہ ہمارا انعام اس کو دے دے جو

مَـن بـارى كـلامَـنا وأرى بوفق شرطنا نثرًا كنثرٍ ونظمًا كنظم فى القدر

مقابلہ کے وقت پورا اتر آوے اور اس کی شرط کے موافق نظم اور نثر بنا لیوے۔ نظم اپنے قدر اور بلاغت اور التزام حق

وآلعدّة والبـلاغة والفصاحة والتـزام الـجـدّ والحكمة، هذا عهد منا، ﴿۱۱۶﴾

اور حکمت میں نظم کے مانند ہو اور نثر نثر کے مانند ہو اور خدا کی لعنت اُن پر جو عہد پورا نہ کریں۔

ولـعنة اللّٰه على الناكثين. وللنصارٰى أن يتعاونوا لهذه المقابلة ويقوموا

اور نصاریٰ کا اختیار ہوگا کہ اس مقابلہ میں ایک دوسرے کو مدد دیویں اور سب متفق ہو کر اس معرکہ کے لئے اٹھیں اور

متـفـقيـن لتـلـك الـمـعركة، ويكون بعضهم لبعض ظهيرًا، وليستفسر

بعض بعض کے پشت پناہ بن جائیں اور ایک جاہل باخبر آدمی سے پوچھ لے اور دور و نزدیک سے ہر یک مددگار

الـجـاهـل خبيـرا، وليـطلبوا لأنفسهم كل نصير ومعين، وبعيد وقرين،

اور معین اپنے لئے بلا لیں اور مسیح سے بھی مدد لیں جو اُن کی نظر میں خدا ہے اور کوئی خدا نہیں بجز اس کے

ومسيـحَهـم الّـذى هـو ربٌّ فـى أعينهم ولا رَبَّ إلا اللّٰه قيّوم العالمين،

جو قیوم العالمین ہے اور چاہیئے کہ اپنے اس روح القدس سے بھی مدد لیں جو بولیاں سکھاتا تھا

وليستمِدّوا مِن روحهم الذى كان يعلم الألسنة إن كانوا صادقين.

اگر سچے ہیں۔

هٰـذا مـا رضيـنـا عـليه مِن طيب نفسنا وانشراح صدرنا، ورضينا

یہ وہ بات ہے جس پر ہم اپنے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے راضی ہو گئے اور ہم اس بات پر

بـالحكومةِ البَريطانِيةِ أن تكون حَكَمًا بيننا وبينهم، فإن تجد هؤلاء الذين

بھی راضی ہو گئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں حَکَم بن جائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگوں کو اپنے

يـصـولـون عـلـى بـلاغة القرآن وفصاحته، ويقولون إنا نحن الـمولويون

قولوں میں صادق پاوے جو قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بھی مسلمانوں کے

كعلماء المسلمين ولسنا مِن السفهاء الجاهلين ولنا يد طولٰى فى تنقيد

علماء کی طرح مولوی ہیں اور نادان نہیں ہیں اور فصاحت اور عدم فصاحت میں فرق کرنے کے لئے

جِدّ القول وهزله وتنقيح رقيق اللفظ وجزله - صادقين فى هذا

ہم میں مادہ ہے اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اس میدان میں درحقیقت پیش دستی لے جانے والے ہیں

الامتحان وسابقين فى هذا الميدان، فلتُعْطِهم إنعامنا، وليُكذَّبْ

پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا انعام ان کو لے دے اور ہمیں کاذب خیال کرے اور ان کے کمال

كلامنا، وليُشَعْ كمالُ علمهم فى الديار والبلدان، وليشتهرْ فضائلهم

علم کو ملکوں اور ولایتوں میں مشہور کرے اور دنیا کے کناروں تک ان کے فضائل مشتہر کر دے

إلٰى أقاصى البلدان، ولتُكتَب أسماء هم فى الفاضلين. وإن لم تجدهم

اور ان کے نام فاضلوں میں لکھ لے اور اگر گورنمنٹ ان کو ایسا نہ پاوے بلکہ

من العلماء والأدباء، بَلْ وجدتُهم معشرَ الجهلاء والسفهاء، بعيدِين ﴿۱۱۷﴾

ان کو ایک جاہلوں کا گروہ پائے جو اس قسم کے کمالات سے دور و مہجور ہیں

من هذا الزُّلال مُبْعَدين عن مثل هذا الكمال، فنرجو من عدل الحكومة

پس ہم حکومت برطانیہ کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اس کے

البريطانية أن تمنع بعدُ هؤلاء الكذّابين مِن أن يسمّوا أنفسهم مولويّين،

ان کذابوں کو اس بات سے منع کرے کہ اپنے تئیں مولوی کے نام سے موصوف کریں اور باوجود جاہل ہونے کے قرآن

ويصولوا على بلاغة كلام اللّٰه مع كونهم جاهلين.

کریم کی بلاغت پر حملہ کریں۔

وأوّلُ مخاطَبِنا فى هذه الدعوة، ومَدْعوُّنا لهذه المعركة، صاحبُ التوزين

اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب اور اس معرکہ میں ہمارا اول مدعو پادری عماد الدین ہے

عماد الدين، فإنه ينكر بلاغة القرآن وفصاحته، ويُرِى فى كلّ كتابٍ وقاحته

کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب میں بے حیائی

ویقول إنّی عالم جلیل ذهین، وإن القرآن لیس بفصیح بل لیس

دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح بھی نہیں ہے اور میں اس میں کوئی

بصحیح، وما أریٰ فیه بلاغةً، ولا أجد براعةً، کما هو زعم الزاعمین.

بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں عنقریب تفسیر

ویقول إنی سأکتب تفسیره، وکذلک نسمع تقاریره، فهو یدّعی

شائع کروں گا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اس کی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آنحضرت

کماله فی العربیة، ویسبّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم بکمال

صلی اللہ علیہ وسلم کو بباعث بے شرمی اور دروغگوئی کے گالیاں نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کی

الوقاحة والفِرْیة، ویتزرّی علی کتاب اللّٰه وعلی فصاحته، کأنه عمُّ امرء

ایسے دعویٰ سے اور غرور سے عیب جوئی کرتا ہے کہ گویا وہ امرا القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام

القیس أو ابن خالته، ویسمّی نفسه مولویًّا ویمشی کالمستکبرین.

مولوی رکھتا ہے اور متکبروں کی طرح چلتا ہے۔

ثم بعد ذلک نخاطب کلَّ متنصّر ملقَّب بالمولوی، الذی کتبْنا

پھر اس کے بعد ہم ہر ایک کرشٹان کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب کرتے ہیں اور ان سب

اسمه فی الهامش[1] وندعو کلّهم للمقابلة ولهم خمسة آلاف إنعامًا منّا

کے نام ہم نے حاشیہ میں لکھ دیئے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کے لئے بلاتے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بناویں تو ہماری طرف سے

﴿۱۱۸﴾ **إذا أتوا بکتاب کمثل هذا الکتاب، کما کتبنا من قبل فی هذا الباب،**

ان کو پانچ ہزار روپیہ انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور بالمقابل کتاب تالیف کرنے والوں کے لئے ہماری طرف سے

---

[1] مولوی کرم الدین۔ مولوی نظام الدین۔ مولوی الٰہی بخش۔ مولوی حمید اللہ خان۔ مولوی نور الدین۔ مولوی سید علی۔ مولوی عبداللہ بیگ۔ مولوی حسام الدین بمبئی۔ مولوی حسام الدین۔ مولوی نظام الدین۔ مولوی قاضی صفدر علی۔ مولوی عبدالرحمٰن۔ مولوی حسن علی وغیرہ وغیرہ۔

والمهلةُ منّا ثلاثة أشهر للمعارضين، فإن لم يبارزوا، ولن يبارزوا،

تین مہینہ مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آویں گے

فاعلموا أنهم كانوا من الكاذبين.

پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے ہیں ۔

واعلموا أن هذا الإنعام فی صورة إذا أتوا برسالة كمثل رسالتنا،

اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ انعام اس صورت میں ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہ ہمارے اس رسالہ کے

وعُجالة كمثل عجالتنا، وأثبتوا أنفسهم كمماثلين ومشابهين، وأمّا إذا

مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں۔ لیکن اگر بنانے سے انکار کریں

أبوا و ولّوا الدبر كالثعالب، وما استطاعوا على هذه المطالب، وما تركوا

اور لومڑیوں کی طرح پیٹھیں دکھلاویں اور ان مطالب پر قدرت نہ پا سکیں اور نہ توہین قرآن شریف کی

عادة توهين القرآن، وما امتنعوا من قَدْحِ كتاب اللّٰه الفرقان، وما تابوا من أن

عادت کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں

يسمّوا أنفسهم مولويين، وما ازدجروا مِن سبّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه

اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشنام دہی سے رکیں اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئیں

وسلم خاتم النبيّين، وما ازدجروا من قولهم أن القرآن ليس بفصيح، وما تركوا

روکیں کہ قرآن فصیح نہیں ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس ان پر خدا تعالیٰ

سبيل التحقير والتوهين، فعليهم من اللّٰه ألف لعنة فَلْيَقُلِ القوم كلهم آمين.

کی طرف سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین ۔

۱	لعنت	۲	لعنت	۳	لعنت	۴	لعنت	۵	لعنت	۶	لعنت
۷	لعنت	۸	لعنت	۹	لعنت	۱۰	لعنت	۱۱	لعنت	۱۲	لعنت
۱۳	لعنت	۱۴	لعنت	۱۵	لعنت	۱۶	لعنت	۱۷	لعنت	۱۸	لعنت
۱۹	لعنت	۲۰	لعنت	۲۱	لعنت	۲۲	لعنت	۲۳	لعنت	۲۴	لعنت

﴿۱۱۹﴾

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت
۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳۵ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت
۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت
۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت
۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت
۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۶ لعنت
۶۷ لعنت ۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت
۷۴ لعنت ۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت
۸۱ لعنت ۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت
۸۸ لعنت ۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت
۹۵ لعنت ۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت
۱۰۲ لعنت ۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت
۱۰۹ لعنت ۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت
۱۱۶ لعنت ۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت
۱۲۳ لعنت ۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت
۱۳۰ لعنت ۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت
۱۳۷ لعنت ۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت
۱۴۴ لعنت ۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت
۱۵۱ لعنت ۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت
۱۵۸ لعنت ۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت
۱۶۵ لعنت ۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت
۱۷۲ لعنت ۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت
۱۷۹ لعنت ۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت
۱۸۶ لعنت ۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت
۱۹۳ لعنت ۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت
۲۰۰ لعنت ۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت
۲۰۷ لعنت ۲۰۸ لعنت ۲۰۹ لعنت ۲۱۰ لعنت ۲۱۱ لعنت ۲۱۲ لعنت ۲۱۳ لعنت
۲۱۴ لعنت ۲۱۵ لعنت ۲۱۶ لعنت ۲۱۷ لعنت ۲۱۸ لعنت ۲۱۹ لعنت ۲۲۰ لعنت
۲۲۱ لعنت ۲۲۲ لعنت ۲۲۳ لعنت ۲۲۴ لعنت ۲۲۵ لعنت ۲۲۶ لعنت ۲۲۷ لعنت
۲۲۸ لعنت ۲۲۹ لعنت ۲۳۰ لعنت ۲۳۱ لعنت ۲۳۲ لعنت ۲۳۳ لعنت ۲۳۴ لعنت
۲۳۵ لعنت ۲۳۶ لعنت ۲۳۷ لعنت ۲۳۸ لعنت ۲۳۹ لعنت ۲۴۰ لعنت ۲۴۱ لعنت
۲۴۲ لعنت ۲۴۳ لعنت ۲۴۴ لعنت ۲۴۵ لعنت ۲۴۶ لعنت ۲۴۷ لعنت ۲۴۸ لعنت
۲۴۹ لعنت ۲۵۰ لعنت ۲۵۱ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۴ لعنت ۲۵۵ لعنت
۲۵۶ لعنت ۲۵۷ لعنت ۲۵۸ لعنت ۲۵۹ لعنت ۲۶۰ لعنت ۲۶۱ لعنت ۲۶۲ لعنت

﴿۱۲۰﴾

۲۶۳ لعنت ۲۶۴ لعنت ۲۶۵ لعنت ۲۶۶ لعنت ۲۶۷ لعنت ۲۶۸ لعنت ۲۶۹ لعنت
۲۷۰ لعنت ۲۷۱ لعنت ۲۷۲ لعنت ۲۷۳ لعنت ۲۷۴ لعنت ۲۷۵ لعنت ۲۷۶ لعنت
۲۷۷ لعنت ۲۷۸ لعنت ۲۷۹ لعنت ۲۸۰ لعنت ۲۸۱ لعنت ۲۸۲ لعنت ۲۸۳ لعنت
۲۸۴ لعنت ۲۸۵ لعنت ۲۸۶ لعنت ۲۸۷ لعنت ۲۸۸ لعنت ۲۸۹ لعنت ۲۹۰ لعنت
۲۹۱ لعنت ۲۹۲ لعنت ۲۹۳ لعنت ۲۹۴ لعنت ۲۹۵ لعنت ۲۹۶ لعنت ۲۹۷ لعنت
۲۹۸ لعنت ۲۹۹ لعنت ۳۰۰ لعنت ۳۰۱ لعنت ۳۰۲ لعنت ۳۰۳ لعنت ۳۰۴ لعنت
۳۰۵ اللعنة ۳۰۶ اللعنة ۳۰۷ اللعنة ۳۰۸ اللعنة ۳۰۹ اللعنة ۳۱۰ اللعنة ۳۱۱ اللعنة
۳۱۲ اللعنة ۳۱۳ اللعنة ۳۱۴ اللعنة ۳۱۵ اللعنة ۳۱۶ اللعنة ۳۱۷ اللعنة ۳۱۸ اللعنة
۳۱۹ اللعنة ۳۲۰ اللعنة ۳۲۱ اللعنة ۳۲۲ اللعنة ۳۲۳ اللعنة ۳۲۴ اللعنة ۳۲۵ اللعنة
۳۲۶ اللعنة ۳۲۷ اللعنة ۳۲۸ اللعنة ۳۲۹ اللعنة ۳۳۰ اللعنة ۳۳۱ اللعنة ۳۳۲ اللعنة
۳۳۳ اللعنة ۳۳۴ اللعنة ۳۳۵ اللعنة ۳۳۶ اللعنة ۳۳۷ اللعنة ۳۳۸ اللعنة ۳۳۹ اللعنة
۳۴۰ اللعنة ۳۴۱ اللعنة ۳۴۲ اللعنة ۳۴۳ اللعنة ۳۴۴ اللعنة ۳۴۵ اللعنة ۳۴۶ اللعنة
۳۴۷ اللعنة ۳۴۸ اللعنة ۳۴۹ اللعنة ۳۵۰ اللعنة ۳۵۱ اللعنة ۳۵۲ اللعنة ۳۵۳ اللعنة
۳۵۴ اللعنة ۳۵۵ اللعنة ۳۵۶ اللعنة ۳۵۷ اللعنة ۳۵۸ اللعنة ۳۵۹ اللعنة ۳۶۰ اللعنة
۳۶۱ اللعنة ۳۶۲ اللعنة ۳۶۳ اللعنة ۳۶۴ اللعنة ۳۶۵ اللعنة ۳۶۶ اللعنة ۳۶۷ اللعنة
۳۶۸ اللعنة ۳۶۹ اللعنة ۳۷۰ اللعنة ۳۷۱ اللعنة ۳۷۲ اللعنة ۳۷۳ اللعنة ۳۷۴ اللعنة
۳۷۵ اللعنة ۳۷۶ اللعنة ۳۷۷ اللعنة ۳۷۸ اللعنة ۳۷۹ اللعنة ۳۸۰ اللعنة ۳۸۱ اللعنة
۳۸۲ اللعنة ۳۸۳ اللعنة ۳۸۴ اللعنة ۳۸۵ اللعنة ۳۸۶ اللعنة ۳۸۷ اللعنة ۳۸۸ اللعنة
۳۸۹ اللعنة ۳۹۰ اللعنة ۳۹۱ اللعنة ۳۹۲ اللعنة ۳۹۳ اللعنة ۳۹۴ اللعنة ۳۹۵ اللعنة
۳۹۶ اللعنة ۳۹۷ اللعنة ۳۹۸ اللعنة ۳۹۹ اللعنة ۴۰۰ اللعنة ۴۰۱ اللعنة ۴۰۲ اللعنة
۴۰۳ اللعنة ۴۰۴ اللعنة ۴۰۵ اللعنة ۴۰۶ اللعنة ۴۰۷ اللعنة ۴۰۸ اللعنة ۴۰۹ اللعنة
۴۱۰ اللعنة ۴۱۱ اللعنة ۴۱۲ اللعنة ۴۱۳ اللعنة ۴۱۴ اللعنة ۴۱۵ اللعنة ۴۱۶ اللعنة
۴۱۷ اللعنة ۴۱۸ اللعنة ۴۱۹ اللعنة ۴۲۰ اللعنة ۴۲۱ اللعنة ۴۲۲ اللعنة ۴۲۳ اللعنة
۴۲۴ اللعنة ۴۲۵ اللعنة ۴۲۶ اللعنة ۴۲۷ اللعنة ۴۲۸ اللعنة ۴۲۹ اللعنة ۴۳۰ اللعنة
۴۳۱ اللعنة ۴۳۲ اللعنة ۴۳۳ اللعنة ۴۳۴ اللعنة ۴۳۵ اللعنة ۴۳۶ اللعنة ۴۳۷ اللعنة
۴۳۸ اللعنة ۴۳۹ اللعنة ۴۴۰ اللعنة ۴۴۱ اللعنة ۴۴۲ اللعنة ۴۴۳ اللعنة ۴۴۴ اللعنة
۴۴۵ اللعنة ۴۴۶ اللعنة ۴۴۷ اللعنة ۴۴۸ اللعنة ۴۴۹ اللعنة ۴۵۰ اللعنة ۴۵۱ اللعنة
۴۵۲ اللعنة ۴۵۳ اللعنة ۴۵۴ اللعنة ۴۵۵ اللعنة ۴۵۶ اللعنة ۴۵۷ اللعنة ۴۵۸ اللعنة
۴۵۹ اللعنة ۴۶۰ اللعنة ۴۶۱ اللعنة ۴۶۲ اللعنة ۴۶۳ اللعنة ۴۶۴ اللعنة ۴۶۵ اللعنة
۴۶۶ اللعنة ۴۶۷ اللعنة ۴۶۸ اللعنة ۴۶۹ اللعنة ۴۷۰ اللعنة ۴۷۱ اللعنة ۴۷۲ اللعنة
۴۷۳ اللعنة ۴۷۴ اللعنة ۴۷۵ اللعنة ۴۷۶ اللعنة ۴۷۷ اللعنة ۴۷۸ اللعنة ۴۷۹ اللعنة
۴۸۰ اللعنة ۴۸۱ اللعنة ۴۸۲ اللعنة ۴۸۳ اللعنة ۴۸۴ اللعنة ۴۸۵ اللعنة ۴۸۶ اللعنة
۴۸۷ اللعنة ۴۸۸ اللعنة ۴۸۹ اللعنة ۴۹۰ اللعنة ۴۹۱ اللعنة ۴۹۲ اللعنة ۴۹۳ اللعنة
۴۹۴ اللعنة ۴۹۵ اللعنة ۴۹۶ اللعنة ۴۹۷ اللعنة ۴۹۸ اللعنة ۴۹۹ اللعنة ۵۰۰ اللعنة

﴿۱۲۱﴾

۵۰۱ اللعنة ۵۰۲ اللعنة ۵۰۳ اللعنة ۵۰۴ اللعنة ۵۰۵ اللعنة ۵۰۶ اللعنة ۵۰۷ اللعنة
۵۰۸ اللعنة ۵۰۹ اللعنة ۵۱۰ اللعنة ۵۱۱ اللعنة ۵۱۲ اللعنة ۵۱۳ اللعنة ۵۱۴ اللعنة
۵۱۵ اللعنة ۵۱۶ اللعنة ۵۱۷ اللعنة ۵۱۸ اللعنة ۵۱۹ اللعنة ۵۲۰ اللعنة ۵۲۱ اللعنة
۵۲۲ اللعنة ۵۲۳ اللعنة ۵۲۴ اللعنة ۵۲۵ اللعنة ۵۲۶ اللعنة ۵۲۷ اللعنة ۵۲۸ اللعنة
۵۲۹ اللعنة ۵۳۰ اللعنة ۵۳۱ اللعنة ۵۳۲ اللعنة ۵۳۳ اللعنة ۵۳۴ اللعنة ۵۳۵ اللعنة
۵۳۶ اللعنة ۵۳۷ اللعنة ۵۳۸ اللعنة ۵۳۹ اللعنة ۵۴۰ اللعنة ۵۴۱ اللعنة ۵۴۲ اللعنة
۵۴۳ اللعنة ۵۴۴ اللعنة ۵۴۵ اللعنة ۵۴۶ اللعنة ۵۴۷ اللعنة ۵۴۸ اللعنة ۵۴۹ اللعنة
۵۵۰ اللعنة ۵۵۱ اللعنة ۵۵۲ اللعنة ۵۵۳ اللعنة ۵۵۴ اللعنة ۵۵۵ اللعنة ۵۵۶ اللعنة
۵۵۷ اللعنة ۵۵۸ اللعنة ۵۵۹ اللعنة ۵۶۰ اللعنة ۵۶۱ اللعنة ۵۶۲ اللعنة ۵۶۳ اللعنة
۵۶۴ اللعنة ۵۶۵ اللعنة ۵۶۶ اللعنة ۵۶۷ اللعنة ۵۶۸ اللعنة ۵۶۹ اللعنة ۵۷۰ اللعنة
۵۷۱ اللعنة ۵۷۲ اللعنة ۵۷۳ اللعنة ۵۷۴ اللعنة ۵۷۵ اللعنة ۵۷۶ اللعنة ۵۷۷ اللعنة
۵۷۸ اللعنة ۵۷۹ اللعنة ۵۸۰ اللعنة ۵۸۱ اللعنة ۵۸۲ اللعنة ۵۸۳ اللعنة ۵۸۴ اللعنة
۵۸۵ اللعنة ۵۸۶ اللعنة ۵۸۷ اللعنة ۵۸۸ اللعنة ۵۸۹ اللعنة ۵۹۰ اللعنة ۵۹۱ اللعنة
۵۹۲ اللعنة ۵۹۳ اللعنة ۵۹۴ اللعنة ۵۹۵ اللعنة ۵۹۶ اللعنة ۵۹۷ اللعنة ۵۹۸ اللعنة
۵۹۹ اللعنة ۶۰۰ اللعنة ۶۰۱ اللعنة ۶۰۲ اللعنة ۶۰۳ اللعنة ۶۰۴ اللعنة ۶۰۵ اللعنة
۶۰۶ اللعنة ۶۰۷ اللعنة ۶۰۸ اللعنة ۶۰۹ اللعنة ۶۱۰ اللعنة ۶۱۱ اللعنة ۶۱۲ اللعنة
۶۱۳ اللعنة ۶۱۴ اللعنة ۶۱۵ اللعنة ۶۱۶ اللعنة ۶۱۷ اللعنة ۶۱۸ اللعنة ۶۱۹ اللعنة
۶۲۰ اللعنة ۶۲۱ اللعنة ۶۲۲ اللعنة ۶۲۳ اللعنة ۶۲۴ اللعنة ۶۲۵ اللعنة ۶۲۶ اللعنة
۶۲۷ اللعنة ۶۲۸ اللعنة ۶۲۹ اللعنة ۶۳۰ اللعنة ۶۳۱ اللعنة ۶۳۲ اللعنة ۶۳۳ اللعنة
۶۳۴ اللعنة ۶۳۵ اللعنة ۶۳۶ اللعنة ۶۳۷ اللعنة ۶۳۸ اللعنة ۶۳۹ اللعنة ۶۴۰ اللعنة
۶۴۱ اللعنة ۶۴۲ اللعنة ۶۴۳ اللعنة ۶۴۴ اللعنة ۶۴۵ اللعنة ۶۴۶ اللعنة ۶۴۷ اللعنة
۶۴۸ اللعنة ۶۴۹ اللعنة ۶۵۰ اللعنة ۶۵۱ اللعنة ۶۵۲ اللعنة ۶۵۳ اللعنة ۶۵۴ اللعنة
۶۵۵ اللعنة ۶۵۶ اللعنة ۶۵۷ اللعنة ۶۵۸ اللعنة ۶۵۹ اللعنة ۶۶۰ اللعنة ۶۶۱ اللعنة
۶۶۲ اللعنة ۶۶۳ اللعنة ۶۶۴ اللعنة ۶۶۵ اللعنة ۶۶۶ اللعنة ۶۶۷ اللعنة ۶۶۸ اللعنة
۶۶۹ اللعنة ۶۷۰ اللعنة ۶۷۱ اللعنة ۶۷۲ اللعنة ۶۷۳ اللعنة ۶۷۴ اللعنة ۶۷۵ اللعنة
۶۷۶ اللعنة ۶۷۷ اللعنة ۶۷۸ اللعنة ۶۷۹ اللعنة ۶۸۰ اللعنة ۶۸۱ اللعنة ۶۸۲ اللعنة
۶۸۳ اللعنة ۶۸۴ اللعنة ۶۸۵ اللعنة ۶۸۶ اللعنة ۶۸۷ اللعنة ۶۸۸ اللعنة ۶۸۹ اللعنة
۶۹۰ اللعنة ۶۹۱ اللعنة ۶۹۲ اللعنة ۶۹۳ اللعنة ۶۹۴ اللعنة ۶۹۵ اللعنة ۶۹۶ اللعنة
۶۹۷ اللعنة ۶۹۸ اللعنة ۶۹۹ اللعنة ۷۰۰ اللعنة ۷۰۱ اللعنة ۷۰۲ اللعنة ۷۰۳ اللعنة
۷۰۴ اللعنة ۷۰۵ اللعنة ۷۰۶ اللعنة ۷۰۷ اللعنة ۷۰۸ اللعنة ۷۰۹ اللعنة ۷۱۰ اللعنة
۷۱۱ اللعنة ۷۱۲ اللعنة ۷۱۳ اللعنة ۷۱۴ اللعنة ۷۱۵ اللعنة ۷۱۶ اللعنة ۷۱۷ اللعنة
۷۱۸ اللعنة ۷۱۹ اللعنة ۷۲۰ اللعنة ۷۲۱ اللعنة ۷۲۲ اللعنة ۷۲۳ اللعنة ۷۲۴ اللعنة
۷۲۵ اللعنة ۷۲۶ اللعنة ۷۲۷ اللعنة ۷۲۸ اللعنة ۷۲۹ اللعنة ۷۳۰ اللعنة ۷۳۱ اللعنة ﴿۱۲۲﴾
۷۳۲ اللعنة ۷۳۳ اللعنة ۷۳۴ اللعنة ۷۳۵ اللعنة ۷۳۶ اللعنة ۷۳۷ اللعنة ۷۳۸ اللعنة

۷۳۹ اللعنة ۷۴۰ اللعنة ۷۴۱ اللعنة ۷۴۲ اللعنة ۷۴۳ اللعنة ۷۴۴ اللعنة ۷۴۵ اللعنة ۷۴۶ اللعنة
۷۴۷ اللعنة ۷۴۸ اللعنة ۷۴۹ اللعنة ۷۵۰ اللعنة ۷۵۱ اللعنة ۷۵۲ اللعنة ۷۵۳ اللعنة ۷۵۴ اللعنة
۷۵۵ اللعنة ۷۵۶ اللعنة ۷۵۷ اللعنة ۷۵۸ اللعنة ۷۵۹ اللعنة ۷۶۰ اللعنة ۷۶۱ اللعنة ۷۶۲ اللعنة
۷۶۳ اللعنة ۷۶۴ اللعنة ۷۶۵ اللعنة ۷۶۶ اللعنة ۷۶۷ اللعنة ۷۶۸ اللعنة ۷۶۹ اللعنة ۷۷۰ اللعنة
۷۷۱ اللعنة ۷۷۲ اللعنة ۷۷۳ اللعنة ۷۷۴ اللعنة ۷۷۵ اللعنة ۷۷۶ اللعنة ۷۷۷ اللعنة ۷۷۸ اللعنة
۷۷۹ اللعنة ۷۸۰ اللعنة ۷۸۱ اللعنة ۷۸۲ اللعنة ۷۸۳ اللعنة ۷۸۴ اللعنة ۷۸۵ اللعنة ۷۸۶ اللعنة
۷۸۷ اللعنة ۷۸۸ اللعنة ۷۸۹ اللعنة ۷۹۰ اللعنة ۷۹۱ اللعنة ۷۹۲ اللعنة ۷۹۳ اللعنة ۷۹۴ اللعنة
۷۹۵ اللعنة ۷۹۶ اللعنة ۷۹۷ اللعنة ۷۹۸ اللعنة ۷۹۹ اللعنة ۸۰۰ اللعنة ۸۰۱ اللعنة ۸۰۲ اللعنة
۸۰۳ اللعنة ۸۰۴ اللعنة ۸۰۵ اللعنة ۸۰۶ اللعنة ۸۰۷ اللعنة ۸۰۸ اللعنة ۸۰۹ اللعنة ۸۱۰ اللعنة
۸۱۱ اللعنة ۸۱۲ اللعنة ۸۱۳ اللعنة ۸۱۴ اللعنة ۸۱۵ اللعنة ۸۱۶ اللعنة ۸۱۷ اللعنة ۸۱۸ اللعنة
۸۱۹ اللعنة ۸۲۰ اللعنة ۸۲۱ اللعنة ۸۲۲ اللعنة ۸۲۳ اللعنة ۸۲۴ اللعنة ۸۲۵ اللعنة ۸۲۶ اللعنة
۸۲۷ اللعنة ۸۲۸ اللعنة ۸۲۹ اللعنة ۸۳۰ اللعنة ۸۳۱ اللعنة ۸۳۲ اللعنة ۸۳۳ اللعنة ۸۳۴ اللعنة
۸۳۵ اللعنة ۸۳۶ اللعنة ۸۳۷ اللعنة ۸۳۸ اللعنة ۸۳۹ اللعنة ۸۴۰ اللعنة ۸۴۱ اللعنة ۸۴۲ اللعنة
۸۴۳ اللعنة ۸۴۴ اللعنة ۸۴۵ اللعنة ۸۴۶ اللعنة ۸۴۷ اللعنة ۸۴۸ اللعنة ۸۴۹ اللعنة ۸۵۰ اللعنة
۸۵۱ اللعنة ۸۵۲ اللعنة ۸۵۳ اللعنة ۸۵۴ اللعنة ۸۵۵ اللعنة ۸۵۶ اللعنة ۸۵۷ اللعنة ۸۵۸ اللعنة
۸۵۹ اللعنة ۸۶۰ اللعنة ۸۶۱ اللعنة ۸۶۲ اللعنة ۸۶۳ اللعنة ۸۶۴ اللعنة ۸۶۵ اللعنة ۸۶۶ اللعنة
۸۶۷ اللعنة ۸۶۸ اللعنة ۸۶۹ اللعنة ۸۷۰ اللعنة ۸۷۱ اللعنة ۸۷۲ اللعنة ۸۷۳ اللعنة ۸۷۴ اللعنة
۸۷۵ اللعنة ۸۷۶ اللعنة ۸۷۷ اللعنة ۸۷۸ اللعنة ۸۷۹ اللعنة ۸۸۰ اللعنة ۸۸۱ اللعنة ۸۸۲ اللعنة
۸۸۳ اللعنة ۸۸۴ اللعنة ۸۸۵ اللعنة ۸۸۶ اللعنة ۸۸۷ اللعنة ۸۸۸ اللعنة ۸۸۹ اللعنة ۸۹۰ اللعنة
۸۹۱ اللعنة ۸۹۲ اللعنة ۸۹۳ اللعنة ۸۹۴ اللعنة ۸۹۵ اللعنة ۸۹۶ اللعنة ۸۹۷ اللعنة ۸۹۸ اللعنة
۸۹۹ اللعنة ۹۰۰ اللعنة ۹۰۱ اللعنة ۹۰۲ اللعنة ۹۰۳ اللعنة ۹۰۴ اللعنة ۹۰۵ اللعنة ۹۰۶ اللعنة
۹۰۷ اللعنة ۹۰۸ اللعنة ۹۰۹ اللعنة ۹۱۰ اللعنة ۹۱۱ اللعنة ۹۱۲ اللعنة ۹۱۳ اللعنة ۹۱۴ اللعنة
۹۱۵ اللعنة ۹۱۶ اللعنة ۹۱۷ اللعنة ۹۱۸ اللعنة ۹۱۹ اللعنة ۹۲۰ اللعنة ۹۲۱ اللعنة ۹۲۲ اللعنة
۹۲۳ اللعنة ۹۲۴ اللعنة ۹۲۵ اللعنة ۹۲۶ اللعنة ۹۲۷ اللعنة ۹۲۸ اللعنة ۹۲۹ اللعنة ۹۳۰ اللعنة
۹۳۱ اللعنة ۹۳۲ اللعنة ۹۳۳ اللعنة ۹۳۴ اللعنة ۹۳۵ اللعنة ۹۳۶ اللعنة ۹۳۷ اللعنة ۹۳۸ اللعنة
۹۳۹ اللعنة ۹۴۰ اللعنة ۹۴۱ اللعنة ۹۴۲ اللعنة ۹۴۳ اللعنة ۹۴۴ اللعنة ۹۴۵ اللعنة ۹۴۶ اللعنة
۹۴۷ اللعنة ۹۴۸ اللعنة ۹۴۹ اللعنة ۹۵۰ اللعنة ۹۵۱ اللعنة ۹۵۲ اللعنة ۹۵۳ اللعنة ۹۵۴ اللعنة
۹۵۵ اللعنة ۹۵۶ اللعنة ۹۵۷ اللعنة ۹۵۸ اللعنة ۹۵۹ اللعنة ۹۶۰ اللعنة ۹۶۱ اللعنة ۹۶۲ اللعنة
۹۶۳ اللعنة ۹۶۴ اللعنة ۹۶۵ اللعنة ۹۶۶ اللعنة ۹۶۷ اللعنة ۹۶۸ اللعنة ۹۶۹ اللعنة ۹۷۰ اللعنة
۹۷۱ اللعنة ۹۷۲ اللعنة ۹۷۳ اللعنة ۹۷۴ اللعنة ۹۷۵ اللعنة ۹۷۶ اللعنة ۹۷۷ اللعنة ۹۷۸ اللعنة
۹۷۹ اللعنة ۹۸۰ اللعنة ۹۸۱ اللعنة ۹۸۲ اللعنة ۹۸۳ اللعنة ۹۸۴ اللعنة ۹۸۵ اللعنة ۹۸۶ اللعنة
۹۸۷ اللعنة ۹۸۸ اللعنة ۹۸۹ اللعنة ۹۹۰ اللعنة ۹۹۱ اللعنة ۹۹۲ اللعنة ۹۹۳ اللعنة ۹۹۴ اللعنة
۹۹۵ اللعنة ۹۹۶ اللعنة ۹۹۷ اللعنة ۹۹۸ اللعنة ۹۹۹ اللعنة ۱۰۰۰ لعنت

﴿۱۲۳﴾

واُشهِدُ الأحـرارَ والأُسـارى، أنـى أضَع البـركةَ والـلـعـنة أمـام

اور میں آزادوں اور قیدیوں کو گواہ کرتا ہوں کہ مَیں آج برکت اور لعنت نصاریٰ

الـنصارى، أما البركة فيـنالهم بركة الـدنيـا عـنـد مقابلة الكتاب وينالون

کے آگے رکھتا ہوں برکت سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کے وقت ان کو حاصل ہوگی اور

إنـعـامـا كثيـرًا مـع الـفتـح والغِلاب، أو ينالهم بركةُ الآخرة عند التوبة

وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائیں گے یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ

وتـركِ تـوهيـن الـقـرآن وتـرك صـفة السِّرحان، وأما اللعنة فلا يرد

اور ترک توہین قرآن سے ان کو ملے گی مگر لعنت ان پر صرف اس حالت

عـليهـم إلا عـنـد إعراضِهم عن الجواب، ومع ذلك عدمِ امتناعهم عن

میں وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکیں اور باوجود اس کے

الشتم والسبّ والقدح فى كتاب رب الأرباب رب العالمين.

قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی باز نہ آویں۔

واعـلـم أنّ كـل مـن هو مِن وُلْدِ الحلال، وليس من ذرّية البغايا

اور جاننا چاہیئے کہ ہر یک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں

ونسـل الـدجـال، فيـفـعـل أمـرًا من أمرين إمّا كفُّ اللّسان بعدُ وتركُ

اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغگوئی

الافتـراء والمَين، وإما تأليف الرسالة كرسالتنا وترصيع المقالة كمقالتنا،

اور افترا سے باز آجائے گا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا

ولـكن الذى ما ازدجر من القدح فى بلاغة القرآن، وما امتنع من الإنكار

مگر وہ شخص کہ جس نے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح قدح سے باز آیا

مـن فـصـاحة الـفـرقان، فعليه كل ما قلنا وكتبنا فى هذا القرطاس، وعليه

اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئیں روکا پس اس پر وہ سب باتیں وارد ہوں گی جو ہم اس رسالہ

لعنة اللّٰه والملائكة والناس أجمعين.

میں کہہ چکے ہیں اور اس پر خداتعالیٰ کی لعنت اور نیز اس کے تمام فرشتوں اور آدمیوں کی ہے۔

فَلْيَقُلِ القَوْمُ كلُّهم آمين آمين آمين.

پس چاہیے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

﴿۱۴۴﴾

اَلقصيدة فى فضائل القُرآنِ وشأن كتَاب اللّٰه الرَّحمٰن

قصیدہ قرآن کے فضائل اور کتاب اللہ کی شان میں

لَمَّا أرى الفرقانُ مَيْسمَه تردَّى مَن طغى — مَن كان نابِغَ وقتِه جاء المواطنَ ألثغَا

جب قرآن نے اپنی شکل دکھلائی تو ہر یک طاغی نیچے گر گیا — جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور جلد گو تھا وہ کُند زبان ہو کر میدان میں آیا

وإذا أرى وجهًا بأنوار الجمال مُصبَّغا — فدَرَى المعارضُ أنه ألغى الفصاحة أو لغا

اور جب قرآن نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوار جمال سے رنگین تھا — تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قرآن کے معارضہ میں فصاحت بلاغت سے دور ہے اور لغو بک رہا ہے

من كان ذا عينِ النهى فإلى محاسنه صغٰى — إلّا الذى مِن جهله أبغى الضلالة أو بغٰى

جو شخص عقلمند تھا وہ قرآن کے محاسن کی طرف مائل ہو گیا — ہاں وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا

عينُ المعارف كلّها آتاه حِبٌّ مُبتغٰى — لا يُنبِئنّ ببحره الزخّار كلبًا مولغا

تمام معارف کا چشمہ خداتعالیٰ نے قرآن کو دیا — اور اس کے بحر زخّار سے اس کتے کو خبر نہیں دی جاتی جس کو تھوڑا سا پانی پلایا جاتا ہے

اِقْبَلْ عيونَ علومه أو أَعرِضَنْ مُستولِغا — واتْبَعْ هداه أَوِ اعْصِه إن كنتَ مُلْغًى مُتّغا

اس کے علموں کے چشمے قبول کر یا بے حیا بیباک کی طرح کنارہ کر — اور اسکی ہدایت کا فرمانبردار ہو جا یا اگر تُو احمق فحش گو اور دین کو تباہ کرنے والا ہے تو نافرمان بن جا

ما غادرَ القرآنُ فى الميدان شابًا بُرْزَغا — قتَل العِدا رعبًا وإن بارى العدوّ مُسبَّغا

قرآن نے میدان میں کسی ایسے جوان کو نہ چھوڑا جو جوانی میں بھرا ہوا تھا — دشمنوں کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہن کر آیا

قد أنكروا جهلًا وما بلغوه علمًا مَبْلغًا — حتى انثنَوا كالخائبين وأضرموا نار الوغى

مخالفوں نے جہل سے انکار کیا اور اس کے مقام بلند تک ان کا علم نہ پہنچ سکا — یہاں تک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بھڑکایا

نورٌ علی نور هُدًی، یومًا فیومًا فی الثغا مَـن کان مُنکِرَ نوره قد جئتُه متفرّغا

اس کی ہدایتیں نورٌ علیٰ نور ہیں اور دن بدن وہ نور زیادتی میں ہے اور جو شخص اس کے نور کا منکر ہے مَیں اسی کے لئے فارغ ہو کر آیا ہوں

فیها العلوم جمیعها وحلیبُها لمن ارتغا فیها المعارف کلّها وقلیبُها بل أبلغا

اس میں تمام علم ہیں اور اس میں علوم کا دودھ ہے اسی کے لئے جو اوپر کا حصہ کھا رہا ہے اور اس میں تمام معارف اور ان کا کنواں بلکہ اس سے زیادہ ہے

أعطی الوری بدِلائه ماءً مَعینًا سیِّغَا أروی الخلائقَ کلّهم إلا لئیمًا أبْدَغا

اس نے اپنے بوکوں کے ساتھ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اس کے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تھا

﴿۱۲۵﴾ مَن جاءه متبختِرًا وأری مُدًی أو مِبْزَغا فتراه مغلوبًا علٰی تُرُبِ الهوان ممرَّغا

جو شخص اس کے آگے تکبر سے خراماں آیا اور اپنی کاردیں اور نشتر دکھلائے پس تو اس کو دیکھے گا کہ وہ مغلوب ہو گیا اور ذلت کی خاک پر لیٹا

سیفٌ یکسّر ضرسَ مَن باری وجاء مُثغَثِغا أسدٌ یمزّق صولُه إن رَاغَ جملٌ أو رغا

وہ ایک شیر ہے جو اس کا حملہ اس اونٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے جس نے اس کی طرف منہ کیا یا آواز کی

ویلٌ لِکَفّارٍ لدیغٍ لا یفارق مَلدَغا ویل لمن بزَغتْ له شمس فعادی مَبْزَغا

اس کافر مار گزیدہ پر واویلا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہاں سے کاٹا گیا اس شخص پر واویلا ہے جس کے لئے سورج چمکا اور پھر وہ مطلع الشمس سے دشمنی کرنے لگا

مَن فرَّ من فیضانه الأعلی ومما أفرغا ما کان قلبًا تائبا بل کان لحمًا أسْلَغا

جو شخص اس کے فیضان سے اور فیضان شدہ باتوں سے بھاگا وہ رجوع کرنے والا دل نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تھا جو گداز نہ ہوا

وأمّا قول المعرض الفتّان أن ذی مِرَّةٍ اسم الشیطان، وقال أن

مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرّۃ شیطان کا نام ہے اور جو اس نے کہا کہ

المِرّة هی مادة الصفراء، وباطل کل ما یخالفه من الآراء، فهذا کلّه

مرّہ مادہ صفرا کو کہتے ہیں اور اس کے برخلاف ہر یک رائے باطل ہے پس یہ اس کا تمام کذب

کذب ودجل وتلبیس، ونعوذ باللّٰه من الدجّالین المفتّنین. بل الأمر

اور دجل اور تلبیس ہے اور دجالوں اور فتنہ انگیزوں سے خدا کی پناہ۔ بلکہ

الصحیح الذی یوجد نظائره فی کلماتِ بلغاء لسان العرب ونوابغ

وہ امر صحیح جس کی نظیریں اہلِ زبان کے بلیغوں اور فصیحوں کے کلمات میں پائی جاتی ہیں یہ ہے کہ

ذوی الأدب، أن أصل المِرّة إحكامُ الفَتْل وإدارة الخيوط عند الوصل،

تاگہ کو جب بٹ دے کر پختہ کرتے ہیں تو اس پختہ کرنے کا نام مرّہ ہے اور مرّہ کے معنوں کا اصل یہ ہے کہ اسقدر تاگہ

كما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس، ثم نقلوا هذا اللفظ من

کو بٹ چڑھایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہی معنے صاحب تاج العروس شارح القاموس نے کئے

الإحكام والإدارة إلى نتيجته أعني إلى القوة والطاقة، فإن الحبل إذا

ہیں پھر اس لفظ کو مروڑنے اور بٹ چڑھانے سے منتقل کر کے اس کے نتیجہ کی طرف لے آئے یعنی قوت اور طاقت کی

أُحكِمَ فَتْلُه فلا بد من أن يتقوّى بعد أن يُشَدّ ويُسَوَّى، ويكون كشيء

طرف جو بٹ چڑھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگا کو بٹ چڑھایا جاوے پس یہ ضروری امر ہے کہ بٹ

قويّ متين. ثم نُقِلَ منه إلى العقل كنقل الحقل إلى الحقل، لأن العقل

چڑھانے کے بعد اس میں قوت اور طاقت پیدا ہو جائے اور ایک شے قوی متین ہو جائے۔ پھر یہ لفظ عقل کے معنوں کی

طاقة تحصل بعد إمرار مقدمات وإحكام مشاهدات تُجَلِّيها الحسُّ ﴿۱۲۶﴾

طرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو بمعنی زمین خوش پاکیزہ ہے حقل یعنے کھیت نوسبزہ کی طرف منتقل ہو گیا کیونکہ

المشترك من الحواسّ بإذن ربّ الناس وأحسن الخالقين. ثم نُقل

عقل بھی ایک طاقت ہے جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک

هذا اللفظ في المرتبة الرابعة إلى مزاج من الأمزجة أعني الصفراء

ان مشاہدات کو حواس سے باذن رب الناس لیتی ہے۔ پھر یہ لفظ بمرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کی طرف منتقل کیا

التي هي إحدى الطبائع الأربعة، لشدّة قوتها ولطافة مادتها، ولكونها

گیا یعنی صفرا کی طرف جو طبائع اربعہ میں سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت میں باقی

مصدرَ أفعال قويّة وموجبًا لجُرأةٍ وشجاعة وكلِّ أمر يخالف عاداتِ

اخلاط سے بڑھ کر ہے اسی واسطے صاحب اس کا مصدر افعال قویہ اور جری اور شجاع ہوتا ہے اور اس سے ایسے

الجبان ويوافق سِيَر الشجعان، فتفكَّرْ إن كنتَ من الطالبين.

امر صادر ہوتے ہیں جو بزدلی کے مخالف ہیں پس تُو فکر کر اگر طالبِ حق ہے۔

وأمّا نظيره فى أشعار بُلغاء الجاهلية ونبغاء الأزمنة الماضية،

لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعراء اور فصحاء کے اشعار میں سے اس کی نظیر طلب کرے پس تیرے لئے ایک

فكفاك ما قال امرؤ القيس فى قصيدته اللاميّة

شعر امرء القیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہے کیونکہ اس نے کہا ہے۔

دَرِيرٍ كخُذْرُوفِ الوَلِيدِ أَمَرَّهُ تَتابُعُ كَفَّيْه بِخَيْطٍ مُوَصَّلِ

امرّہ یعنی بٹ دیا اور مروڑ دیا

وكذٰلك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبى الذى هو نابغ فى اللسان العربى، وقال

اور اسی طرح عمرو بن کلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بھی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تھا اور اس نے یہ

فى القصيدة الخامسة من السبع المعلقة، ونحن نكتبه نظيرًا لمعنى الإدارة، وهو هذا .

شعر قصیدہ خامسہ سبعہ معلقہ میں کہا ہے کہ

تَرَى اللَّحِزَ الشَّحِيحَ إِذا أُمِرَّتْ عليه لما له فيها مهينَا

امرّت یعنی چکر دیا جائے اور پھرایا جائے

ومن عجائب لفظ المِرّة اشتراكُه فى العربية والهندية فى معنى الإدارة

اور لفظ مرّہ کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنے بٹ دینے اور مروڑ دینے میں عربی اور ہندی میں مشترک ہے

وإحكام الفتل بالمبالغة، فإن الهنديين يقولون للإمرار مروڑنا كما لا

کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہیں جیسا کہ

يخفى على الهنديين. وهذا ثبوت صَرِيح من غير شائبة المَين لاستخراج ﴿۱۲۷﴾

ہندیوں پر پوشیدہ نہیں۔ اور یہ صریح ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج

أصل حقيقة الذى هو دائر بين اللسانَين، وفيه نكتة تسرّ المحققين.

اس سے ہوتا ہے جو دو زبانوں میں دائر ہے اور اس میں ایک نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے۔

وأمّا لفظ ذِى مِرَّة بمعنى العقل، فإن كُنْتَ تطلب منّا نظيره مع

لیکن لفظ ذی مرّۃ جو بمعنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اس کی نظیر معلوم کرنا ہو

تصحيح النقل، فاعلم أنّ صاحب تاج العروس شارح القاموس فسّر لفظ

پس جاننا چاہیئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ

ذی مِرّة بمعنى ذی الدهاء ، وقال يُقال إنه لَذُو مِرَّة أی عقلٍ فی مَثَلِ

ذی مرّہ کو بمعنے ذی عقل تفسیر کیا ہے اور تمثیل کے طور کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ انہ لذو مرة اور

العرب العرباء وإن لم يكفِک هذا المثل مع أنه هو الأصل، وتطلب منّا

مراد اس سے انہ لذو عقل رکھتے ہیں اور اگر تیرے لئے یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تُو ایامِ جاہلیت

نظيرًا آخر من الأيام الجاهلية والأزمنة الماضية، فاقرأْ هٰذا البيت من

کا کوئی شعر اس کی تائید میں طلب کرے تو یہ بیت غور سے پڑھ

صاحب القصيدة الرابعة من السبع المعلّقة، وكان من نبغاء الزمان وفی

جو سبعہ معلقہ میں سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادباء زمان

البلاغة إمام الأقران، وزاد عمره على مئة وخمسين، وهو هذا

اور فصحاء اقران میں سے تھا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تھا۔

رَجَعا بِأَمرِهِما إِلى ذی مِرَّةٍ حَصِدٍ وَنُجُحُ صَريمةٍ إِبرامُها

وہ دونوں ذی مرّہ کی طرف یعنی ذی عقل کی طرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنے سے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے

واعلم أن هذه القصائد معروفة بغاية الاشتهار كالشمس فی نصف النهار،

ہیں اور جاننا چاہیئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہیں جیسے سورج دوپہر کے وقت

وقد أجمع كافة الأدباء وجهابذ الشعراء على فضلها وكمال براعتها،

اور تمام جماعت فصیح شعراء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلیٰ درجہ پر ہیں اور

واتفق عامة البلغاء على حسنها ونباهتها، واختارها الحكومة الإنكليزية

اس کے حسن اور خوبی پر شعراء کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ میں

لطلباء مدارسها وسُبقاءِ كوالجها وشرّباء كَيالِجها لتكميل القارئين ﴿۱۲۸﴾

کالجوں کے پڑھنے والوں اور علوم ادبیہ کے پیالے پینے والوں کے لئے ان کی تکمیل تعلیم کی غرض سے

ولا ینکرھا إلا الذی مِثلک غبی وشقی کعمین.

داخل کیا ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا بجز اس شخص کے جو تیرے جیسا غبی اور شقی اور اندھوں کی طرح ہو۔

ھٰذا ما أوردنا لإلزامک وإفحامک من نظائر المتقدمین

یہ وہ نظائر شعراء متقدمین ہیں جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے

وکلام المشھورین المقبولین. وأمّا ما یظھر من سیاق کلام اللّٰہ وسباقہ

مگر وہ امر جو کلامِ الٰہی کے سیاق سباق اور اس کے

ومِن عقدِ درِّ حِقاقِہ، فھو طریق أقرب من ذلک للمسترشدین. فإنہ

موتیوں کی لڑیوں کے حقہ سے معلوم ہوتا ہے تو وہ طریق ہدایت طلبوں کے لئے بہت قریب ہے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ

تعالٰی کما وصف روح القدس بقولہ ذُوْمِرَّۃٍ،[1] کذلک وصفہ فی

نے جیسا کہ روح القدس کو ذی مرّہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام میں ذی قوۃ کے ساتھ منسوب

مقام آخر بذی قوۃ فقال ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ[2] **فقولہ فی مقام ذُو**

کیا ہے اور کہا ہے کہ ذو قوۃ عند ذی العرش المکین۔ پس خدا تعالیٰ کا ایک مقام میں جبرئیل کو ذو مرّہ کہنا اور

مِرَّۃٍ وفی مقام ذُوقُوَّۃ شرح لطیف بأفانین البیان، وکذلک جرت سُنّۃ

دوسرے مقام میں ذومرّہ کی جگہ ذو قوّۃ کہہ دینا یہ ذومرّہ کے معنے کی ایک شرح لطیف ہے جو تبدیل بیان سے کی گئی

اللّٰہ فی القرآن، فإنہ یفسّر بعضَ مقاماتہ ببعض آخر لیزید الاطمئنان،

ہے اور اسی طرح قرآن کریم میں اللہ جلّ شانہٗ کی یہی سنت جاری ہے کہ بعض مقامات قرآن اس کے بعض آخر کے

ولیعصم کتابہ من تحریف الخائنین.

لئے بطور تفسیر ہیں تا کہ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کو خیانت کرنے والوں کی تحریف سے بچاوے۔

ولقد ذکر اللّٰہ تعالی فی کتابہ المحکم وسِفرہ المکرم صفاتٍ

اور خدا تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفوں میں روح القدس کے اور صفات بھی

أخری للروح الأمین، وبیّن عبارتہ وصدقہ وأمانتہ وقُربہ من رب العالمین

بیان کئے ہیں اور اس کی پاکیزگی اور اس کی سچائی اور اس کی امانت اور اس کے قرب کا ذکر کیا ہے

[1] النجم:۷ [2] التکویر:۲۱

فلا يحسبه شيطانا إلا الذى هو شيطان لعين.

پس اس کو شیطان وہی سمجھے گا جو خود شیطان ہے۔

ومن اعتراضات هٰذا العاصى الغافل عن يوم يؤخذ المجرمون

اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے ایک یہ ہے کہ وہ گمان

بالنواصى، أنه يظنّ كأنّ القرآن أخطأ فى بيان مذهب النصارىٰ ﴿۱۲۹﴾

کرتا ہے کہ گویا قرآن کریم نے مذہب نصاریٰ کے بیان کرنے اور انکے عقیدوں کی تفسیر میں غلطی کی ہے

وعقائدهم، وما فهِم مقصد عمائدهم، وعزا إليهم ما يخالف عقيدة

اور گویا قرآن شریف نے نصاریٰ کے عمائد کے مطلب کو نہیں سمجھا اور ان کی طرف وہ امر منسوب کیا جو ان کے عقائد کے

المسيحيين. فاعلم أنّ بيانه هذا بهتان عظيم وكذب مبين، والحق أن

مخالف ہے۔ پس جاننا چاہیئے کہ یہ بیان اس کا سراسر بہتان اور صریح جھوٹ ہے اور

القرآن لما جاء كانت النصارىٰ فرقا متفرقين، فبعضهم كانوا يعبدون

حق یہ ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہوا تو نصاریٰ کئی فرقے تھے اور بعض حضرت مسیح

المسيح، وبعضهم معه أُمَّه، وبعضهم كانوا يسجدون لتصاويرهما

اور ان کی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض ان کی تصویروں کے بھی پجاری تھے اور ان کی ایسی پرستش کرتے تھے

ويعبدونهما كعبادة رب العالمين. وكان اللجاج بينهم قد احتدّ والحِجَاج

جیسی خدا تعالیٰ کی کرنی چاہیئے اور ان میں باہم لڑائیاں اور جھگڑے بہت تیز ہوئے ہی تھے اور وہ سب کے سب

قد اشتدّ، وكان كلّهم قومًا ضالّين، إلا قليلا منهم كانوا موحِّدين مع

گمراہ تھے۔ مگر تھوڑے ان میں سے موحد بھی تھے مگر انہوں نے اور اور بدعات ساتھ ملا رکھی تھیں اور اندھوں کی

بدعات أخرى وكانوا كالعمين. فبيّن القرآن ما رأى وبَكَّتَهم وسَكَّتَهم

طرح تھے سو قرآن نے جو دیکھا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان سے ان کو ملزم اور لاجواب کیا اور اپنے لفظوں

ببيان أجلى، وقال أنتم تعبدون إنسانا من دون اللّٰه الأغنىٰ، وما تعبدون

میں فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے رب اعلیٰ کی پرستش نہیں کرتے

ربکم الأعلی، فما برّء وا أنفسهم بل سکتوا کالمفحَمین المُقِرّین.

پس وہ لوگ اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہے جس پر الزام وارد ہوتا ہے یا

فوقعت علیهم الحجة وقام البرهان وثبت أنهم کانوا یعتقدون کما بیّن

اقراری ہو جاتا ہے پس ان پر حجت واقع ہوئی اور دلیل قائم ہوگئی اور ان کی خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکھتے تھے جیسا کہ قرآن

القرآن وکانوا مشرکین. ثم جاء بعدهم قوم آخرون من النصاری

نے فرمایا اور درحقیقت مشرک تھے۔ پھر ان لوگوں کے گذر جانے کے بعد دوسرے نصاریٰ دنیا میں ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادوں کے آثار

وقرأوا کتب الفلسفة فبُهتوا وصاروا کالسکاریٰ، ورأوا أنفسهم فی

پر قائم تھے پس انہوں نے فلسفہ کی کتابیں پڑھیں اور ان کے مسائل سے عادت پکڑی اور اس کے کوچوں سے خُو پذیر ہو گئے اور اپنے تئیں

الشِرک کالأساری، فتأسّفوا علیٰ مذهبهم متندمین. ففکّروا لإصلاح

دیکھا کہ اپنے مذہب میں خطا کی بلکہ نافرمانی کی سرکشی کی پس وہ مبہوت ہو گئے اور ایسے ہو گئے جیسا کہ کوئی نشہ میں ہوتا ہے اور انہوں نے

ما فسد وترویج ما کسد، فقُتلوا کیف فکّروا وذُکّروا وما بدّلوا إلا

اپنے تئیں شرک میں مبتلا ایسا دیکھا جیسا کہ کوئی قیدی ہوتا ہے پس ان کو اپنے مذہب پر نہایت تاسف ہوا جو شرمندگی سے ملا تھا پس وہ اس سوچ

حُلَلَ المقال مع اتحاد المآل، فتَعُسًا لقوم ظالمین. وغَشِیَهم ما ﴿۱۳۰﴾

میں لگے کہ کسی طرح اپنے ناپاک مذہب کی اصلاح کریں اور اس متاع کم قدر کو رواج دیں مگر خدا نے ان پر تباہی ڈالی انہوں نے اصلاح

غَشِیَهم من آفات الضلال، وتلاقَوا فی مآل الأقوال، وما کانوا

کے لئے صرف مکارانہ تدبیریں سوچیں اور ناپاک عقائد میں سے کچھ بھی نہ بدلا صرف تقریر کا پیرایہ بدلا دیا باوجودیکہ مآل ایک ہی تھا سو

مستشفّین. أسخطوا المولیٰ لیُرضوا عبیده، ونسوا وعیده ومواعیده،

ظالموں کی ہلاکی ہو۔ کیسی گمراہیوں کی آفتوں نے ان کو گھیر لیا اور مآل قول میں اپنے پہلے بھائیوں میں متحد ہو گئے اور تعمیق نظر سے نہ دیکھا۔

ونبذوا وراء ظهورهم تعلیم النبیّین. ولا شک أنهم اتخذوا عیسٰی إلٰهًا

مولیٰ کو ناراض کر دیا تا کہ اس کے بندوں کو راضی کریں اور خدا تعالیٰ کے وعدے اور وعید بھلا دیے اور نبیوں کی تعلیموں کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک

من دون رب العالمین ۔ وهو عندهم مالک یوم الدّین ویقولون

دیا۔ اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو من دون اللّٰہ خدا بنایا ہے۔ اور وہی ان کے نزدیک سزا جزا کا مالک ہے۔ اور کہتے ہیں کہ

لا أثر يومئذ معه من البشريّة، مع كونه مجسَّمًا ومركّبًا من العظم

قیامت کے دن اس کے ساتھ بشریت میں سے کوئی صفت نہ ہو گی یعنی سراسر وہ خدا ہی ہو گا باوجود

واللحم كالآدميين. هذه عقيدتهم وعقيدة الذين غلّسوا قبلهم فى

اس کے جو اس کے ساتھ جسم بھی ہو گا اور ہڈیاں اور گوشت بھی۔ جیسا کہ انسانوں میں ہوتا ہے یہ ان کا عقیدہ ہے

مبادى الأيّام أمام أعين الإسلام، ثم فى هذا الزمن انفتحت أعينهم

اور ان لوگوں کا عقیدہ جو ان سے پہلے شب تاریک میں چلے اور اسلام کی آنکھوں کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پھر

وقلّت ظلمتُهم بما شاعت فيهم العلوم العقلية والحِكم الفلسفية،

جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں اس زمانہ میں اُن کی آنکھیں کھلیں اور تاریکی کچھ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ میں علوم عقلیہ

فرأوا سَوءةَ مذهبهم واستحالة مطلبهم، فبادروا إلى التأويلات

اور حکم فلسفیہ شائع ہو گئے سو انہوں نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ

مخافةً من الملامات والتشنيعات، وتخوّفًا من كلمات

تاویلات کی طرف دوڑے تا ملامتوں اور تشنیعوں اور ٹھٹھا کرنے والوں سے

المستهزئين، لأنّ الفطرة الإنسانية تأبى من قبول هذه العقيدة

اپنا بچاؤ کریں کیونکہ انسانی فطرت اس کمینہ عقیدہ

الدنيّة، والخرافات الرديّة الّتى هى بديهة البطلان عند الرجال

اور خرافات ردّیہ کے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مَردوں اور عورتوں کے

والنسوان، خصوصًا فى هذه الأيام الّتى مالت العقول السليمة إلى

نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ عقول سلیمہ

التوحيد، وهبّتْ من كل طرف رياحُ التنزيه للّٰه الوحيد، وكسدتْ

توحید کی طرف مائل ہو گئی ہیں اور ہر ایک طرف سے تنزیہہ الٰہی کی ہوا چل رہی ہے اور مشرکوں کے

سُوقُ المشركين. فأنّى لهم أن يخفوها بعد إظهارها ونشرها وإزاحة ﴿۱۳۱﴾

بازار کسمپرسوں کا مصداق ہو گئے ہیں۔ مگر اب یہ کہاں ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقائد کو ان کے شائع ہونے کے بعد پوشیدہ

قشرها؟ أيُخفون أمرًا أُشيعَ فی البلاد والأرضين؟ ومثلُ الذين بدّلوا

کرسکیں کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کر سکتے ہیں جو ملکوں اور زمینوں میں مشہور ہو گیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے

الطيّبات بالخبيثات وتركوا الحسنات وبادروا إلى السيئات ولا

طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا او بدیوں کی طرف دوڑے اور

يتقون اللّٰه فی إخفاء العثرات وتأويل الخرافات، كمثل رجلٍ كان

اپنی لغزشوں کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل میں خداتعالیٰ سے نہیں ڈرتے ان کی مثال

يأكل البُرازَ مِن مدة مديدة، ويحسبه من أغذيةٍ لطيفةٍ جديدةٍ، ولا

ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو نجاست کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اس کا یہی کام تھا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ

يتنبّه علٰى أنه رجس وقذر لا من أطعمة الآدميّين، فلاقاه رجل لطيف

میں سے سمجھتا تھا اور اس بات سے خبردار نہیں تھا کہ یہ تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانوں کی غذا۔ پس ایک شخص ایسا

نظيف ومع ذلك زكی وظريف، فرآه يأكل الغائط فأَنَّبَه كما يؤنّب

اس کو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تھا اور نیز زیرک اور ظریف بھی تھا پس اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا

الحَكَمُ المايطَ، وقال ما تفعل ذٰلك؟ أتأكل البراز يا بُرازَ الخبيثين؟

جو گوہ کھا رہا ہے تب اس نے اس کو ایسی سرزنش کی جیسے کہ ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا مت کر کیا تُو گوہ

فتندّمَ وفكّرَ فی نفسه كيف يزيح برص هٰذه الملامة، وكيف ينجو

کھاتا ہے اے خبیثوں کے گوہ۔ پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کروں

من شناعة الندامة، فنَحَتَ جوابا كالذين يرون أُجاجَهم كماء مَعينٍ،

اور اس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤں پس اس نے ان لوگوں کی طرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور

وقال إنی ما آكل البراز، وما كنتُ أن أَحتاز فما أبالی الإفزاز، وما

میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہیں ایک جواب گھڑا اور کہا کہ مَیں گوہ نہیں کھاتا اور نہ اس کو اکٹھا کرتا ہوں سو مَیں کسی کے ڈرانے

أوعزتُ إلٰى هٰذا الأمر الذی هو أكبر المكروهات، وإن هو

کی پرواہ نہیں رکھتا اور مَیں نے اس امر کی طرف جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیش قدمی نہیں کی اور یہ صرف

إلا تهمةُ مَذّاعٍ ذی البهتانات وإنی من المبرَّئین. وإن العدوّ ما

ایک دروغ گو بہتان تراش کی تہمت ہے اور مَیں اس سے بری ہوں۔ اور دشمن معترض نے

عرف الحقیقة ونسِی الطریقة، فإنی آکل أجزاءً غذائیةً التی

حقیقت کو نہیں سمجھا اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا کیونکہ میں ان اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہوں

تنفصل من الهضم الْمَعِدی بإذنِ خالق الأشیاء ، وتدفعها الطبیعة

جو ہضم معدے سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہیں اور پھر طبیعت ان کو

إلی بعض الأمعاء ، فتخرج من المَبرز المعلّوم مع قلیل من ﴿۱۳۲﴾

بعض امعاء کی طرف رد کرتی ہے پس وہ فضلات مبرز معلوم سے نکلتے ہیں اور تھوڑا سا صفراء ان کے ساتھ

الصفراء ، فهذا شیء آخر ولیس ببراز کما هو زعم الأعداء ، بل

ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہے گوہ نہیں ہے جیسا کہ دشمنوں نے خیال کیا ہے۔ بلکہ یہ تو ایک غذا ہے جو ہمارے جیسے

هو غذاء أُعِدَّ لمثلنا الطیّبین.

پاکوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

فاتقوا هذا المثال وفکّروا فی سوانح المسیح وفیما قال. وکل

پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح میں غور کرو اور ان باتوں میں جو اس نے فرمائیں اور جو کچھ عیسیٰ نبی

ما قال عیسٰی نبی اللّٰه فهو طیب، ولکن تعسًا للذی لا یفهم الأقوال

اللہ نے فرمایا تھا وہ تو پاک تعلیم تھی مگر ان پر واویلا جنہوں نے ان باتوں کو نہ سمجھا اور تعلیم کو

وإنّا نبکی علٰی حال الظالمین والمؤذین الکالمین، بل ندعو اللّٰه أن یهدیهم

بدل دیا اور ہم ظالموں کے حال پر اور دکھ دینے والوں اور دل خستہ کرنے والوں پر روتے ہیں بلکہ دعا

ویرحمهم وهو خیر الرّاحمین. وواللّٰه إنّا لا نضحک بل نبکی علی

کرتے ہیں کہ خدا ان کو ہدایت دے اور ان کے حال پر رحم کرے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

حالکم أنکم تسترون الأمر وتتکلّفون أیها الجائرون. ما لکم لا تفهمون؟

اے ظالمو! تمہیں کیا ہوا کہ تم سمجھتے نہیں

وإنّا نُريكم فلا تنظرون، ونعطيكم فلا تأخذون، وتفترون الكذبَ ولا

اور ہم تمہیں دکھلاتے ہیں اور تم دیکھتے نہیں اور ہم تمہیں دیتے ہیں اور تم لیتے نہیں اور تم جھوٹ باندھتے ہو اور شرم نہیں

تستحيون، وأيقظَكم الموقظون فلا تستيقظون. ألا تتقون الذى إليه

کرتے اور تمہیں جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہیں کیا تم اس سے ڈرتے نہیں جس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے یا

تُرجعون، أو ظننتم أنكم من المتروكين؟

تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہیں چھوڑا جائے گا۔

وقد قلتُ آنفا إن القرآن ما بيّن حال النصارىٰ على نهج واحد، بل

اور میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ قرآن نے نصاریٰ کا حال ایک طور سے بیان نہیں کیا

جعل بعضهم على بعض كشاهد، وقال إن بعضهم يعبدون المسيح

بلکہ بعض کو بعض کا گواہ ٹھہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہیں اور اس کو عمداً خدا

ويتخذونه إلٰهًا عمدًا، وبعضهم يعبدون معه أُمَّه ويحمدونها حمدًا، وفيهم

بنا رکھا ہے اور بعض اس کے ساتھ اس کی ماں کی بھی پرستش کرتے ہیں اور اس کی حمد میں مشغول ہیں اور تھوڑا سا فرقہ

فرقة قليلة يعبدون اللّٰه ويحسبونه رحيمًا ورحمانًا، ويحسبون المسيح ﴿۱۳۳﴾

ایسا بھی ہے جو موحد ہے اور خدا تعالیٰ کو رحیم و رحمان سمجھتے ہیں اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہیں اور

بشرًا وإنسانًا، وهذه الفِرق الثلاثة كانوا فى عهد نبيّنا صلى اللّٰه عليه وسلم

یہ تینوں فرقے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے۔ اور

موجودين، والقرآن قُرِءَ عليهم إلى قرون ومِئين، فما قال أحد منهم أن القرآن

صدہا سال ان پر قرآن پڑھا گیا مگر کوئی ان میں سے معترض نہ ہوا کہ قرآن ہماری طرف ایسے عقائد منسوب کرتا ہے

يعزو إلينا ما يخالف عقائدنا وتعاليم عمائدنا، ولا يفهم سرَّ أقانيمنا، ويخطى

جو ہمارے عقائد کے مخالف ہیں اور کسی نے نہ کہا کہ قرآن ہمارے اقنوموں کے بھیدوں کو نہیں سمجھتا اور

فى بيان تعاليمنا و إن كنتَ تظن أنه قال أحد كمثل هذه الأقوال، أو وجدتَ

ہماری تعلیموں کے بیان میں خطا کرتا ہے اور اگر تیرا گمان ہے کہ کسی نے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی

كتابا شاهدا على هذا المقال، فأَخْرِجْ لنا كتابك إن كنت من
کتاب دیکھی ہے جو ان باتوں پر شاہد ہو تو تیرے پر واجب ہے کہ ہمارے روبرو وہ کتاب پیش کرے اگر تُو سچا ہے۔
الصادقين. وإن لم تستطع فاتق اللّٰه ولا تتّبع آراء قومٍ فاسقين.
اور اگر تُو پیش نہ کر سکے تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور فاسقوں کی راؤں کی پیروی مت کر۔
واعلموا أنكم قد فهمتم فى أنفسكم فى هذا الزمان الذى هو زمان
اور تم خوب یاد رکھو کہ تم نے اس زمانہ میں جو تدبر اور امعان کا زمانہ ہے اپنے دلوں میں سمجھ لیا ہے
التدبّر والإمعان، أن عقائدكم خرافات وفيها آفات، وتضحك عليكم
کہ تمہارے عقائد محض خرافات ہیں اور ان میں ایسے آفات ہیں جن پر
الصبيان والنسوان، فتريدون أن تلقوا عليها رداء التأويلات لعلكم
لڑکے اور عورتیں بھی ہنستی ہیں پس تم چاہتے ہو کہ ان پر تاویلوں کی چادر ڈال دو
تخلصون من الملامات، ومِن لعن اللاعنين؛ فزيّنتم الباطل لتدحضوا به
تاکہ تم ملامتوں اور لعنتوں سے بچ جاؤ۔ پس تم نے باطل کو آراستہ کیا تاکہ تم
الحق وكنتم قومًا مسرفين. وأمّا خُبث عقائدكم فليس شىء يخفى على
حق کو اس کے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک حد سے نکلنے والی قوم ہو۔ اور تمہارے عقیدوں کا ناپاک ہونا ایسی شے نہیں ہے
الناس، أو يخفى مِن عينِ كَيِّسٍ ذى الفهم والقياس. ألستم تعبدون عيسٰى
جو لوگوں پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ اور قیاس سے چھپ سکے کیا تم حضرت عیسیٰ کی
فى هذا الزمان كما كنتم تعبدون فى أيام نزول القرآن؟ ألستم تمجّدونه ﴿۱۳۴﴾
اس زمانہ میں پرستش نہیں کرتے جیسا کہ نزول قرآن کے وقت پرستش کرتے تھے کیا تم خدا تعالیٰ کی طرح اس کی
وتقدّسونه وتعظّمونه كمثل إلٰه العالمين؟ ألستم تقولون إن كل أمر فُوِّضَ
تمجید اور تقدیس اور تعظیم نہیں کرتے۔ کیا تم یہ نہیں کہتے کہ ہر ایک امر
إلى عيسٰى، وهو اللّٰه فى الأولٰى والأخرٰى، وهو الذى تُرجَعون إليه
عیسیٰ کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اِس جہان اور اُس جہان میں ہے اور وہی ہے جس کی طرف رجوع دیے جاؤ گے

وتحضرون لديه، ويحكم بينكم كملِكٍ أكرم وأعظم، وتعرفونه

اور جس کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم میں بادشاہ کی طرح فیصلہ کرے گا اور تم اس کو اس کی صورت کے ساتھ پہچان

بصورته أنه ابن مريم؟ فموتوا ندامةً يا معشر المشركين ـ وكيف

لو گے کہ یہ ابن مریم ہے سوائے مشرکو! شرمندگی سے بچ جاؤ۔ اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو حالانکہ بھید ظاہر ہو گئے

تُخفون شِرككم وقد ظهرت الأسرار وبدت الأخبار، وأشعتم عقائدكم

اور خبریں آشکارا ہو گئیں اور تم نے جلدی سے اپنے عقائد شائع کر دیے اور ایسے دوڑے جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہے اور

بالاستعجال وزففتم زفيف الرال و إنّا عرَفناكم وعرفنا الكيد والفنَّ،

ہم نے تم کو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کریں بعد اس کے جو ہم شناسا ہو گئے۔ تم وہ

فكيف نحسن بكم الظنَّ، بعدما كنا عارفين؟ إنكم قوم تُضلّون الناس

قوم ہو جنہوں نے خلق اللہ کو مکروں کے ساتھ گمراہ کر دیا تا کہ تمہاری باطل باتوں کی طرف وہ میل کریں اور تمہاری خرافات

بتلبيساتكم ليميلوا إلى جهلا تكم، ويقبلوا خزعبلا تكم ويجيئوكم

کو قبول کریں اور جادو زدہ لوگوں کی طرح تمہارے پاس آ جائیں۔ اور ہم نے تم سے نبی صلعم کی نسبت گالیاں سنیں اور

كمسحورين. وإنّا سمعنا منكم سبَّ نبيِّنا مع الافتراء والمَين، وأُحرِقْنا

افتراء اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلائے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افترا سو ہم کسی کے پاس شکایت نہیں

بالنّارَين، وما نشكو إلا إلى اللّٰه وهو خير الناصرين.

کرتے اور محض اللہ تعالیٰ کی طرف شکایت لے جاتے ہیں اور وہ خیر الناصرین ہے۔

القصيدة الفريدة التى يهُدُّ الأحقاف، ويزيلُ غَينَ العَينِ ويأخذُ الصَّادَّ ولَوْ عَلا الْقَاف

قصیدہ نادرہ جو ریت کے تودوں کو ویران کرتا ہے اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پھیرنے والے کو پکڑ لیتا ہے اگرچہ کوہِ قاف پر چڑھ جاوے

تركتم أيها النَّوكى طريقَ الرشد تزويرا على عيسَى افْتريتم مِن ضلالتكم دَقارِيرا

اے نادانو تم نے رشد کا طریق محض دروغ آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا اور عیسیٰ علیہ السلام پر تم نے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے

﴿۱۳۵﴾

فقلتمؔ إنـه الـمختارُ إحياءً وتدميرا هو اللّٰه الذی قد قدّر الأشياء تقديرا

پس تم نے کہا کہ وہی مارنے اور زندہ کرنے کا مختار ہے وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیریں مقرر کیں

قـد اغتاظ الأبُ الحاضِی فقام الابن تذكيرا فمـا نفعتْ نصائحُه فقَبِلَ الابنُ تعزيرا

باپ نے اپنے غصہ کو افروختہ کیا پس بیٹا نصیحت دینے کے لئے اٹھا مگر بیٹے کی نصیحت نے اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور بیٹے نے تکلیف کو منظور کیا

أحبَّ الوالدُ الـمُغتال إهلاكا وتخسيرا فـجاء الابنُ كالمُنجِی ونادَی الخَلْقَ تبشيرا

باپ خونی نے لوگوں کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا پس بیٹا نجات دہندہ آیا اور اس نے لوگوں کو خوشخبری سنائی

وقـلتـم إنــه رَدَّ الأمـورَ إليـه تَوقيرا كأنّ أباه قد شاخا ونابَ الابنُ تخييرا

اور تم نے کہا کہ سب اختیارات اس کو دیے گئے گویا اس کا باپ بوڑھا ہو گیا اور بیٹے کو اپنا قائمقام کر دیا

وقلتم إنه الحامی ونبغی منه تَخْفِيرَا وهذا كله شِركٌ فَدَعْ كذبًا وتَسْحِيرَا

اور تم نے کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مدد مانگتے ہیں اور یہ سب شرک ہے پس جھوٹ اور دھوکا دینے کو چھوڑ دو

وما فی نورنا ريب ولن تخفوه تغييرا فهل حُرٌّ يخاف اللّٰه لما جئتُ تحذيرا

اور ہمارے نور میں کوئی دخان نہیں پس تم ان کو ایسا پوشیدہ نہیں کر سکتے جیسے کہ ایک شے پوشیدہ کی جاتی ہے اور کیا تم میں کوئی آزاد ہے کہ اللہ سے ڈرے جبکہ مَیں ڈرانے کے لئے آیا

وهـذا قـولـنـا حَـقٌّ وطهَّـرْناه تطهيرا ولـكن النصارى آثَروا خُبْثًا وخنـزيرا

اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے مگر نصاریٰ نے خبث اور خنزیر کو اختیار کیا ہے

ومِن تلبيسهم قد حرَّفوا الألفاظ تفسيرا وقـد بانتْ ضلالتُهم ولو ألقوا المعاذيرا

اور ان کی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر میں تحریف کرتے ہیں اور ان کی گمراہی ظاہر ہو چکی ہے اگرچہ اب عذر پیش کریں

الإعـلان تـنبيهًـا لكلّ من صال على القرآن مـن الـنـصـارى وغيـرهـم من أهل العدوان

قـد كتبنا مِن غير مرة أن الـقـرآن الـكـريـم قد جمع التعاليم وأكمل التفهيم، وأنه مشتـمل على علوم الأولين والآخرين، وهو بعُلُوِّه كأبحرٍ لا كحِياضٍ، وفاق كلَّ لُجّةٍ بذيلٍ

﴿۱۳۶﴾

فضفاض، وفيه نور أصفى من نور العين، ونقيٌّ من الدرن والشين. صحفٌ مطهّرة فيها كتبٌ قيّمة وحِكَمٌ مُعجِبة، مع حسنِ بيان وبلاغة ذى شان تسرّ الناظرين. وهو إعجاز عظيم بفصاحة كلماته، وبلاغة عباراته، ورفعة معارفه، وباكورة نِكاته، ولكن النصارى وأتباعهم أنكروا هذا الكمال، ونحتوا الشكوك وزيّنوا الأقوال، وجاءوا بمكر مبين. فقال بعضهم إن القرآن فصيح ولا ننكر الفصاحة ولا نختار الوقاحة، ولكن تعليمه ليس بطيّب ونظيف، ولا يوجد فيه مِن وعظ لطيف، بل هو يأمر بالمنكر وينهى عن المعروف، وكل ما علّم فهو سَقُطٌ كالمريض المَؤُوف، ولا يصلُح للصالحين. أقول كل ما هو قلتم فهو كذب صريح، ولا يقول كمثله إلا الذى هو وقيح، أو من المفترين. إنكم لا تستطلعون بعيون الصدق والسداد، ولا تسلكون إلا مسالك العناد، وما تعلمون إلا طرق الاعتساف، وما غُذِّيتم بلبان الإنصاف، وما أراكم إلا ظالمين. أَعَرَفْتم حقيقة القرآن، مع كونكم محرومين من علم اللسان، ومُبعَدين من سكك العرفان؟ أتظنّيتم البحر سرابًا مستورًا، مع كونكم عُميًا وعُورًا؟ لا تعلمون حرفًا من العلوم العربية، ولا تملكون فتيلا من البساتين الأدبية، بل أراكم كأخى عَيلةٍ، الماشين فى ظلام ليلة، ثم تلك الدعاوى مع مفاقر الجهل والضلال، والإنكارُ من شمس العلوم بأنواع المكائد والاحتيال، كبرٌ عظيم وفسقٌ قديم، فسبحان ربنا كيف يمهل الفاسقين

أيها الجهلاء أنتم تصولون على كلامٍ قد أُودعتْ سِرَّ المعارف أَسِرَّتُه، ومأثورةٌ سُمُعتُه وشُهرتُه، ومشهورةٌ عصمتُه وطهارته، ومسلَّمٌ نِضارُه ونَضُرتُه، واشتهر تأثيره وقوّته، فلا يُنكره إلا من فسدتْ فطرتُه. ألا ترون إلى قصرٍ شادَه القرآن، وإلٰى علوم أكملها الفرقان، وإلى أنوارٍ أترعَ فيه الرحمن

ووالـلّٰـه لا نـظيـرَ له فى إحياء الأموات ونفخِ الروح فى العظام الرفات جاء فـى وقـتِ انـقـراضِ حِيَـل الـصـلـحاء ، وظَهَرَ بعد اكفهرار الليلة الليلاء ، ووجـد الـخَـلـق كمعروق العظم وأخِ العيلة، أو كنائم فى الليلة، فنوّر وجهَ الـنـاس ولا كـإنارة النهار، وناوَلَهم مالًا كثيرًا مِن دُرر العلم وأنواع الأنوار فـانـظـر هل ترى مثله فى تأثير؟ ثم ارجِعِ البصر هل ترىٰ من نظير؟ أنسيتَ ظلمةَ أيام الإنجيل؟ أما جاءك خبر من ذلك الجيل؟ كيف كانت إحاطة الـضـلالات عـلـى كـل زمـان ومـكـان؟ أمـا لاحظتَ أو ما سمعتَ مِن ذى عـرفـان؟ كأنهم كانوا انحطّوا إلى اللحد، ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد، وأكلتُهم ضلالاتهم كمَيتٍ أكلتُه الدودُ، ورُمَّ إيمانُهم كمثل ما يُنخَر العود. أمـا قـرأتَ أحـوال تـلـك الأزمان؟ ألست تذكرها وعيناك تهملان؟ فأىّ شـىء نَوَّرَ الزمنَ بعد الظلام، وذكّر اللّٰهَ بعد ذكر الأصنام، وجاء بشربٍ مِن تسـنـيـم بـعـد حميمٍ داعٍ إلى الحِمام؟ فاعلم أنه هو القرآن المبارك الذى نـجّى الخَلق من موت الاجترام، وأنشر الأمواتَ من الرِّجام، وأنـزل الجَود بعد أيام الجَهام. فمن هنا نفهَم وجوهَ ضرورة القرآن ومنافعه لنوع الإنسان وإن كـنـتَ لا تتـرك الإدلال بـإنـجيلك والاغترارَ بصحّة عليلك، ولا تتـوب مـن أقـاويـلك، فهـا أنـا أدعـوك لـلـنـضال، وللتفريق بين الهدى والـضـلال، مستعيـذًا بـالـلّٰـه مـن شرّ الدجّال؛ فهل لك أن تتصدّى لهذا الـمـضـمـار، ليتبـدّى حـقـيـقـةُ الأسرار؟ إنّك تريد أن تُقوِّض مجد القرآن وبـنيانه، ونريد أن نُمزِّق الإنجيل ونُريك أدرانه، ووالله إنّا من الصادقين، ولسـنـا مـن الـكاذبين المزوِّرين ووالله إن إنجيلكم الموجودة غبار وتباب ودمـار، وليـس بـمُـعـلِّـمِ الـحكمة بل سامرٌ ومِهْذار، فتنـزيهُه ومدحُه عارٌ، وجُـرُحـه جُبـار. وإنّا لا نجد فيه خيرًا، بل شرًّا وضيرًا، ونعوذ بالله من شرّه

﴿۱۳۷﴾

وكمال ضرّه، ونحولقُ على غفل المادحين. كتابٌ مُضِلٌّ يدعو الناس إلى المحظورات بل المهلكات، ويفتح عليهم أبواب الهنات والسيئات والإباحات وعبادة الأموات، ويجعلهم من المشركين. وأشأَمَ فى بعض المقالات، وأيمنَ فى الأخرى، وما تمالكَ أن يقصد فى مشيه ويختار وسطًا كذوى النهى، ولأجل ذلك طعنوا فيه فلاسفةُ القوم، ووخَزوه بأسنّة اللوم، وقالوا لا حاجة إلى ردّه، فإنه كافٍ لرَدِّ نفسِه، ونراهم قائمين على فَوهتهم، وهم من النصارى ومن أكابر عصبتهم، بل مِن حكمائهم لا كمثل هؤلاء مِن جهلتهم، وتجد كثيرا منهم مُلبِّين داعىَ الإسلام أفضلَ الرسل وخيرَ الأنام وخاتمَ النبيين.

فيا أيها الأعداء من النصارىٰ وفى الشِرك كالأسارىٰ، لِم تتكلمون كالسكارى، وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذى بارىٰ؟ بارِزوا للنضال إن كنتم من أهل الكمال ومن الصادقين. واعلموا أن تحقيقَ الحق مِن كرم الطبع، والصولَ مِن غير حق مِن سِيَر السبُع، فعَدُّوا عن اللذع والقذع، وهلمّوا إلى التناضل والثَّلْع. ونحن نُحكِّم بعضَ حُكمائكم فى هذا الأمر، ونعاهد اللّٰه أنّا نقبل كل ما حكموا من غير العذر فهل لكم أن تُبرزوا لنا تعاليم الإنجيل، وكل ما هو فيه من لطائف الأقاويل؟ وكذلك نكتب لكم معارف القرآن ودقائق صحف اللّٰه الرحمن، فيَزِنَهما الحَكَمُ بميزان العقل والدهاء، ويحكم بين الخصماء، فإن كنا نحن المغلوبين، فنقبل لأنفسنا أن نُعذَّب كالمجرمين، ونُقتَل كالفاسقين الكاذبين؛ وإن كنّا من الغالبين، فلا نطلب من المتنصرين إلا أن يكونوا من المسلمين.

﴿۱۳۸﴾ فيَا عدوَّ الحق إنک مدحتَ الإنجيل فهَرَفْتَ، ونَحَتَّ الفِرْيةَ فأغربتَ وأطرفتَ، فهل بعد الدعاوى فرار، وبعد الإقرار إنكار؟ فأين تفرّ وقد جاء وقت

افتضاحک، فلا تستر وجهک بوِشاحک، ولک من الورق ألفین، إن کنتَ تُثبتُ فضل الإنجیل بغیر المَیْن. وأنّی لک هذا یا رئیسَ المزوِّرین؟ أیها النصاری ما تنصّرتم لتنویر العین، بل لجَمْعِ العَینِ وجذبات الأَجُوَفَینِ، وترکتم تکالیف الصلاح لمطائب الجِفان ولذّاتِ الراح، وتمدحون فی قلوبکم مَربَعَ اللذّات لا تعلیم عیسی وطریق النجاة، وتستوکفون الأکُفَّ بذمّ الطیّبین، لیرشح علی یدکم إناءُ قسّیسین. ویلکم إنکم ترکتم مَن عَظُمَ وجَلَّ، وأعرضتم عن الوَبْل واستسقیتم الطَلَّ، وما فکّرتم فی عیسی وصرفتم العمر بعسیٰ ولعلّ. أَرُونی کتابا تعلقتم بأهدابه، أو اسمعوا منّی محاسنَ الفرقان ونُخَبَ عُجابه، وتوبوا مِن ذکر محاسن الإنجیل ولطائف آدابه. أهو یشابه الفرقانَ فی بیان النکات، أو یتحاذٰی فی الدرجات، أو یتوازن فی دقائق الکلمات؟ کلا. إن القرآن قد انفرد فی کمال الصفات ومعارف الإلٰهیات، وإراءةِ الوسط الذی هو من أعظم الحسنات فما للبدر التام وجُنْحِ الظلام؟ أتعظّمون الکتاب الذی مملوّ من المنکرات، وجاز عن القصد ودعا إلی السیّئات؟ أاغتررتم بزخرفة محاله، ومدحتموه قبل اختبار حاله؟ مع أنکم رأیتم أنه لا یُعلِّم طرق الکمالات، ولا سُبل المجاهدات الموصلة إلی رب الکائنات، ولا یُفصِّل أحکام الربّ ولا یُرغِّب فی العبادات، بل یدعو الناس إلی التنعم والراح والراحة، وینهَب حرارةَ الإیمان ویغادر بیتهم أنقی من الراحة. فاذکروا الموتَ أیّها الغافلون، وشمّروا أیها المقصّرون، وحقّقوا ولا تتبعوا الظنون، وتدبّروا وأمِعنوا کأهل الأنظار، ولا تخالسوا کتخالُس الطَّرّار، وقُوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفّار، ولا تنصلتوا انصلات الفرار، ولا تُؤْثِروا حَرَّ الظهیرة علی بَرْدِ الصبح وسیر الحدیقة وأکل الثمار. قوموا لاستثمار السعادة، وأْتونی بصدق الإرادة، واعلموا أن اللّٰه یعلم ما تأتمرون وما تُظهرون

وما تتخافتون، وقد غمرتكم مواهبه فى الدنيا فلِم تنسون الآخرة كالمتمرّدين؟ أ تـخيّـرتـم الدنيا وما هى إلا دار فانية، وعجوزة زانية، وسترجعون إلى اللّٰه ربّ الـعـالـمـيـن، فتفارقون شهوا تكم كمفارقة القشر للبِّ، وتُحرَقون بنار الحسرة والـجَبّ، وتدخلون فى غيابة الجُبّ مخذولين. وما كتبتُ إلا لاستبراء زَنْدِكم واستشـفـافِ فِـرِنْـدِكـم، لأكشف مـا التبـسَ عـلـى الناس، وأُنجّى الخَلق من الـوسواس الخنّاس. فانـزِعوا عن الغىّ، وارجِعوا مَنْشَرَكم إلى الطىّ، فإن العاقل يقبل الحق ولا يتأخّر كمن عصى، ولا يحتاج إلى العصا. أتريدون أن تُمسكوا رمق الإنجيل، وقد مزّقه سيفُ الـلّٰـه الجليل؟ فلا تُعرضوا كالضنين البخيل، ﴿۱۳۹﴾ ولا تـعثـوا فى الأرض مفسدين. أتريدون أن ترفعوا ما هوى، وترقعوا ما مزّق اللّٰه وأوهى؟ فلا تحاربوا اللّٰه كالمجانين، وغلِّسوا فى صباح اللّٰه وبادِروا إلى الـحـق كأهل الصلاح وكالعباد السابقين. وادخُلوا البستان واتركوا النيران، وانـظـروا الـرَّوحَ والـريـحـان، واقتـطِفوا واتّقوا الشوكَ والشيطان إنكم لا تُـمهَـلـون كـمـا لـم تـمهَلوا آباؤكم، فلِمَ قست قلوبكم، وطاغت أهواءكم؟ وسينصر اللّٰه عبده ودينه، ولن تضرّوه شيئا، ولن تستطيعوا أن تطفئوا نور اللّٰه ولـو مِتُّـمُ جهدًا وسعيا وهذا آخر كلامنا وخاتمة جولان أقلامنا، وكفاك إن كـنـت مـن أهـل التـقـاة ومـن الـطـالبيـن. والحمد للّٰـه أوَّلًا وآخرًا، وظاهرًا وباطنًاوهو نِعم المولٰى ونعم النصير.

فكِّرْ فى قولى يا من أنكرنى، وحَرِّكْ قدمَك للّٰهِ الواحد، ودَعِ التذكر للمعاهد

أيها الـعزيز أقصّ عليك قصّتى إن استمعتَ، وحبّذا أنت لو اتّبعتَ. قد سمعتَ كلام الذين بادروا إلى تكفيرى، فأوضح لك الآن معاذيرى، وإن شئتَ فكُنْ عذيرى أو مـن الـلا ئـمـيـن. إنـى امـرؤ مـن المسلمين، أؤمن باللّٰه وكتبه ورسله وخيرِ خَلْقِه

خاتَمِ النبيين. لستُ من الذين يجترئون على خلاف المأثور من خير الكائنات، بل من الذين يخافون ربهم ويطهّرون الخطراتِ. بيد أنى أُعطيتُ مقاماتِ الرجال، وعلّمنى ربّى فهدانى إلى أحسن المقال، وجعلنى مهدىَّ الوقت ومن المجددين. فما فهِم المكفّرون كلامى، وكفّرونى قبل التدبّر فى مرامى، فقلتُ واللّٰهِ لستُ بكافر ويعلم ربّى إسلامى، فما تركوا قول التكفير، بل أصرّوا على ما فعلوا وظلموا فى التقرير والتحرير، وقالوا كافر كذّاب، ونتربّص عليه العذاب. واللّٰه يعلم أنهم من الكاذبين المفترين، أو الجاهلين المستعجلين. أافتريتُ على اللّٰه بعدما أفنيتُ عمرى فى مساعى الدّين، حتى جاوزت الخمسين؟ وحمانى مُقْلةُ ربّى من سُبل الشياطين، وما كانت مُنيتى فى مدّة عمرى إلا حماية دينِ خيرِ الأنام وإعلاءِ كلمة الإسلام، وكفى باللّٰه شهيدا وهو خير الشاهدين. ﴿۱۴۰﴾

يا ربّ يا ربّ الضعفاء والمضطرّين، ألستُ منك؟ فقُلْ وإنك خير القائلين. كثُر اللعنُ والتكفير، ونُسِبْتُ إلى التزوير، وسمعتَ كله ورأيتَ يا قدير، فافتَحْ بيننا بالحق وأنت خير الفاتحين. ونَجِّنى من علماء السوء وأقوالهم، وكِبرهم ودلالهم، ونَجِّنى من قوم ظالمين. وأَنْزِلْ نصرًا من السماء، وأَدْرِكْ عبدك عند البلاء، ونَزِّلْ رجسك على الكافرين. وصرتُ كأذلّةٍ مطرودَ القوم ومورد اللوم، فانصرنا كما نصرتَ رسولك ببدرٍ فى ذٰلك اليوم، واحفَظْنا يا خيرَ الحافظين. إنّك الربّ الرحيم، كتبتَ علٰى نفسك الرحمة، فاجعل لنا حظًّا منها وأَرِنا النصرة، وارحمنا وتُبْ علينا وأنت أرحم الراحمين. ربّ نجّنى مما يقصدون، واحفَظْنى مما يريدون، وأَدْخِلْنى فى المنصورين. ربّ فَرِّجْ كربى، وأحسِنْ منقلبى

وأظفِرْنی بقُصْوٰی طلبی، وأَرِنی أیام طربی، وکُنْ لی یا ربّی، یا عالِمَ همّی وأَرَبی، وصافِنی وعافِنی یا إلٰهَ المستضعَفین. کذَّبنی کلُّ أخِ الترّهات، وکفّرنی کلُّ أسیر الجهلات، وما بقِی لی إلا أن أنتجع حضرتَک، وأطلب عونک ونصرتک، یا قاضِیَ الحاجات، لعلّک تردّ نهاری بعد أن صغَتْ شمسی للغروب، وضجر القلب من الکروب. ووالله ما تَأَوُّهِی لِفَوْتِ أیامِ السرور ولا للتنعم والحبور، بل للإسلام الذی صال علیه الأعداء، وأفَلَتْ شموسُه وطالت اللیلة اللیلاء، وظهرت المداجاةُ فی فِرق الإسلام والتفرقةُ فی أمّة خیر الأنام. وأمّا الکفّار وأحزاب اللیام، فقد انتظموا فی سِلک الالتیام. والحسرة الثانیة أن فینا العلماء والفقهاء والأدباء، ولکنهم فسدوا کلّهم وأحاطت علیهم البلاء، إلا ما شاء الله. ربّ فارحَمْ وتقبَّلْ منّا دعاء نا، وإلیک الشکوی والتجاء. یقولون إنّا نحن أعلام الدین وعمائد الشرع المتین، ولکنی ما أری فیهم أحدًا کذی مِقْوَلٍ جَرِیٍّ، خادمِ دینِ نبیِّنا کمُحِبٍّ ولیٍّ، بل سقطوا فی الشهوات والأهواء والدعاوی والریاء، وما أجد أکثرهم إلا فاسقین. وکنت أخال فی رَیْقِ زمانی أنهم أو أکثرهم من أعوانی، ولکنهم ولّوا دبرهم عند الابتلاء، وکان هذا قدرًا مقدّرًا من حضرة الکبریاء، فالآن أُفرِدتُ کإفراد الذی یبیتُ فی البیداء، أو کالذی یقعد فی أهل الوبر وسکان الصحراء، فالآن قلّتْ حیلتی وضعفت قوّتی، وظهر هوانی علی قومی وعشیرتی، ولا حول ولا قوّة إلا بک یا ربّ العالمین. إلیک أنبتُ، وعلیک توکّلتُ، وبک رضیتُ. ربّ فاستُرْ عَوراتی، وآمِنْ رَوعاتی، ولا تذَرْنی فردًا وأنت خیر الوارثین. بِیدک البذلُ والعطاء، والعزُّ والعلاء ﴿۱۴۱﴾

وإذا أتيتَ فلا يأتى البلاء ، وإذا نزلتَ فلا ينزل الضرّاء . وأشهد أن لا إله إلا أنت، ولا رافِعَ إلا أنتَ، ولا دافِعَ إلا أنتَ، عليک توكّلتُ، وبحضرتک سقطتُ، وأنت كهف المتوكلين. أَحْسِنْ إلىّ يا مُحسنى، ولا أعلم غيرک من المحسنين وصلِّ وسلِّمْ على رسولک ونبيّک محمد وعَظِّمْ شأنه، وأَرِ الخَلق برهانه، إنّا جئناک لدينه باكين تعلم ما فى قلوبنا، وتنظر ما فى صدورنا، وإنّا معک طوعًا، وما ندّخر عنک صدقًا وروعا، وما كنا أن نهتدى

لولا أن هديتَنا، وما وجدنا إلا ما أعطيتَنا، فلا حَمْدَ إلا لک

ويرجع إليک كل حمد الحامدين. إنّک ربّ رحيم

وملِکٌ كريم، فمن جاءک ووالاک وأحبّک

وصافاک، فلا تجعله من الخائبين. فبشرٰى

لعبادٍ أنت ربهم، وقومٍ أنت مولاهم

سبقتْ رحمتُک غضبَک، ولا تُضيّع

عبادک المخلصين، فالحمد لک

أوّلًا وآخرًا وفى

كل حين